Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2015

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد
62

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly
BADR Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

شمارہ
22-23

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

19-26 رجب 1434 ہجری قمری 30 ہجرت 6 احسان 1392 ہش 30 مئی 6 جون 2013ء

ارشاد حضرت مہدی علیہ السلام

شرم:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

’’ایک شرم انسان کو دوزخ میں لے جاتی ہے اور ایک شرم جنت میں لے جاتی ہے۔ جو شخص شرم کی وجہ سے اپنے علم سے فائدہ نہیں اُٹھاتا اس کیلئے شرم دوزخ ہے۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۴۸۴۔ ایڈیشن ۲۰۰۳ مطبوعہ قادیان)

طہارت، پاکیزگی اور صاف ستھرا رہنے کے متعلق اسلامی تعلیمات

ارشاد باری تعالیٰ

وَثِیَابَکَ فَطَہِّرۡ ○ وَالرُّجۡزَ فَاہۡجُرۡ (المدثر: ۵۔۶) ترجمہ: اور اپنے کپڑوں کو پاک کر اور جہاں تک ناپاکی کا تعلق ہے تو اس سے کلیۃً الگ رہ۔

وَاللّٰہُ یُحِبُّ الۡمُطَّہِّرِیۡنَ ○ (التوبہ: ۱۰۹) اور اللہ پاک بننے والوں سے محبت کرتا ہے۔

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عَنۡ اَبِیۡ مَالِکٍ الۡاَشۡعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ: اَلطُّہُوۡرُ شَطۡرُ الۡاِیۡمَانِ۔ (مسلم کتاب الطہارۃ باب فضل الوضوء)

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: طہارت، پاکیزگی اور صاف ستھرا رہنا بھی ایمان کا ایک حصہ ہے۔

عَنۡ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا اَتٰی اَحَدُکُمۡ بِطِیۡبٍ فَلۡیَصِبۡ مِنۡہُ۔ (مسند الامام الاعظم کتاب الادب صفحہ ۲۱۱)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہیں کوئی دوست بطور تحفہ خوشبو دے تو اسے قبول کرو اور اسے استعمال کرو۔

عَنۡ اَبِیۡ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا تَوَضَّأَ الۡعَبۡدُ الۡمُسۡلِمُ، اَوِ الۡمُؤۡمِنُ فَغَسَلَ وَجۡہَہٗ خَرَجَ مِنۡ وَجۡہِہٖ کُلُّ خَطِیۡئَۃٍ نَظَرَ اِلَیۡہَا بِعَیۡنَیۡہِ مَعَ الۡمَآءِ اَوۡ مَعَ اٰخِرِ قَطۡرِ الۡمَآءِ، فَاِذَا غَسَلَ یَدَیۡہِ خَرَجَ مِنۡ یَدَیۡہِ کُلُّ خَطِیۡئَۃٍ کَانَ بَطَشَتۡہَا یَدَاہُ مَعَ الۡمَآءِ اَوۡ مَعَ اٰخِرِ قَطۡرِ الۡمَآءِ حَتّٰی یَخۡرُجَ نَقِیًّا مِّنَ الذُّنُوۡبِ، فَاِذَا غَسَلَ رِجۡلَیۡہِ خَرَجَتۡ کُلُّ خَطِیۡئَۃٍ مَشَتۡہَا رِجۡلَاہُ مَعَ الۡمَآءِ اَوۡ مَعَ اٰخِرِ قَطۡرِ الۡمَآءِ حَتّٰی یَخۡرُجَ نَقِیًّا مِنَ الذُّنُوۡبِ۔

(مسلم باب خروج الخطایا مع ماء الوضوء)

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب مومن بندہ وضو کرتا ہے اور اپنا منہ دھوتا ہے تو پانی یا فرمایا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ اس کی وہ تمام غلطیاں دُھل جاتی ہیں جو اس کے دونوں ہاتھوں نے کی ہوں یہاں تک کہ وہ گناہوں سے پاک صاف ہو کر نکلتا ہے۔ پھر جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے تو اس کی وہ تمام غلطیاں پانی یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ دُھل جاتی ہیں جن کا اس کے پاؤں نے ارتکاب کیا ہو۔ یہاں تک کہ وہ تمام گناہوں سے پاک ہو کر نکلتا ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نے ایک شخص کو بہشت میں ایک نیکی کے عوض سیر کرتے دیکھا اس نے راستے سے کانٹوں والی ٹہنی کو ہٹا دیا اور درخت سے کاٹ کر الگ کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی قدردانی کی اور اس کو بخش دیا اور جنت میں جگہ دی۔

(مسلم کتاب: البر باب فضل ازالۃ الاذی عن الطریق)

ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اپنے کپڑے صاف رکھو بدن کو اور گھر کو اور کوچہ کو اور ہر ایک جگہ کو جہاں تمہاری نشست ہو پلیدی اور میل کُچیل اور کثافت سے بچاؤ یعنی غسل کرتے رہو اور گھروں کو صاف رکھنے کی عادت پکڑو۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی۔ روحانی خزائن جلد ۱۰)

وَالرُّجۡزَ فَاہۡجُرۡ ہر ایک قسم کی پلیدی سے پرہیز کرو۔ ہجر دُور جانے کو کہتے ہیں۔ اِس سے یہ معلوم ہوا کہ روحانی پاکیزگی چاہنے والوں کیلئے ظاہری پاکیزگی اور صفائی بھی ضروری ہے کیونکہ ایک قوت کا اثر دوسری پر اور ایک پہلو کا اثر دوسرے پر ہوتا ہے۔ دو حالتیں ہیں جو باطنی حالت تقویٰ اور طہارت پر قائم ہونا چاہتے وہیں وہ ظاہری پاکیزگی بھی چاہتے ہیں...... پس یاد رکھو کہ ظاہری پاکیزگی اندرونی طہارت کو مستلزم ہے اس لئے لازم ہے .... کہ کم از کم جمعہ کو غسل کرو۔ ہر نماز میں وضو کرو۔ جماعت کھڑی کرو تو خوشبو لگا لو۔ عیدین میں اور جمعہ میں خوشبو لگانے کا جو حکم ہے وہ اسی بنا پر قائم ہے۔ اصل وجہ یہ ہے کہ اجتماع کے وقت عفونت کا اندیشہ ہے۔ پس غسل کرنے اور صاف کپڑے پہننے اور خوشبو لگانے سے سمّیت اور عفونت سے روک ہوگی۔ (رسالہ الانذار صفحہ ۶۰،۶۱)

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اپنے گھروں کے سامنے نالیوں کی صفائی کا بھی اہتمام کریں اور گھروں کے ماحول میں بھی کوڑا کرکٹ سے جگہ کو صاف کرنے کا بھی انتظام کریں تا کہ کبھی کسی راہ چلنے والے کو اس طرح نہ چلنا پڑے کہ گند سے بچنے کیلئے سنبھال سنبھال کر قدم رکھ رہا ہو اور ناک پر رومال ہو کہ بو آ رہی ہے۔

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ اول ص ۱۷۰)

اسی طرح بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ سڑک یا فٹ پاتھ پر تھوک دیتے ہیں جو بڑا کراہت والا منظر ہوتا ہے تو اگر ایسی کوئی ضرورت ہو بھی تو ایسے لوگوں کو چاہئے کہ ایک طرف ہو کر کنارے پر ایسی جگہ تھوکیں جہاں کسی کی کبھی نظر نہ پڑے۔ (مشعل راہ جلد پنجم حصہ اوّل صفحہ ۱۷۱)

اپنی یادداشت میں محفوظ کر لیں کہ صفائی کو ہر صورت میں آپ نے قائم رکھنا ہے۔

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ اوّل ص ۴۲)

لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ

اداریہ

شری رام چندر جی مہاراج ہندوستان کے ایک عظیم رہنما

قسط: ۴

قارئین کرام! گزشتہ اقساط میں اس امر پر گفتگو ہو چکی ہے کہ شری رام چندر جی مہاراج عالم الغیب خدا تعالیٰ نہیں ہیں بلکہ آپ اپنے آپ کو ایک انسان مانتے تھے اور انسانی صفات آپ میں پائی جاتی ہیں۔ ان سب سے بڑھ کر بالمیکی رامائن میں ہمیں اس بات کے ثبوت ملتے ہیں کہ شری رام چندر جی مہاراج ایک خدائے واحد ایشور کی عبادت کیا کرتے تھے اور صبح و شام اپنے مولائے حقیقی کی عبادت بجا لایا کرتے تھے۔ آیئے چند ایک حوالہ جات پر غور کریں۔

شری رام چندر جی مہاراج کی نارائن کی عبادت

ہندو مذہب میں عبادات کے مختلف اوقات مقرر ہیں۔ مثلاً صبح کی عبادت کو ''برہم مہورت اُپاسنا'' کہا جاتا ہے اسی طرح ''سندھیا اُپاسنا'' یعنی شام کی عبادت کا بھی وقت مقرر ہے۔ بالمیکی رامائن میں شری رام چندر جی مہاراج کی شام کی عبادت یعنی ''سندھیا اُپاسنا'' کا جگہ جگہ ذکر موجود ہے۔

بالمیکی رامائن جلد اوّل ایودھیا کانڈ سرگ ۶ شلوک ۱ تا ۴ میں لکھا ہے۔

गते पुरोहिते राम:, स्नातो नियतमानस:।
सह पत्न्या विशालाक्ष्या, नारायणमुपागमत्।।1।।
शेषं च हविषस्तस्य, प्राश्याशास्यात्मन: प्रियम्।
ध्यायन्नारायणं देवं, स्वास्तीर्णे कुशसंस्तरे।।3।।
वाग्यत: सह वैदेह्या, भूत्वा नियतमानस:।
श्रीमत्यायतने विष्णो:, शिष्ये नरवरात्मज:।।4।।

ترجمہ پروہت وسشٹھ جی کے چلے جانے کے بعد نفس کو قابو میں رکھنے والے شری رام چندر جی نے غسل کر کے اور یکسو ہو کر اپنی اہلیہ شری سیتا جی کے ساتھ نارائن کی عبادت شروع کی۔ شری رام چندر جی مہاراج نے کُش کے آسن پر بیٹھ کر نارائن (ایشور) کا دھیان کیا اور نفس کو قابو میں رکھ کر خاموشی اختیار کی اور سیتا جی کے ساتھ وشنو کی عبادت گاہ میں اچھی طرح بچھی ہوئی کُش کی چٹائی پر سوئے۔

ایودھیا کانڈ سرگ ۸۷ شلوک ۱۹ بھی شری رام چندر جی مہاراج کے اپنی اہلیہ شری سیتا جی اور چھوٹے بھائی شری لکشمن جی کے ساتھ شام کی عبادت کرنے کا ذکر موجود ہے۔ چنانچہ بالمیکی جی نے لکھا ہے کہ

वाग्यतास्ते त्रय:सन्ध्यां, समुपासत संहिता:।।19।।

ترجمہ: (پانی پینے سے قبل) اُن تینوں نے خاموشی اور نفس کو قابو میں رکھ کر ''سندھیا اُپاسنا'' کی۔

ان شلوکوں سے ظاہر ہے کہ شری رام چندر جی مہاراج نارائن یعنی ایشور کی عبادت کیا کرتے تھے اور اپنے آپ کو خدا نہیں سمجھتے تھے۔

موجودہ بالمیکی رامائن کے تحریف شدہ شلوکوں میں شری رام چندر جی مہاراج کو بعد کے مصنفوں نے خدا بنانے کی کوشش کی ہے۔ حالانکہ یہ معاملہ بالمیکی رامائن کے نفس مضمون سے بالکل برعکس ہے۔ ان جگہوں پر بھی شری رام چندر جی مہاراج کے اپنے اقوال موجود ہیں جو آپ نے اپنے انسان ہونے کے بارہ میں بیان فرمائے ہیں اور خدا بنائے جانے کے غلط خیالات کا ردّ فرمایا ہے۔ مثلاً شری رام چندر جی کی اہلیہ شری سیتا دیوی کے آگ میں ڈالے جانے کے امتحان کے واقعہ کے تسلسل میں بالمیکی رامائن کے موجودہ نسخوں میں درج ہے کہ برہما جی نے شری رام چندر جی کو کہا۔

(یُدھ کانڈ ۱۱۷واں سرگ شلوک ۶)

कर्ता सर्वस्य लोकस्य, श्रेष्ठो ज्ञानविदां विभु:।
उपेक्षसे कथं सीतां, पतन्तीं हव्यवाहने।
कथं देवगणश्रेष्ठमात्मानं नावबुद्धयसे।।6।।

ترجمہ: (دیوتاؤں نے کہا) شری رام آپ ساری دنیا کے خالق، عالموں میں افضل اور ہر شئے پر محیط ہیں۔ پھر اس وقت آگ میں گری ہوئی سیتا کو نظر انداز کیسے کر رہے ہیں؟ آپ سارے دیوتاؤں میں سب سے افضل ''وشنو'' ہی ہیں۔ اس بات کو کیسے نہیں سمجھ رہے ہیں۔

اس کے جواب میں شری رام چندر جی مہاراج فرماتے ہیں:

आत्मानं मानुषं मन्ये, रामं दशरथात्मजम्।
सोऽहं यश्च यतश्चाहं, भगवांस्तद ब्रवीतु मे।।11।।

(بالمیکی رامائن یدھ کانڈ ۱۱۷واں سرگ شلوک نمبر ۱۱)

یعنی میں تو اپنے آپ کو دشرتھ کا بیٹا (یعنی ابن دشرتھ) رام نام کا آدمی ہی خیال کرتا ہوں (حقیقت) میں جو کچھ میں ہوں وہ آپ مجھے بتائیں۔

اس پر برہما جی نے شری رام چندر جی کی تعریف بیان کی ہے۔ جو اس سارے سرگ میں موجود ہے۔ آپ کو برہما جی نے نہ صرف نارائن دیو کی شکل میں یاد کیا ہے بلکہ ایک دانت والے وراہ (سؤر) دیوتا (شلوک ۱۳ سرگ ۱۱۷ یدھ کانڈ) کرشن وغیرہ شکلوں میں بھی یاد کیا ہے۔ (دیکھیں ایضاً شلوک ۱۵)

یہاں پر یہ سوال ذہن میں آتا ہے کہ ہندو عقائد کے مطابق چار زمانے ہیں۔ ست یُگ۔ تریتا یُگ۔ دواپر یُگ۔ اور کل یُگ۔ یہ زمانے ہندو عقیدہ کے مطابق لاکھوں انسانی سالوں پر محیط ہیں۔ شری رام چندر جی مہاراج کو تریتا یُگ کا اوتار مانا جاتا ہے جبکہ شری کرشن جی مہاراج کو دواپر یُگ کا اوتار مانا جاتا ہے۔ دونوں کے زمانہ میں سال کا فاصلہ ہے۔ لیکن مندرجہ بالا شلوک میں دونوں کو ایک ہی زمانہ میں لانے والے کے بارہ میں آپ کیا کہیں گے؟ ساتھ ہی کیا یہ تعجب کی بات نہیں ہے کہ شری رام چندر جی مہاراج کو اپنے مقام و مرتبہ کا بھی علم نہ تھا جبکہ آپ ہندو عقیدہ کے مطابق قادر مطلق، بھگوان مانے جاتے ہیں۔ خیر یہ بات تو جملہ معترضہ کے طور پر آ گئی ہے اصل حقیقت یہی ہے کہ شری رام چندر جی مہاراج اپنے آپ کو انسان خیال فرماتے تھے۔

شری رام چندر جی مہاراج کے متعلق آپ کی اہلیہ شری سیتا جی کے اقوال

قارئین کرام! ہم سب جانتے ہیں کہ بیوی کی گواہی خاوند کے حق میں نہایت معتبر مانی جاتی ہے کیونکہ انسان گھر کے باہر تو بناوٹ اور تصنع کا چولہ اوڑھ سکتا ہے اور اپنی حقیقت کو کسی حد تک چھپا سکتا ہے لیکن اپنے گھر میں وہ اپنے اصل حال میں ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اُمّ المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کی گواہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بیان میں انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔ چنانچہ ہم میں سے ہر شخص حضرت خدیجہؓ کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حق میں اسی گواہی کا صدق دل سے اقرار کرتا ہے کہ كَلَّا وَاللّٰهِ مَا يُخْزِيْكَ اللّٰهُ اَبَدًا اِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِيْنُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ۔

(بخاری کتاب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

یعنی: خدا کی قسم! اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی رُسوا نہیں ہونے دے گا۔ آپؐ صلہ رحمی کرتے ہیں، کمزوروں کو اٹھاتے ہیں، جو خوبیاں معدوم ہو چکی ہیں ان کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مہمان نواز ہیں، ضروریاتِ حقہ میں امداد کرتے ہیں۔

باقی: صفحہ ۱۴ پر ملاحظہ فرمائیں

ارشاد

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس

ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

مہندی کی رسم

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 15 جنوری 2010ء میں فرمایا:

''مہندی کی ایک رسم ہے، اس کو بھی شادی جتنی اہمیت دی جانے لگی ہے۔ اس پر دعوتیں ہوتی ہیں، کارڈ چھپوائے جاتے ہیں۔ سٹیج سجائے جاتے ہیں اور صرف یہی نہیں بلکہ کئی دن دعوتوں کا سلسلہ جاری رہتا ہے اور شادی سے پہلے ہی جاری ہو جاتا ہے، بعض دفعہ کئی ہفتہ پہلے جاری ہو جاتا ہے اور ہر دن نیا سٹیج بھی سج رہا ہوتا ہے۔...... یہ سب رسومات ہیں جنہوں نے وسعت نہ رکھنے والوں کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔...... اب بعض احمدی گھرانوں میں بھی بہت بڑھ بڑھ کر ان لغو اور بیہودہ رسومات پر عمل ہو رہا ہے۔...... اب میں کھل کر کہہ رہا ہوں کہ ان بیہودہ رسم و رواج کے پیچھے نہ چلیں اور اسے بند کریں''۔

شادی کی رسم

خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 25 نومبر 2005ء میں حضور انور نے فرمایا:

''بعض دفعہ ہمارے ملکوں میں شادی کے موقع پر ایسے ننگے اور گندے گانے لگا دیتے ہیں کہ ان کو سن کر شرم آتی ہے۔ ایسے بیہودہ اور لغو اور گندے الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں کہ پتہ نہیں لوگ سنتے کس طرح ہیں۔ .... پھر ڈانس ہے، ناچ ہے، لڑکی کی جو رونقیں لگتی ہیں اس میں یا شادی کے بعد جب لڑکی بیاہ کر لڑکے کے گھر جاتی ہے وہاں بعض دفعہ اس قسم کے بیہودہ قسم کے میوزک یا گانوں کے اوپر ناچ رہے ہوتے ہیں اور شامل ہونے والے عزیز رشتہ دار اس میں شامل ہو جاتے ہیں تو اس کی کسی صورت میں بھی اجازت نہیں دی جا سکتی''۔

(بحوالہ اخبار بدر ۱۳ ستمبر ۲۰۱۲ صفحہ ۱۱)

خطبہ جمعہ

ویلنسیا (Valencia) سپین میں جماعت احمدیہ مسلمہ کی نو تعمیر کردہ مسجد 'بیت الرحمن' کا مبارک افتتاح

مسجد بشارت (پیدرو آباد) کے بعد سپین میں یہ جماعت احمدیہ کی دوسری مسجد ہے۔

یہ مسجد جہاں ہمیں عاجزی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اس کی تعمیر کے مقصد کو پورا کرنے کی طرف توجہ دلا رہی ہے، وہاں ہمیں اس طرف بھی توجہ دلا رہی ہے کہ ہم اپنے عہد کو پورا کریں۔ اپنی ذمہ داریوں کو پورا کریں۔

اس مسجد کی تعمیر کی وجہ سے جو دنیا کی اسلام کی طرف توجہ پیدا ہوگی، تبلیغ کے جو راستے کھلیں گے، اُن کا حق ادا کرتے ہوئے اپنی تمام تر صلاحیتیں بروئے کار لاتے ہوئے توحید کا قیام اور ملک کے باشندوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لانا ہمارا اوّلین فرض ہوگا۔ انشاء اللہ۔

اگر اس مسجد کی عظمت کو ہم نے قائم رکھنا ہے اور یقیناً قائم رکھنا ہے انشاء اللہ، تو پھر اس کی روح کو قائم رکھنے کی کوشش کریں۔ اور یہ کوشش ہمیں ایک محنت سے کرنی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کے حضور یہ دعا کرنی ہوگی کہ

اے اللہ! مسجد کی روح قائم کرنے والے ہمیشہ پیدا فرماتا رہ تا کہ قیامت تک یہ توحید کا مرکز رہے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 29 مارچ 2013ء بمطابق 29 امان 1392 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الرحمن، ویلنسیا (سپین)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل مورخہ 19 اپریل 2013 کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○

وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرٰهِيْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمٰعِيْلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا۔ إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ○ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ○ (سورۃ البقرۃ 129-128)

ان آیات کا ترجمہ یہ ہے: اور جب ابراہیم اُس خاص گھر کی بنیادوں کو استوار کر رہا تھا اور اسماعیل بھی، یہ دعا کرتے ہوئے کہ اے ہمارے رب! ہماری طرف سے قبول کر لے۔ یقیناً تو ہی بہت سننے والا اور دائمی علم رکھنے والا ہے۔

اور اے ہمارے ربّ! ہمیں اپنے دو فرمانبردار بندے بنادے اور ہماری ذریت میں سے بھی اپنی ایک فرمانبردار امت پیدا کر دے۔ اور ہمیں اپنی عبادتوں اور قربانیوں کے طریق سکھا اور ہم پر توبہ قبول کرتے ہوئے جھک جا۔ یقیناً تُو ہی بہت توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

الحمد للہ! آج ہمیں سپین میں دوسری احمدیہ مسجد بنانے کی توفیق مل رہی ہے۔ یعنی جماعت احمدیہ مسلمہ کو یہ دوسری مسجد بنانے کی توفیق مل رہی ہے۔ تقریباً سات سال پہلے میں نے مسجد بشارت پیدرو آباد میں مزید مساجد بنانے کی اہمیت پر زور دیا تھا اور اُس وقت یہ فیصلہ ہوا تھا کہ ویلنسیا (Valencia) میں مسجد کی تعمیر کی جائے۔ اور احمدی تو شاید اس علاقے میں 130 کے قریب ہیں اور دوسری بعض جگہوں پر اس سے زیادہ ہوں گے۔ بہرحال مسجد بشارت کے بعد یہ مسجد تعمیر کرنے کے لیے سوچا گیا۔ احمدیوں کی تعداد سے زیادہ یہاں اس علاقے میں مسجد بنانا میرے پیشِ نظر اس لیے تھا کہ اس علاقے کی اہمیت تاریخی لحاظ سے تھی۔ گو کہ تقریباً تیس سال سے زائد عرصہ کے بعد جماعت احمدیہ کو یہ مسجد بنانے کی توفیق ملی ہے اور اس عرصہ میں مسلمانوں کی اس ملک میں آمد بھی بہت زیادہ شروع ہوگئی اور انہوں نے مسجدیں بھی بنائیں، لیکن بہرحال مسجد بشارت کی وجہ سے ایک راستہ کھلا۔ سات سو سال بعد پہلی مسجد بنانے کی توفیق اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ ہی کو عطا فرمائی تھی۔ یہاں کی اہمیت بیان کرنے سے پہلے یہ بھی بتا دوں کہ مسلمانوں کی تعداد اس وقت یہاں ایک ملین کے قریب ہے اور یہ خیال کیا جاتا ہے کہ 2030ء تک یعنی اگلے بیس سال میں اس میں اسّی یا پچاسی فیصد اضافہ ہو کر یہ تعداد دو ملین کے قریب ہو جائے گی۔ آج سے تیس سال پہلے چند ہزار تھے، جو اب ایک ملین ہیں اور اب دو ملین ہو جائیں گے۔ اور ان میں زیادہ تر تعداد باہر سے آنے والوں کی ہے جو نارتھ افریقہ سے آئے ہیں یعنی مراکو، الجزائر وغیرہ سے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو پرانے مسلمان قبائل کے تھے اور جنہوں نے اپنے اسلام کو کافی لمبے عرصے تک بچا کے رکھا۔ گو آج سے تقریباً سات سو سال پہلے یہ زبردستی مسلمانوں سے عیسائی بنائے گئے تھے یا اُن کے بچے عیسائی بنائے گئے تھے۔ اُن قبیلوں اور خاندانوں میں سے بھی ہزاروں کی تعداد میں دوبارہ مسلمان ہوئے ہیں۔

پس سپین میں گو اسلام دوبارہ نظر آتا ہے اور اللہ کے فضل سے کافی تعداد میں مسلمان نظر آتے ہیں اور جیسا کہ میں نے کہا، اس کی ابتدا جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے ہوئی ہے۔ لیکن حقیقی اسلام اُس وقت نظر آئے گا جب مسیح محمدی کے غلام اپنی اہمیت کو سمجھتے ہوئے اس کی طرف توجہ کریں گے اور اسلام کے خوبصورت پیغام کو یہاں کے ہر فرد تک پہنچانے کی کوشش کریں گے۔ شاید میری بات سن کر بعض لوگ آپ میں سے جو مایوس سوچیں رکھنے والے ہیں، کہیں گے کہ یہاں احمدی بہت تھوڑی تعداد میں ہیں، ہم کس طرح ہر ایک کو اور ہر جگہ یہ پیغام پہنچا سکتے ہیں۔ لیکن اگر ایک عزم اور ہمت سے کوشش ہو تو جس تعداد میں ہیں وہی ایک اچھے حصہ تک پیغامِ احمدیت اور حقیقی اسلام پہنچا سکتی ہے۔ باوجود بار بار کہنے کے اس کے لیے پلاننگ نہیں ہوئی اور پھر کوشش نہیں ہوئی، اور اسی وجہ سے جو مقصد ہم حاصل کر سکتے تھے وہ حاصل نہیں کر سکے۔ جو پلاننگ مرکز نے دی، یا میں نے دی یا مجھ سے پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے دی، اُس پر عمل نہیں ہوا۔ مسجد بشارت ایسی جگہ واقع ہے جہاں سے یہ قرطبہ اور اگلے علاقوں میں جانے والوں کو نمایاں نظر آتی ہے، عین موٹروے پر واقع ہے اور اگر تعارف کا کوئی ذریعہ نکالا جاتا تو بہت سے لوگوں تک یہ تعارف پہنچتا۔ اچھا کام کرنے والی بعض جماعتوں نے کم تعداد میں ہونے کے باوجود غیر معمولی طور پر جماعت احمدیہ کے تعارف کا کام کیا ہے اور لیف لیٹنگ کے ذریعہ سے اسلام اور جماعت کا تعارف بہت وسیع تعداد میں لوگوں تک پہنچایا ہے۔ پیدرو آباد کی مسجد بیشک غیر لوگ دیکھنے آتے ہیں۔ بعض رپورٹوں میں ذکر ہوتا ہے کہ بعض وفود بھی آتے ہیں، لیکن اگر ایک جذبہ اور شوق سے کام ہوتا تو مسجد کی وجہ سے کہیں زیادہ اُس علاقے میں حقیقی اسلام کا تعارف ہو سکتا تھا۔ اگر دوسرے مسلمان فرقے جن کا باقاعدہ نظام بھی نہیں ہے سپین کے پرانے مسلمان خاندانوں کو جو عیسائیت میں زبردستی دھکیل دیئے گئے تھے، اُن کی نسلوں میں سے تقریباً بیس ہزار کی تعداد میں دوبارہ اسلام میں لا سکتے ہیں تو ہماری تبلیغ سے جو حقیقی اسلام ہے، کیوں بڑی تعداد میں اسلام کی آغوش میں یہ نہیں آ سکتے۔ ہم نے اسلام کے دوبارہ سپین میں اجراء کا راستہ تو کھول دیا لیکن اُس راستے کو ایک عزم اور ایک جذبے کے ساتھ استعمال نہیں کیا۔ اور دوسروں نے اُس سے فائدہ اُٹھا لیا۔

پس اب بھی وقت ہے۔ سپین میں رہنے والے احمدی اور عہدیداران، ہر سطح کے عہدیداران، ہر تنظیم کے عہدیداران اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور خود اپنے ٹارگٹ مقرر کر کے پھر اس کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ جو خوبصورت اور حقیقی اسلام ہم پیش کرتے ہیں وہ تو آج دنیا کی توجہ کا باعث ہے۔ ہم نے یہ پرانے قبیلے جن کو زبردستی اسلام سے عیسائی بنایا گیا تھا اُنہیں بتانا ہے کہ اپنے باپ دادا پر ظلم کا بدلہ لینے کا وقت اب ہے۔ لیکن یہ بدلہ زبردستی اور ظلم سے نہیں لینا۔ اسلام کی تعلیم تو لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ کی تعلیم ہے۔ اس میں کوئی جبر نہیں ہے، کوئی زبردستی نہیں ہے۔ یہ جبر جو تم لوگوں سے ہوا، یہ تو جن لوگوں نے کیا شاید اُن کی تعلیم ہو، اسلام کی تعلیم نہیں ہے۔ نہ ہی اسلام یہ کہتا ہے کہ کسی قوم سے ظلم کے بدلے لو۔ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ کسی قوم کی دشمنی تمہیں انصاف کرنے سے نہ روکے۔ بلکہ فرمایا اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى وَاتَّقُوا اللّٰهَ (المائدہ:9)۔ مطلب تم انصاف کرو، وہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ تقویٰ ہی تمہیں خدا تعالیٰ کا قرب دلائے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ تقویٰ اختیار کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے۔ اور یہاں تو دشمنی کا سوال نہیں۔ یہاں تو ہم قوم ہیں اس لیے ہم قوموں تک یہ پیغام محبت اور پیار کا پہنچانا ہے۔ پس ہم نے ان کو بتانا ہے کہ پہلے خود اسلام کی خوبصورت تعلیم اختیار کرو اور پھر بدلے اس طرح لو کہ اس خوبصورت تعلیم سے یہاں کے ہر شخص کا دل جیتو۔ اور جن دلوں سے زبردستی یا لالچ یا خوف سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی محبت نکال دی گئی تھی اور زبردستی خدا تعالیٰ کا شریک بننے کی تعلیم دی گئی تھی، اُن کے دلوں میں خدائے واحد اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پیدا کرو۔ اُس خدا کی محبت جس کی رحمت ہر چیز پر حاوی ہے اور اُس رسول کی محبت جو رحمت للعالمین تھا۔

پس یہ ذمہ داری ہے کہ جہاں ہم عام تبلیغ کریں اور اسلام کا پیغام پہنچائیں، وہاں ایسے قبائل کا بھی کھوج لگائیں اور پھر اُن میں اُن کے اصل دین کی محبت نئے سرے سے پیدا کر کے اُن کو کامیاب مبلغ بنا دیں۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ ویلنسیا کی تاریخی اہمیت کی وجہ سے میں نے یہاں مسجد بنانے کو ترجیح دی تھی۔ اس لیے کہ جب سپین میں ظالم بادشاہ اور ملکہ نے زبردستی مسلمانوں کو عیسائی بنانا شروع کیا تھا، ویلنسیا اُس زمانے میں بھی وہ علاقہ تھا جہاں باوجود مسلمانوں کے ساتھ بدسلوکی کے عربی بولی جاتی تھی، اسلامی رسم و رواج کو قائم رکھا ہوا تھا۔ عملاً مسلمان اپنی عبادات ہی بجالاتے تھے اور جو بھی اسلامی تعلیم ہے اُس کو قائم رکھے ہوئے تھے۔ جبکہ دوسرے علاقوں میں مسلمان گروپ کی صورت میں تو رہتے تھے لیکن کسی بھی قسم کا ایسا اظہار نہیں کرتے تھے جس سے اسلام کھل کر اُن سے ظاہر ہوتا ہو۔ اسی وجہ سے جب سترھویں صدی کے شروع میں اُس وقت کے بادشاہ نے مسلمانوں کو یا اُن لوگوں کو جن کے خاندان پہلے مسلمان تھے، سپین سے نکالنے کی مہم پھر سے شروع کی تو سب سے پہلے منصوبے کا آغاز ویلنسیا سے کیا۔ کیونکہ یہاں جیسا کہ میں نے کہا مسلمان اپنے دین پر قائم رہتے ہوئے اُس پر عمل کر رہے تھے۔ یا جس حد تک عمل کر سکتے تھے، کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ گو کہ اُس وقت یہاں مسلمانوں کی حالت معاشی لحاظ سے کافی کمزور تھی اور اُن کو آہستہ آہستہ بڑے شہروں سے نکال کر شہروں کے اردگرد کے علاقوں میں بسا دیا گیا تھا۔ معمولی جائیدادیں اُن کے پاس تھیں، غربت تھی، لیکن پھر بھی ان کا اسلام سے تعلق تھا۔ بہرحال مختلف قسم کی فوجیں یہاں آتی رہیں، اٹلی کی فوجیں بھی آئیں، انہوں نے ظلموں کا نشانہ انہیں بنایا لیکن فیصلہ کے مطابق ان ظلموں کے بعد بالغوں کو ملک بدر کر دیا گیا اور اُن کے بچوں کو عیسائیوں کے سپرد کر دیا گیا جنہوں نے ان بچوں کو اپنے گھروں میں پروان چڑھایا لیکن اپنے بچوں کی طرح نہیں بلکہ نوکروں اور غلاموں کی طرح۔ پس وہ بچے جو اسلام سے چھینے گئے تھے، وہ بچے جو مسلمانوں کے گھروں میں پیدا ہوئے اور مسلمان تھے، اُنہیں اُن کی اور اُن کے ماں باپ کی مرضی کے بغیر خدائے واحد کی عبادت سے روکا گیا اور اس کے بجائے تثلیث کو ماننے پر مجبور کیا گیا۔ آج ہمارا کام ہے کہ اُن بچوں کی نسلوں کو دوبارہ خدائے واحد کی عبادت کرنے والا بنائیں اور صرف اُنہیں نہیں بلکہ یہاں رہنے والے ہر شخص کو جس سے ہمیں انسانیت سے محبت کی وجہ سے محبت ہے۔ ہر شہری جو یہاں رہتا ہے، اُس سے ہمیں محبت ہے اس لیے کہ ہم انسانیت سے محبت کرنے والے ہیں اور انسانیت کی محبت کی وجہ سے ہم اُن کے لیے وہی پسند کرتے ہیں جو اپنے لیے پسند کرتے ہیں۔ ان لوگوں کو اس وجہ سے خدائے واحد کی عبادت کرنے والا بنا کر اُن کی دنیا اور عاقبت سنوارنے والے بنائیں اور اس علاقے میں خاص طور پر اس کی کوشش کریں۔ جیسا کہ میں نے کہا یہاں صوبے میں سب سے زیادہ لمبے عرصہ تک اسلام کو محفوظ اور قائم رکھنے کی کوشش کی گئی۔ یہاں سے مسلمانوں کے اخراج کی سات صدیاں نہیں منائی جاتیں بلکہ یہی مانا جاتا ہے کہ سب سے آخر میں چار صدیاں پہلے یہاں سے مسلمانوں کو نکالا گیا تھا۔ یا مسلمانوں کی نسل ختم کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ یقیناً اس میں کوئی شک نہیں کہ یہاں صدیوں مسلمانوں کی حکومت قائم رہنے کے بعد اُس کا زوال مسلمانوں کی اپنی لالچوں اور سازشوں کی وجہ سے ہوا۔ جو بھی نام کی خلافت تھی، اُس سے بھی وفا نہیں کی گئی۔ نہ خلیفہ یا بادشاہ نے اپنی ذمہ داری کا حق ادا کیا، نہ ہی اُس کے خواص اور امراء جو تھے انہوں نے حق ادا کیا اور پھر ہر ایک نے اپنی اپنی ڈیڑھ ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنالی تھی۔ اور یہ ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنا کر مختلف بادشاہتیں قائم کرنے کی کوشش کی گئی اور پھر وہی نتیجہ نکلا جو ایسے خودغرضانہ کاموں کا نکلتا ہے۔ لیکن اب مسیح محمدی جو خاتم الخلفاء ہیں، جو خلافتِ راشدہ کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی علمبردار ہیں، جن کے بعد پھر خلافت کا نظام جاری ہے، ان کے ماننے والوں کا کام ہے کہ اس کھوئی ہوئی ساکھ کو دوبارہ اس علاقے میں، اس ملک میں قائم کریں، بلکہ دنیا کو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی حقیقت سے روشناس کروایا جائے، اُس کی حقیقت دنیا کو بتائی جائے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس علاقے میں اپنی مسجد بنانے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ جگہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی باموقع ملی ہے۔ یہ مسجد بھی موٹروے سے نظر آتی ہے۔ بالکل موٹروے کے اوپر ہے لیکن شہر کی نئی آبادی میں بھی ہے۔ یہ اچھے شرفاء کا علاقہ ہے۔ ہمسائے بھی اچھے اور شریف ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمسائیگی بھی اچھی عطا فرمائی ہے یہ بھی اُس کا بڑا احسان ہے۔ پس اس موقع سے ہمیں فائدہ اُٹھانا چاہئے۔ مسجد بنا کر صرف اس بات پر خوش نہ ہو جائیں کہ سپین کے ایک اور شہر میں ہماری خوبصورت مسجد بن گئی۔ پس اپنی حالتوں پر بھی نظر رکھنی ہوگی، اپنی عبادتوں پر بھی نظر رکھنی ہوگی۔ اپنی ذمہ داریوں پر بھی نظر رکھنی ہوگی۔

یہ آیات جو میں نے تلاوت کی ہیں، ان میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے گھر کی تعمیر کے بعد اُس کا حق ادا کرنے کا ایک خوبصورت طریق ہمیں بتا دیا۔ اور ساتھ ہی حق ادا کرنے کیلئے دعاؤں کا طریق اور اُس طرف توجہ بھی دلا دی۔ پس اس پر غور کرنے کی ہمیں ضرورت ہے تاکہ نسلاً بعد نسلٍ اللہ تعالیٰ کے گھر کا حق ادا کرنے والے ہم میں سے پیدا ہوتے چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب وہ خانہ کعبہ کی دیواریں استوار کر رہے تھے تو یہ دعا مانگ رہے تھے کہ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا۔ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔ پس یہ شان ایک حقیقی اللہ والے کی ہے اور سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے انبیاء ہی اللہ تعالیٰ کے قریب اور اللہ والے ہوتے ہیں کہ سالوں سے قربانیاں کر رہے ہیں، باپ بھی قربانی کر رہا ہے، بیٹا بھی قربانی کر رہا ہے، بیوی بھی قربانی کر رہی ہے لیکن یہ نہیں کہہ رہے کہ ہمیں اتنا عرصہ ہو گیا ہے قربانیاں کرتے ہوئے، اب ہم تیرے اس گھر کو بنا رہے ہیں، تیری خاطر بنا رہے ہیں، تیرے کہنے پر بنا رہے ہیں، اس لیے ہمارا حق بنتا ہے کہ ہماری ہر قربانی کو آج قبول کر اور قبول کر کے ہمارے لیے آسانیاں اور آسائشیں پیدا فرما۔ جماعت احمدیہ میں تو اس کا رواج نہیں ہے لیکن دوسرے مسلمانوں میں تو یہ رواج ہے کہ ذرا سی قربانی کی اور قربانی کے بعد پھر یہ کوشش ہوتی ہے کہ پھر اعلان کیا جائے۔ ایک روپیہ، دو روپے، چار روپے دے کر پھر مسجدوں میں اعلان ہوتے ہیں اور اگر بڑی قربانی ہو تو بہت زیادہ فخر کیا جاتا ہے۔ لیکن جو نمونہ ہمارے سامنے اللہ تعالیٰ نے ان دو نبیوں کے ذریعہ سے پیش فرمایا وہ یہ ہے کہ بیٹا خدا تعالیٰ کی خاطر ذبح ہونے کو تیار ہے، باپ بیٹے کو اللہ تعالیٰ کی خاطر ذبح کرنے کو تیار ہے۔ اور یہ سب کچھ اُس وقت ہو رہا ہے جب بیٹا چھوٹی عمر کا ہے اور بڑھاپے کی اولاد ہے۔ پھر قربانی کا معیار آگے بڑھتا ہے تو ایک لمبا عرصہ بیوی اور بیٹے کو غیر آباد جگہ میں قربانیاں کرنے کے لیے چھوڑ دیا جاتا ہے جہاں اس بات کا بھی قوی امکان ہے کہ بھوک اور پیاس سے دونوں ماں بیٹا شاید زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھیں۔ اور پھر وہ وقت آتا ہے جب اللہ تعالیٰ بیٹے اور بیوی کی قربانی قبول فرماتا ہے۔ اگر اُن کے لیے پہلے سامان نہیں تھے تو پھر اُن کے لیے کھانے پینے کے سامان مہیا فرماتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے خانہ کعبہ کی تعمیر بھی شروع ہو جاتی ہے اور تعمیر کرنے والے بھی صرف دو اشخاص ہیں جو یہ عہد کر رہے ہیں کہ اس کی تعمیر کے ساتھ اب واپسی کے ہمارے تمام راستے بند ہیں۔ اب ہمارا مقصد خدا تعالیٰ کے گھر کو آباد کرنا ہے۔ یہاں ایسی آبادی بنانی ہے جو مومنین کی آبادی ہو، جو نیک لوگوں کی آبادی ہو، جو خدا تعالیٰ کو یاد کرنے والوں کی آبادی ہو، جو اُس کی عبادت کا حق ادا کرنے والوں کی آبادی ہو۔ ایسی آبادی بنانی ہے جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والوں کی انتہا کو پہنچنے والی ہو۔

پس یہ لوگ تھے جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے اللہ تعالیٰ کا گھر بنا رہے تھے اور عاجزی اور اللہ تعالیٰ کی محبت کا یہ حال ہے کہ یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس قربانی کو، اس کوشش کو قبول فرمالے۔ اپنے خاص رحم سے ہم پر رحم کرتے ہوئے اُسے قبول کر لے کہ یہ قبولیت ہمیں تیرے اور قریب کرنے والی بن جائے۔ پس یہ سبق قربانی کر کے پھر عاجزی سے اللہ تعالیٰ کے حضور جھک کر اُس قربانی کو قبول کرنے کی درخواست اور دعا کا ہے۔ اور یہی اصول ہے جو ہمیں بھی ہر وقت اپنے پیشِ نظر رکھنا چاہئے۔ یہ ابراہیمی اور اسماعیلی سوچ اور دعا ہے جو آج ہمیں اس طرف توجہ دلا رہی ہے۔ ہم جو اس زمانے کے ابراہیم کی طرف منسوب ہونے والے ہیں، جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اطاعت اور عشق و محبت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے وہ اعزاز بخشا ہے کہ اس زمانے کا ابراہیم بنا دیا، جس نے دین کو اُس کی اصل دیواروں پر دوبارہ استوار کر کے دکھایا اور ہم گواہ ہیں اور ہم روز نظارے دیکھتے ہیں کہ ایسا استوار کیا کہ اگر اُس پر کوئی صحیح طرح عمل کرنے والا ہو تو اُس کی کایا پلٹ جاتی ہے۔ دینِ اسلام کی خوبصورتی کو اس طرح چمکا کر پُرعظمت اور پُرشوکت بنا کر دکھایا کہ غیر مسلم بھی کہنے لگ گئے کہ اگر یہی اسلام ہے جو تم پیش کرتے ہو تو ہم اسلام کے خلاف اپنے کہے ہوئے الفاظ واپس لیتے ہیں۔

پس آج اس ابراہیم کے ذریعہ خانہ کعبہ کی تعمیر کے مقاصد بھی پورے ہو رہے ہیں اور اسلام کی خوبصورت تعلیم کی روشنی بھی دنیا پر ظاہر ہو رہی ہے۔ اور انہی مقاصد کو پورا کرنے کے لیے دنیا میں ہماری ہر تعمیر ہونے والی مسجد گواہ ہے اور ہونی چاہئے اور آج یہی مسجد جس کا نام بیت الرحمن رکھا گیا ہے، اس مقصد کے حصول کا ذریعہ بننے کا اظہار کر رہی ہے۔

پس یہ مسجد جہاں ہمیں عاجزی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اُس کی تعمیر کے مقصد کو پورا کرنے کی طرف توجہ دلا رہی ہے، وہاں ہمیں اس طرف بھی توجہ دلا رہی ہے کہ ہم اپنے عہد کو پورا کریں۔ اپنی

ذمہ داریوں کو پورا کریں۔ اگر ہم اپنے عہدوں اور اپنی ذمہ داریوں کو پورا کریں گے تو پھر ہی ہم اپنے مقاصد کو حاصل کر سکتے ہیں۔ ہم یہ اعلان کرتے ہیں کہ اے مسیح محمدی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق! ہم نے جو آپ سے عہدِ بیعت باندھا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے اور توحید کو دنیا میں پھیلائیں گے تو اس مسجد کی تعمیر کی وجہ سے جو دنیا کی اسلام کی طرف توجہ پیدا ہوگی، تبلیغ کے جو راستے کھلیں گے، اُن کا حق ادا کرتے ہوئے اپنی تمام تر صلاحیتیں بروئے کار لاتے ہوئے توحید کا قیام اور ملک کے باشندوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لانا ہمارا اوّلین فرض ہوگا۔ انشاء اللہ۔

پس اے خدا! اے سمیع اور علیم خدا! ہماری دعائیں سن لے۔ ہمیں اپنے فرائض نبھانے کی توفیق عطا فرما۔ یہ مسجد جو تیرے گھر کی تتّبع میں بنائی گئی ہے، اس کو اُن مقاصد کے حصول کا ذریعہ بنا جو تیرے گھر بنانے کے مقاصد ہیں۔ تُو علیم ہے، تُو ہماری کمزوریوں اور نااہلیوں کو بھی جانتا ہے۔ پس ہماری دعائیں سنتے ہوئے ہماری نااہلیوں سے صَرفِ نظر کرتے ہوئے ہمیں مسجد کی تعمیر کے مقاصد کو پورا کرنے والا بنا۔ مسجد کی خوبصورتی، مسجد کی وسعت، یہ ہمارے اُس وقت کام آسکتی ہیں جب ہم اُس کا حق ادا کرنے والے بن جائیں۔ اور حق ادا کرنے کے لیے جہاں مسجد کو آباد کر کے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے ہم ہوں، وہاں اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق ادا کرنے والے بھی ہوں۔ پیار، محبت اور بھائی چارے کو فروغ دینے والے ہم ہوں تا کہ اسلام کی حقیقی تعلیم کے عملی نمونوں کا ہم سے اظہار ہو رہا ہو۔ تا کہ لوگوں کی توجہ ہماری طرف ہو، تا کہ اسلام کی خوبصورت تعلیم کو دنیا سمجھنے کی کوشش کرے۔ اے اللہ! تُو سننے والا ہے۔ ہماری یہ دعا بھی سن لے کہ اس مسجد کی ظاہری خوبصورتی سے زیادہ اس مسجد کی آبادی کی روح کو خوبصورت کر کے ہمیں دکھا دے۔ اصل میں تو اس مسجد کی تعمیر کی روح ہے جو اگر حقیقت میں ہم میں پیدا ہو جائے تو اُس مقصد کو ہم حاصل کرنے والے بن جائیں گے جس کے لیے مسجد تعمیر کی گئی تھی۔

جیسا کہ مَیں نے بتایا جب یہاں صدیوں مسلمانوں کی حکومت رہی تو بڑی بڑی خوبصورت مسجدیں مسلمانوں نے بنائیں۔ مثلاً قرطبہ کی مسجد ہے، دیکھ کر انسان حیران رہ جاتا ہے اور دوسری جگہوں پر مسجدیں ہیں۔ جہاں جہاں مسلمانوں کی آبادیاں تھیں، بڑی بڑی مسجدیں تھیں، اشبیلیا میں، غرناطہ وغیرہ میں۔ لیکن جب اسلام کی حقیقی تعلیم کی روح اُن مساجد میں آنے والوں میں مفقود ہوگئی تو وہی جگہیں جہاں خدائے واحد کا نام لیا جاتا تھا، یا تو مسمار کر دی گئیں یا شرک کی آماجگاہ بن گئیں۔ قرطبہ کی مسجد دیکھیں، حیرت ہوتی ہے کہ ایسی خوبصورت اور مضبوط عمارت ہے۔ صدیاں گزرنے کے بعد بھی اُس کی خوبصورتی اور مضبوطی میں ذرا بھی فرق نہیں آیا۔ لیکن بدقسمتی سے آج وہ گرجے میں تبدیل ہو چکی ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ اصل چیز عمارت نہیں، اصل چیز وہ روح ہے جو اس عمارت میں آنے والوں اور رہنے والوں کی ہوتی ہے۔ پس جب مسلمانوں میں وہ روح ختم ہوگئی تو مسجدیں غیروں کے قبضے میں چلی گئیں۔

پس اگر اس مسجد کی عظمت کو ہم نے قائم رکھنا ہے اور یقیناً قائم رکھنا ہے انشاء اللہ، تو پھر اس کی روح کو قائم رکھنے کی کوشش کریں اور یہ کوشش ہمیں ایک محنت سے کرنی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کے حضور یہ دعا کرنی ہوگی کہ اے اللہ! اس مسجد کو روح قائم کرنے والے ہمیشہ عطا فرماتا رہ تا کہ قیامت تک یہ توحید کا مرکز رہے۔ توحید کے نعرے یہاں سے بلند ہوں۔ خدا کی نظر میں ہماری قربانی قبول ہو تو پھر ہی یہ مقصد حقیقت میں حاصل کیا جا سکتا ہے۔

پھر دوسری آیت میں ہم دیکھتے ہیں کہ ان بزرگ انبیاء نے اپنی دعاؤں کو خدا کے گھر کی تعمیر کے ساتھ صرف اپنے تک محدود نہ رکھا، بلکہ اپنی اولاد اور نسلوں تک وسیع کیا۔ پس یہ ہے دعا کا طریق اور یہ ہے ترقی کرنے والی اور نسل در نسل کامیابیوں سے ہمکنار ہوتے چلے جانے کی سوچ اور فکر، اور یہ فکر اور سوچ ہوگی تو انشاء اللہ تعالیٰ ہماری کامیابیاں ہی کامیابیاں ہیں۔ اور پھر یہ دعا ہو کہ ہماری ذریت کو بھی نیکیوں پر قائم رکھ تب اس گھر کی آبادی کا مقصد حاصل ہوگا۔

ہمیں یہ دعا بھی کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہماری ذریّت کو بھی نیکیوں پر قائم رکھے تا کہ اس گھر کی آبادی کا مقصد ہمیشہ حاصل ہوتا چلا جائے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ قربانی کی قبولیت تب ہوگی جب حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے والے لوگ ہماری نسلوں میں سے پیدا ہوتے رہیں گے۔ عبادت کرنے والے ہماری نسلوں میں سے پیدا ہوتے رہیں، اور اس طرح پر عبادت کرنے والے پیدا ہوں جس طرح اللہ تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے اور جیسا کہ اے اللہ! تو نے عبادت کا حکم دیا ہے اور طریق سکھایا ہے۔ پس ہم یہ دعا کریں جو دعا انبیاء نے کی تھی کہ ہمیں بھی وہ طریق سکھا۔ وَاَرِنَا مَنَاسِکَنَا۔ اور ہمیں اپنی عبادتوں اور قربانیوں کے طریق سکھا۔ یہ دعا ہمیں بھی کرنے کی ضرورت ہے۔ حقیقت یہی ہے کہ عبادتوں اور قربانیوں کے طریق اللہ تعالیٰ کی راہنمائی سے سمجھ آتے ہیں۔ اس کی روح، اس کو گہرائی میں جا کر سمجھنے کا اِدراک اللہ تعالیٰ کے فضل سے پیدا ہوتا ہے۔ بیشک نماز بھی عبادت کا ایک طریق ہے، مسجد میں لوگ آتے ہیں اور عبادت کرتے ہیں لیکن یہی نمازی ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اُن کی نمازیں اُن کے منہ پر ماری جاتی ہیں اور اُن کے لیے ہلاکت کا باعث بن جاتی ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کے فضل کو مانگتے ہوئے ایسی نمازیں ہمیں ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے جو اُس کی نظر میں مقبول ہوں اور پھر صرف نمازیں ہی نہیں ہیں، ہر کام جو خدا تعالیٰ کے حصول کے لیے کیا جائے وہ عبادت بن جاتا ہے، چاہے وہ حقوق العباد ہوں۔ پس اس روح کو سمجھنا ہمارے لیے ضروری ہے۔

پس یہ بات بھی ہمیں یاد رکھنی چاہئے کہ عبادت کی روح کو سمجھ کر ہی ہم توحید کے پیغام کو پھیلا سکتے ہیں اور اپنی نسلوں میں اس پیغام کو راسخ کر سکتے ہیں اور اُس کے لئے جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی ہے، نسلوں کے لئے بہت تڑپ کر دعا کرنے کی ضرورت ہے۔ ہم احمدی اپنے اجلاسوں میں یہ عہد کرتے ہیں کہ ہر قربانی کے لئے تیار رہیں گے تو اس عہد کی روح کو اپنی نسلوں میں پھونکنے کی ضرورت ہے تا کہ دین کی اشاعت کے لئے قربانیاں کرنے والے گروہ پیدا ہوتے رہیں۔ لیکن یہ یاد رکھنا چاہئے کہ بدلتے ہوئے حالات کے مطابق قربانیوں کے طریق بھی بدلتے رہیں گے اور اس دعا وَاَرِنَا مَنَاسِکَنَا کا یہ بھی ایک مطلب ہے۔ سپین میں اگرچہ پہلے مسلمان جو داخل ہوئے وہ مدد کے لئے آئے، جہاد بھی کیا اور دادرسی کے لئے آئے تھے اور پھر وہ آگے پھیلتے چلے گئے۔ انہوں نے بیشک تلوار کا جہاد کیا لیکن آج کی قربانیاں تبلیغ کے جہاد کے ذریعہ سے ہیں۔ اشاعتِ لٹریچر کے لئے مالی قربانیاں کر کے ہیں۔ مساجد کی تعمیر کے لئے مالی قربانیاں کر کے ہیں۔ قربانیوں کی نوعیت حالات کے مطابق بدل جاتی ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس دعا کو کہ ہمیں قربانیوں کے طریق سکھا، یعنی بدلتے ہوئے حالات کے مطابق اپنی رضا کے حصول کے لئے قربانیوں اور عبادتوں کے طریق ہمیں سکھا۔ اس دعا کو قرآنِ کریم میں محفوظ کر کے ہمیں یہ اصولی ہدایت اللہ تعالیٰ نے فرما دی کہ قربانیاں حالات کے مطابق دینی ہیں۔ نیکی اس طرح اور اس قسم کی کرنی ہے جو خدا تعالیٰ کی رضا کو سمیٹنے والی ہو۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو سب سے بڑی نیکی یہ بیان فرمائی کہ تہجد پڑھا کرو۔

(ماخوذ از صحیح البخاری کتاب التہجد باب فضل قیام اللیل حدیث نمبر 1122)

کسی کو پھر فرمایا کہ تمہارے لئے سب سے بڑی نیکی یہ ہے کہ جہاد کیا کرو۔

(صحیح البخاری کتاب الایمان باب من قال ان الایمان ھو العمل حدیث نمبر 26)

پس جس میں جس نیکی کی کمی ہو، وہی اُس کے لئے ضروری ہے اور وہی اس کے لئے بڑی ہے۔ وہی اُس کے لئے مناسبِ حال عبادت کا طریق ہے اور وہی اُس کے لئے مناسبِ حال قربانی ہے۔

پس اس دعا میں اپنے لئے اور اپنی نسلوں کے لئے ہر قسم کی کمزوریوں کو دور کرنے اور خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کوشش پر بہت زیادہ زور دیا گیا ہے۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ انسان اپنی کوشش سے نہ ہی عبادتوں کے معیار حاصل کر سکتا ہے، نہ قربانیوں کے معیار حاصل کر سکتا ہے۔ اس لئے دعا عرض ہے کہ تُبْ عَلَیْنَا۔ ہم پر توبہ قبول کرتے ہوئے جھک جا۔ ہماری نیکیوں کو قبول کر لے اور پھر نیکی سے نیکی پھوٹتی رہے۔ ایک نیکی سے اگلی نیکی کی جاگ چلتی چلی جائے۔ قربانی سے قربانی پھوٹتی رہے۔ تیری عبادت، تیری رضا چاہتے ہوئے حمد کرنے والے ہوں، نہ کہ دکھاوے کے لئے۔ اور یہ عبادت پھر ہماری سوچوں کا محور بن جائے۔

پس ہم خوش قسمت ہوں گے اگر ہم اپنی عبادتوں اور قربانیوں کو اس نہج پر کرنے والے بن جائیں۔ ہمیشہ اپنی غلطیوں اور کوتاہیوں اور زیادتیوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کی دعائیں کرنے والے ہوں۔ اپنی نسلوں کے دلوں میں خدا تعالیٰ اور اُس کی عبادت کی محبت پیدا کرنے والے ہوں۔ اور یہ اُسی صورت میں ہو سکتا ہے جب ہمارے اپنے دلوں میں یہ محبت ہوگی۔ حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف توجہ دینے والے ہوں۔ کبر و نخوت کو چھوڑنے والے ہوں۔ نمازوں میں سستیوں کو دور کرنے والے ہوں۔ ہر وہ نماز جو ہمارے لئے ادا کرنی مشکل نظر آتی ہے، اُس کے لئے خاص کوشش کر کے ادا کرنے والے ہوں۔ اگر ہمارے اندر باجماعت نمازیں ادا کرنے میں سستی ہے تو نماز باجماعت ادا کرنے کی طرف توجہ دینے والے بن جائیں۔ یہ ہمارے لئے قربانیاں ہیں۔ جو ماں باپ کا حق ادا کرنے والے نہیں، وہ اُن کے حق ادا کرنے والے بن جائیں۔ جو بہنوں بھائیوں اور عزیزوں کے حقوق ادا کرنے والے نہیں، وہ حقوق ادا کرنے والے بن جائیں۔ ہمسائے کو خدا تعالیٰ نے بڑا مقام دیا ہے، ہمسایوں کے حق ادا کرنے والے بن جائیں۔ یہ کوشش ہر احمدی کی ہونی چاہئے کہ ہمسایوں سے ہر

M/S ALLIA
EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

گردھاری لال ملکھی رام سیالکوٹ والے کی پرانی دُوکان
لوتھرا جیولرز قادیان
LUTHRA JEWELLERS SIGN OF PURITY
Kewal krishan & Karan Luthra
Shivala Chowk, Main Bazar , Qadian
Ph.9888 594 111, 8054 893 264
E-mail: luthrajewellers@live.com
Since 1948

احمدی کا سلوک اُس کو احمدیت اور حقیقی اسلام کا گرویدہ بنانے والا بن جائے۔ غرضیکہ ہم ہر نیکی کو ادا کرنے والے اور اُس کا حق ادا کرنے کی کوشش کرتے ہوئے نیکیاں کرنے والے ہوں گے تو تب ہی ہم حقیقی طور پر اللہ تعالیٰ سے یہ عرض کرنے والے بن سکتے ہیں کہ اے اللہ ہماری توبہ قبول کر اور ہم پر رحم کر۔ جب ہم اللہ تعالیٰ کے رحم کے طلبگار بنتے ہیں تو دوسروں پر بھی ہمیں پھر رحم کی نظر ڈالنی ہوگی۔ یہ نہیں کہ صرف اللہ تعالیٰ سے رحم مانگتے رہیں اور اپنے دائرے میں رحم کرنے والے نہ ہوں۔

پس مسجد کے ساتھ اگر ایک مومن حقیقی رنگ میں منسلک ہوتا ہے تو نیکیوں کے نئے سے نئے دروازے اُس پر کھلتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی بخشش کے نئے سے نئے اظہار اُس سے ہوتے ہیں۔ پس آج ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ عطا کردہ مسجد ہمیں اس طرف توجہ دلانے والی ہونی چاہئے اور یہ اظہار ہم سے ہوں۔ اس مسجد کو یہاں کے رہنے والوں نے خود بھی آباد رکھنا ہے اور اپنے بچوں کے ذریعہ سے بھی آباد کروانا ہے، اور اس کا حق ادا کرتے ہوئے آباد کروانا ہے۔ انشاء اللہ۔ صرف مسجد میں آنا مقصد نہیں ہے بلکہ اس کا حق ادا کرنا بھی مقصد ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ وہ تمام برکات اور اللہ تعالیٰ کے فضل جو مساجد کے ساتھ وابستہ ہیں، ہم اُنہیں حاصل کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہماری توبہ قبول کرنے والا اور ہماری غلطیوں کو معاف کرنے والا ہو۔

ایک حدیث میں آتا ہے۔ حضرت ابوھریرؓۃ سے یہ روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں وہ عمل نہ بتاؤں جس کے کرنے سے اللہ تعالیٰ خطاؤں کو مٹا دیتا ہے اور درجات کو بلند فرماتا ہے۔ صحابہ نے جب عرض کیا کہ جی، فرمائیں۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ جی نہ چاہتے ہوئے بھی کامل وضو کرنا، اچھی طرح وضو کرنا اور مسجد کی طرف زیادہ چل کر جانا۔ نیز ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔ یہ رباط ہے، رباط ہے، رباط ہے۔ یعنی سرحدوں کی حفاظت کرنا ہے، سرحدوں پر گھوڑے باندھنا ہے۔ یہ جہاد ہے تمہارے لئے۔
(سنن النسائی، کتاب الطھارۃ، باب الامر باسباغ الوضوء)

پس ہم میں سے ہر ایک کو اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ آج ہمیں اپنے نفسوں کے خلاف جہاد کی بھی ضرورت ہے اور اس مقصد کو ہم نے حاصل کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے کا جو مقصد ہے، یہ بھی ایک جہاد ہے۔ اس کی طرف بھی ہم نے توجہ دینی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر ہم کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل اُس کی عبادت کا حق ادا کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔ پس اپنی نمازوں کی حفاظت کریں گے تو اُس کے فضل کو حاصل کرنے والے ہم بنیں گے۔ اور اس جہاد میں حصہ لینے والے ہوں گے جو نفس کا بھی جہاد ہے اور خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچانے کا بھی جہاد ہے۔ آج کل کے معاشرے میں انسان کو سب سے زیادہ ضرورت اس جہاد کی ہے۔ یہی جہاد ہے جو ہمیں معاشرے کی برائیوں سے بچا کر خدا تعالیٰ کے حضور حاضر کرنے والا بنائے گا۔ خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والا بنائے گا۔ اور یہی جہاد ہے جو ہمیں اور ہماری نسلوں کو دنیا کی غلاظتوں سے پاک اور صاف رکھنے والا بنائے گا۔

پس اس انعام سے جو اللہ تعالیٰ نے آپ پر کیا ہے، اس سے فائدہ اُٹھائیں۔ اس مسجد کو اللہ تعالیٰ کے لئے خالص کرتے ہوئے اُس کی عبادت سے سجائیں تا کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنیں۔ اللہ کرے کہ یہ مسجد ان مقاصد کو پورا کرنے والی ہو اور ہم اپنی ذمہ داریاں بھی ادا کرنے والے بنیں، ورنہ مسجد تو یہاں اس صوبے میں ہمارے سے پہلے مصر اور سعودی عرب کے پیسے سے مسلمانوں نے بنالی ہوئی ہے۔ لیکن اُن میں مسیح محمدی کو نہ ماننے کی وجہ سے جو کمی ہے وہ کمی صرف اور صرف جماعت احمدیہ کی تعمیر کردہ مساجد سے پوری ہوسکتی ہے۔ پس یہ بات ہر احمدی کو مزید توجہ اور فکر دلانے والی ہونی چاہئے کہ آپ کی ذمہ داری بڑھتی چلی جارہی ہے۔ اس مسجد کا حق ادا کرنے کے لئے آپ کو بہت زیادہ کوشش کرنی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اس کو نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

مسجد کے بارے میں چند کوائف بھی پیش کر دیتا ہوں۔ مسجد کا مسقّف حصہ 1350 مربع فٹ ہے اور اس میں خرچ تقریباً ایک اعشاریہ دو ملین یورو کے قریب ہوا ہے اور جس میں سپین کی جماعت نے تھوڑا سا ہی دیا ہے، شاید وہ بھی نہیں دیا، بہر حال جو وعدے کئے ہیں اُن کو پورا کرنا چاہئے اور پھر جیسا کہ میں نے کہا ہے اگر مالی لحاظ سے کمزوری ہے تو جو وعدے پورے کرنے ہیں وہ تو کریں لیکن اُس کا حق اس طرح بھی ادا کر سکتے ہیں کہ مسجد کے بعد اب تبلیغ کے میدان میں اتریں۔

یہاں ہالوں کی گنجائش ان کے دیئے ہوئے اعداد و شمار کے مطابق جو ہے، اڑھائی سو (250 ہے، لیکن بہر حال کافی بڑے بھی ہیں۔ دیگر سہولیات بھی یہاں ہیں۔ سات دفاتر ہیں، ایک لائبریری ہے، ایک بک شاپ ہے، کچن بڑا اچھا ہے، سٹور ہے، ٹیکنیکل روم ہے۔ پھر اسی طرح اس ساری عمارت کو ایئر کنڈیشنڈ کیا گیا ہے۔ مردوں اور عورتوں کے لئے علیحدہ وضو وغیرہ کی سہولتیں بھی ہیں۔ پھر یہاں پہلے جب جگہ خریدی گئی تھی تو بنگلہ یا گھر اُس وقت تھا، اُس میں مزید دو کمروں کا، بلکہ تین کمروں کا اضافہ کیا گیا۔

ایک اخبار نے یہ گزشتہ دنوں لکھا ہے کہ صوبہ کی سب سے بڑی عبادتگاہ ایک حقیقت کا روپ دھار چکی ہے۔ اب یہ سب سے بڑی عبادتگاہ جو ہے اصل میں حقیقت کا روپ تو اُس وقت دھارے گی جب ہم میں سے ہر ایک اس کا حق ادا کرنے والا ہوگا۔ ایک اور بڑی اچھی بات اُس نے لکھی ہے جو حقوق العباد کا اظہار ہے جو یہاں کے ہر احمدی سے ہونا چاہئے۔ کہتا ہے کہ اسلام سے عقیدت کی وجہ سے احمدی لوگ اللہ کے نام پر خون بہانے والے ہر آدمی کے خلاف ہیں۔

بہر حال اس کے علاوہ اس مسجد کے ساتھ دو ملٹی پرپز (multi-purpose) ہال بھی ہیں جو عورتوں اور مردوں کے لئے استعمال ہو سکتے ہیں۔ اللہ کرے کہ یہ مسجد علاقے اور صوبے کے لوگوں کو اسلام کی حقیقی تصویر پیش کرنے والی ثابت ہو۔ اور ہم میں سے ہر احمدی جو یہاں اس علاقے میں رہنے والا ہے، یہ کوشش کرکے اس کا حق ادا کرنے والا بنے۔

جیسا کہ میں نے بتایا اس مسجد کی تعمیر میں اکثر مدد تو مرکز کی طرف سے آئی تھی۔ جو ٹیکنیکل مدد ہے وہ بھی مرکز کی طرف سے ہی ہوئی اور چوہدری اعجاز صاحب ہمارے پرانے بزرگ انجینئر ہیں، انہوں نے بڑی محنت سے اس میں بہت سارے کام کروائے ہیں، بڑی تفصیل سے ہر چیز کا جائزہ لیا۔ جہاں جہاں زائد خرچ ہوتے تھے وہاں کمیاں کیں، لیکن اُس کمی کی وجہ سے معیار پر کمپرومائز (compromise) نہیں کیا، کسی قسم کی کمی نہیں آنے دی۔ وہ بیمار بھی ہیں، ہفتہ میں ایک دو دفعہ شاید ڈائلسز (Dialysis) بھی ہوتا ہے، گردے کی بیماری ہے لیکن بڑی ہمت سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے کام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن کو بھی جزا دے۔ اور اُن کو صحت و تندرستی عطا فرمائے تا کہ آئندہ بھی وہ جماعت کے کام کرتے رہیں۔ ❁❁❁

خلافت خامسہ کے دس سال پورے ہونے پر چند اشعار

خواجہ عبدالمومن اوسلو ناروے

خدا نے دکھائی ہمیں یہ خلافت
ہے مسرور آقا خلیفہ خدا کا
شہزادہ ہے وہ امن آشتی کا
عطا کر خدایا انہیں عمر لمبی
حفاظت میں مولا تُو آقا کو رکھنا
سنہری ہو ان کا یہ دورِ خلافت
جِلو میں فرشتوں کے ربوہ بھی جانیں
ہمیں بھی خلیفہ کا خادم تُو رکھنا

خلافت کے دس سال سب کو مبارک
جو ہر آن کرتا ہے دیں کی اشاعت
سدا دور کرتا ہے دنیا سے نفرت
کریں تیرے دیں کی ہمیشہ وہ خدمت
رہے اسکو حاصل سدا تیری نصرت
وہ دیکھیں ترے دین کی شان اور شوکت
ہے حاصل خدایا تجھے ساری قدرت
کریں ہم خلافت کی دل سے اطاعت

سدا شکر کرتا ہے مومن خدا کا
ہمیں رب نے دی ہے خلافت کی نعمت

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

نیو اشوک جیولرز قادیان
New Ashok Jewellers
Main Bazar, Qadian Dt. Gurdaspur, Punjab
9815156533, 8054650500, 01872-221731
E-mail: newashokjewellers007@gmail.com

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
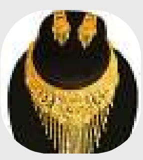
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
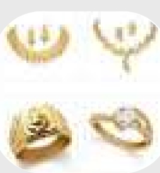
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

خطبہ جمعہ

گزشتہ جمعہ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے سپین کی اس دوسری مسجد کا افتتاح ہوا۔

اس ملک میں تو ہم نے ابھی بے انتہا کام کرنا ہے۔ اُس کھوئی ہوئی ساکھ کو دوبارہ قائم کرنا ہے جو آج سے کئی صدیاں پہلے کھوئی گئی۔

یہاں رہنے والوں کو دوبارہ دینِ اسلام کی خوبیاں بتا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لانا ہے۔ اور اس کے لئے سب سے اہم چیز اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنا، اُس سے مدد مانگنا اور ایک اکائی بن کر تبلیغ کا کام کرنا ہے۔

آج خدا تعالیٰ کی ہستی پر یقین اور مذہب کی خوبصورتی اگر کوئی بتا سکتا ہے تو جماعت احمدیہ ہے۔ وہ لوگ ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے والے ہیں، وہ لوگ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل ہیں، جن کے لئے اللہ تعالیٰ نے حبل اللہ کو پکڑنے کے سامان کئے ہوئے ہیں۔

مربیان کو خلیفۂ وقت نے تربیت کے لئے اور تبلیغ کے لئے اپنا نمائندہ بنا کر یہاں بھی اور دنیا میں بھی بھیجا ہے۔ آپ وہ واعظ ہیں جو نصیحت کرتے ہیں، جو یہ بات دنیا کو بتا رہے ہیں کہ اگر نجات چاہتے ہو تو حبل اللہ کو پکڑ لو۔ اگر دنیا و آخرت سنوارنا چاہتے ہو تو محبت، پیار اور بھائی چارے کو فروغ دو۔ اگر مربیان اور مبلغین خود اعلیٰ معیار قائم نہیں کریں گے تو دنیا کو کس طرح نصیحت کریں گے۔

مربیان اور مبلغین کا سب سے زیادہ احترام، صدر جماعت اور امیر جماعت کو کرنا چاہئے اور اس احترام کی وجہ سے مربیان یہ نہ سمجھیں کہ یہ ہمارا حق ہے بلکہ اُن میں مزید عاجزی پیدا ہونی چاہئے۔ مزید اپنے نفس کی اصلاح کی طرف توجہ پیدا ہونی چاہئے۔

عہدیداران کا آپس کا رویہ اور ایک دوسرے کے ساتھ سلوک بھی بہت اچھا ہونا چاہئے

عام افرادِ جماعت یہ نہ سمجھیں کہ یہ ساری واقفین زندگی اور عہدیداران کی ذمہ داریاں ہیں۔ آپس میں محبت و پیار کو بڑھانا، صلح اور صفائی کو قائم رکھنا، اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رکھنا، اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی باتوں کو سننا اور اُن پر عمل کرنا، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کے مطابق اپنے تقویٰ کے معیار بڑھانا، خلیفہ وقت کی باتوں پر لبیک کہنا یہ ہر احمدی کی ذمہ داری ہے۔ اور یہی چیز جماعت کی اکائی کو بھی قائم رکھ سکتی ہے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 05 اپریل 2013ء بمطابق 05 شہادت 1392 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الرحمن، ویلنسیا (سپین)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل مورخہ 26 اپریل 2013 کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَآءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖ إِخْوَانًا۔ وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَأَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا۔ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ آيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ۔ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ أُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ۔ وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔

(سورۃ آل عمران 105-104)

اُدْعُ إِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ أَحْسَنُ۔ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ۔ (النحل: 126)

یہ آیات سورۃ آل عمران اور سورۃ نحل کی ہیں۔ پہلی دو آیات سورۃ آل عمران کی ہیں، ان کا مطلب ہے کہ: اور اللہ کی رسّی کو سب کے سب مضبوطی سے پکڑ لو اور تفرقہ نہ کرو اور اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرو کہ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں کو آپس میں باندھ دیا اور پھر اس کی نعمت سے تم بھائی بھائی ہو گئے۔ اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر کھڑے تھے تو اس نے تمہیں اس سے بچا لیا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اپنی آیات کھول کھول کر بیان کرتا ہے تا کہ شاید تم ہدایت پا جاؤ۔ اور چاہئے کہ تم میں سے ایک جماعت ہو۔ وہ بھلائی کی طرف بلاتے رہیں اور اچھی باتوں کی تعلیم دیں اور بری باتوں سے روکیں۔ اور یہی ہیں وہ جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

سورۃ نحل کی جو آیت ہے اس کا ترجمہ یہ ہے۔ اپنے رب کے راستہ کی طرف حکمت کے ساتھ اور اچھی نصیحت کے ساتھ دعوت دے اور ان سے ایسی دلیل کے ساتھ بحث کر جو بہترین ہو۔ یقیناً تیرا رب ہی اسے، جو اس کے راستے سے بھٹک چکا ہو، سب سے زیادہ جانتا ہے اور وہ ہدایت پانے والوں کا بھی سب سے زیادہ علم رکھتا ہے۔

گزشتہ جمعہ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے سپین کی اس دوسری مسجد کا افتتاح ہوا۔ جماعت ساری بڑی خوش تھی بلکہ ہے۔ اور میں نے اس کے حوالے سے کچھ باتیں آپ سے کہی تھیں۔ اسی حوالے سے بعض امور کی طرف اب مَیں مزید توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ جیسا کہ ہم دنیا میں ہر جگہ دیکھتے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

''اس وقت ہماری جماعت کو مساجد کی بڑی ضرورت ہے۔ یہ خانۂ خدا ہوتا ہے۔ جس گاؤں یا شہر میں ہماری جماعت کی مسجد قائم ہو گئی تو سمجھو کہ جماعت کی ترقی کی بنیاد پڑ گئی۔ اگر کوئی ایسا گاؤں ہو یا شہر جہاں مسلمان کم ہوں یا نہ ہوں اور وہاں اسلام کی ترقی کرنی ہو تو ایک مسجد بنا دینی چاہیے۔ پھر خدا خود مسلمانوں کو کھینچ لاوے گا۔ لیکن شرط یہ ہے کہ قیامِ مسجد میں نیت بہ اخلاص ہو۔ محض لِلّٰہ اُسے کیا جاوے۔ نفسانی اغراض یا کسی شر کو ہرگز دخل نہ ہو۔ تب خدا برکت دے گا''۔ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 93 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

یہ اقتباس مَیں پہلے بھی کئی دفعہ پیش کر چکا ہوں لیکن اس میں بیان کردہ باتیں اتنی اہم ہیں کہ ہر احمدی کو بار بار اُنہیں سامنے رکھنا چاہئے۔ پہلی بات یہ کہ یہ خانۂ خدا ہے۔ خانۂ خدا کے لئے جو باتیں ہمیں پیشِ نظر رکھنی چاہئیں ان کی طرف توجہ کی ضرورت ہے۔ اگر یہ یقین ہے کہ خدا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر احمدی اس یقین پر قائم ہے کہ خدا ہے تو پھر اُس کے گھر کے احترام، عزت اور اُسے آباد کرنے کی طرف بھی توجہ دینی ہوگی۔ اور جب خدا تعالیٰ کی خاطر اُس کے گھر کو آباد کرنے کی طرف توجہ ہوگی تو پھر عبادت کے ساتھ ساتھ خدا تعالیٰ کے بندوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف بھی توجہ ہوگی۔ آپس میں پیار و محبت سے رہنے کی طرف بھی توجہ کرنی ہوگی۔

اس بات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مسجد کے حوالے سے ہی فرماتے

ہیں کہ: ’’جماعت کے لوگوں کو چاہئے کہ سب مل کر اسی مسجد میں نماز با جماعت ادا کیا کریں‘‘۔ فرمایا ’’جماعت اور اتفاق میں بڑی برکت ہے۔ پراگندگی سے پھوٹ پیدا ہوتی ہے اور یہ وقت ہے کہ اس وقت اتحاد اور اتفاق کو بہت ترقی دینی چاہئے اور ادنیٰ ادنیٰ باتوں کو نظر انداز کر دینا چاہیے جو کہ پھوٹ کا باعث ہوتی ہیں‘‘۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 93 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس پہلی بات جو خانۂ خدا کے حوالے سے یاد رکھنی چاہئے کہ یہ خانۂ خدا ہے اور ہر احمدی نے جو اس علاقے میں رہتا ہے، اس میں باجماعت نمازوں کی طرف توجہ کر کے اس کا حق ادا کرنا ہے۔ اور باجماعت عبادت کا حق پھر اس طرف توجہ دلانے والا ہو کہ ہم نے محبت اور پیار اور اتفاق سے رہنا ہے۔

فرمایا کہ ’’اس وقت اتحاد اور اتفاق کو بہت ترقی دینی چاہئے‘‘۔ یہ بات آج سے تقریباً ایک سو آٹھ سال پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائی۔ اُس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کی تربیت جس طرح ساتھ ساتھ ہو رہی تھی اور اُن کا تقویٰ جس معیار پر تھا وہ آج سے انتہائی بلند تھا۔ خدا کا خوف اُن میں زیادہ تھا۔ نمازوں کی توجہ اُن میں بہت بڑھ کر تھی۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے والے وہ لوگ تھے جن کا خدا تعالیٰ سے ایک خاص تعلق تھا۔ لیکن نبی کا کام ہے کہ تقویٰ کی تمام باریکیوں کو اپنے ماننے والوں کے سامنے رکھ کر اُن کو اعلیٰ معیار کی طرف رہنمائی کرے۔ اس لئے آپ نے ہر امکان کو کھول کر اپنے ماننے والوں کے سامنے رکھ کر نصیحت فرمائی کہ اس طرف بہت زیادہ توجہ کی ضرورت ہے۔ آپ علیہ السلام کو فکر تھی کہ یہ ابتدائی دور ہے۔ اگر اس میں معیارِ تقویٰ بلند نہ ہوا تو آئندہ آنے والوں کے سامنے ایسے نمونے نہیں ہوں گے جس سے وہ تقویٰ کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

میں نے صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے واقعات کا جو سلسلہ شروع کیا تھا، اس میں بہت زیادہ تشنگی رہ گئی ہے کیونکہ تمام صحابہ کے واقعات ہمارے سامنے نہیں آئے اور جو آئے وہ بھی بہت کم اور مختصر تھے۔ لیکن جو سامنے آئے وہی ایسے معیار کے ہیں جو صحابہ کے لئے دعاؤں کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ اور اُن صحابہ کی نسل میں سے جو بعض شاید یہاں سپین میں بھی رہنے والے ہوں، اُن کو خاص طور پر اپنے بزرگوں کے لئے دعاؤں اور اُن کے نمونوں پر چلنے کی طرف متوجہ ہونا چاہئے اور یہاں اس ملک میں تو ہم نے ابھی بے انتہا کام کرنا ہے۔ اُس کھوئی ہوئی ساکھ کو دوبارہ قائم کرنا ہے جو آج سے کئی صدیاں پہلے کھوئی گئی۔ یہاں رہنے والوں کو دوبارہ دینِ اسلام کی خوبیاں بتا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لانا ہے اور اس کے لئے سب سے اہم چیز اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنا، اُس سے مدد مانگنا اور ایک اکائی بن کر تبلیغ کا کام کرنا ہے۔

پس صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وقت ہی اتحاد اور اتفاق کو ترقی دینے کا وقت نہیں تھا بلکہ آج بھی جبکہ ہم بہت بڑا دعویٰ لے کر کھڑے ہوئے ہیں کہ اس ملک کو اسلام کے جھنڈے تلے لائیں گے، سب سے پہلے اپنے اندر اتفاق و اتحاد کو ترقی دینے اور اُس کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر تمام عہدیداروں اور ہر فردِ جماعت نے اکائی بننے میں اپنا کردار ادا نہ کیا تو مسجد اور خانۂ خدا کا حق ادا کرنے والے نہیں بن سکتے۔ میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ مسجد کی خوبصورتی اُس وقت کام آ سکتی ہے جب اس کے اندر آنے والوں کی روح کی خوبصورتی نظر آئے۔ جب ہر احمدی کے قول و فعل میں عبادت کے ساتھ ایک دوسرے کے لئے محبت اور پیار کے جذبات نظر آئیں۔ اس بات کو قرآنِ کریم نے بھی کھول کر ہمارے سامنے رکھ دیا ہے۔ میں نے جو آیت شروع میں تلاوت کی۔ اس کا ترجمہ بھی آپ نے سن لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپس میں محبت اور پیار پیدا کرو۔ پس اگر یہ پیدا نہیں ہوگا تو خدا تعالیٰ کے بنا گمراہی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا انعام اور احسان ہے کہ تمہیں اُس نے ایک کر دیا۔ پس خدا تعالیٰ کے ہر ارشاد پر، ہر حکم پر، ہر ہدایت پر ایک سچے مومن کو غور کرنا چاہئے۔ ان حکموں سے نہ مَیں باہر ہوں، نہ آپ باہر ہیں، نہ کوئی عہدیدار باہر ہے، نہ کوئی مربی یا مبلغ باہر ہے، نہ ہی کوئی فردِ جماعت باہر ہے، چاہے وہ مرد ہے یا عورت ہے۔ جب تک اللہ تعالیٰ کی رسی کو ہم مضبوطی سے پکڑے رکھیں گے، جب تک ہم قرآنِ کریم کی تعلیم پر عمل کرنے والے بنے رہیں گے، جب تک ہم اللہ تعالیٰ کے اس احسان کو یاد رکھیں گے کہ اُس نے ہمیں احمدی ہونے اور احمدیت پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائی، ہم اللہ تعالیٰ کا بھی حق ادا کرنے والے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے گھر کا بھی حق ادا کرنے والے ہوں گے۔ جب تک ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے غلامِ صادق اور زمانے کے امام کی باتوں کو مضبوطی سے تھامے رکھیں گے، ہم اللہ تعالیٰ کی نعمت کا حق ادا کرنے والے اور اُس کے انعاموں اور احسانوں کا شکر ادا کرنے والے ہوں گے۔ جب تک ہم میں سے ہر ایک جو خلیفہ وقت سے عہدِ بیعت باندھتا ہے، خلیفہ وقت کی باتوں کو نہ صرف سنے گا بلکہ اُن پر عمل کرنے کی کوشش کرے گا، وہ اللہ تعالیٰ کے انعامات کی قدر کرنے والا کہلائے گا۔

پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ قرآنِ کریم، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلافتِ احمدیہ یہ سب حبل اللہ ہیں، اللہ تعالیٰ کی رسّی ہیں۔ اُن میں سے ایک کڑی بھی اگر ایک احمدی نظر انداز کرے گا تو وہ اُن لوگوں میں شمار ہوگا جو دوبارہ آگ کے گڑھے کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ پس ہر احمدی کو یہ بات اپنے پیشِ نظر رکھنی چاہئے کہ حبل اللہ کو پکڑنا اور اللہ تعالیٰ کی نعمت کو یاد رکھنا اور اُس کا شکرگزار ہونا تب حقیقت کا روپ دھارے گا، تب یہ قول سے نکل کر عمل کی شکل اختیار کرے گا جب آپس کی محبت ہوگی۔ جب ایک دوسرے کے ساتھ محبت کرنے والے بھائیوں جیسا سلوک ہوگا تب ہی ایک احمدی حقیقت میں ہدایت یافتہ اور آگ کے گڑھے میں گرنے سے بچایا جانے والا کہلائے گا۔ جب ہر قسم کے تفرقہ سے اپنے آپ کو پاک رکھے گا تبھی ایک احمدی حقیقی احمدی کہلائے گا۔ جب ہر قسم کی ذاتی اَناؤں سے ہر احمدی اپنے آپ کو بچائے گا، جب خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ایک دوسرے سے محبت ہوگی تب ہی ایک احمدی حقیقی احمدی بنتا ہے۔ پس خوش قسمت ہیں وہ جو اس نہج پر اپنی سوچوں کو ڈالیں، اپنے قول کو اس طرح ڈھالیں، اپنے عمل کو اس کے مطابق ڈھالیں۔ اور جب یہ معیار ہم حاصل کر لیں گے تو پھر ہی دوسروں کو بھی ہم دعوت دے سکتے ہیں اور پکار پکار کر اعلان کر سکتے ہیں کہ ’’آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے‘‘۔ (آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 225)

آج بیشک ایک طبقہ دین سے ہٹا ہوا ہے بلکہ بہت بڑی تعداد دنیا میں دین سے ہٹ گئی ہے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر خاص طور پر مغربی ممالک میں تو خدا تعالیٰ کے وجود سے بھی انکاری ہیں۔ لیکن سپین ایک ایسا ملک ہے جہاں اب بھی ایک اچھی خاصی تعداد ہے، ایسا طبقہ ہے جس کا مذہب کی طرف رجحان ہے۔ یہاں دو دن پہلے جو سپینش لوگوں کے ساتھ ریسپشن (Reception) تھی تو میرے ساتھ یہاں ویلنسیا کی پارلیمنٹ کے صدر بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ باتوں میں مجھے یہ اظہار کرنے لگے اور بڑی فکر سے یہ اظہار تھا کہ اب لوگ دین سے دور جا رہے ہیں، ہمیں اُن لوگوں کو دین کی طرف لانے کی طرف کوشش کرنی چاہئے۔ ابھی تک جن لوگوں سے بھی مغرب میں میرا واسطہ پڑا ہے تو عموماً اس لیول کے آدمی دین سے ہٹے ہوئے ہی ہوتے ہیں اور دنیاداری کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ لیکن یہاں اس سطح پر بھی مَیں نے دیکھا ہے کہ دین کی طرف رجحان ہے۔ مذہبی آدمی ہیں تو یہ فکر ایسے لوگوں کو بھی ہے۔

دین جو حقیقی دین ہے، وہ تو اب خدا تعالیٰ نے واضح طور پر فرما دیا ہے کہ اسلام ہے۔ اس لئے کوئی اور دین نہ تو بندے کو خدا تعالیٰ کے قریب لا سکتا ہے اور نہ ہی اُس میں اتنی سکت ہے۔ اب صرف دینِ اسلام ہی ہے جو بندے کو خدا کے قریب کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ لیکن اسلام کو پھیلانے کی بھی جن لوگوں کی ذمہ داری ہے اور جن کو اللہ تعالیٰ نے احسان کرتے ہوئے حبل اللہ کا سرا پکڑا دیا ہے، وہ احمدی ہیں۔ پس اگر ہمارے قول و فعل میں تضاد ہوگا۔ اگر ہم چھوٹی چھوٹی باتوں پر اختلاف کرنے بیٹھ جائیں گے، ایسے اختلاف جو ہماری اکائی کو نقصان پہنچانے والے ہوں، جو ہمارے ذمّہ کاموں کو بجالانے اور اُن کے اعلیٰ نتائج نکالنے میں روک بننے والے ہوں تو یقیناً ہم خدا تعالیٰ کے آگے جوابدہ ہوں گے۔

جیسا کہ میں نے پچھلے خطبہ میں بھی بتایا تھا کہ صدیوں پہلے ہزاروں سپینش جن کی بنیاد اسلام تھی، ان میں سے ہزاروں لوگ ایسے ہیں جو اسلام میں دوبارہ داخل ہوئے ہیں اور ہو رہے ہیں لیکن حقیقی اسلام کا ابھی ان کو پتہ نہیں تو حقیقی اسلام سے ہم نے اُنہیں آگاہ کرنا ہے۔ یورپ اور دوسرے مغربی ممالک میں وہاں کے مقامی کئی ایسے احمدی ہیں جو روحانیت کی تلاش میں مسلمان ہوئے لیکن مسلمان لیڈروں یا علماء نے اُنہیں اُس روحانی مقام کی طرف رہنمائی نہیں کی جس کی اُن کو تلاش تھی تو پھر مزید جستجو اُن میں پیدا ہوئی اور پھر وہ احمدیت کے قریب لے آئی۔ تو یہ بات ہر احمدی کے لئے باعثِ توجہ ہے کہ نئے آنے والوں کو احمدیت کی آغوش میں روحانی سکون ملتا ہے اور اس کے لئے ہمیں جو پرانے احمدی ہیں اُن کو بھی اپنے اوپر نظر رکھنی ہوگی۔ اگر پرانے احمدیوں نے اور خاص طور پر پاکستانی احمدی جو باہر آباد ہیں، اُنہوں نے اپنی ذمہ داری کو ادا نہ کیا تو ان سچ کے متلاشیوں کو وہ دین سے دور کرنے والے ہوں گے اور وہ کردار ادا کر رہے ہوں گے کہ ان کو دین سے دور کریں۔

پس ہر احمدی کو اپنی ذمہ داری کو سمجھنا چاہئے۔ ریسپشن کا میں نے ذکر کیا ہے۔ اس میں مَیں نے اسلامی تعلیمات کے حوالے سے مختصراً مختلف پہلو بیان کئے تھے تو ایک خاتون جو مجھے سپینش لگیں، کھانے کے بعد ملنے آئیں، سکارف وغیرہ باندھا ہوا تھا تو انہوں نے بتایا کہ مَیں مسلمان ہوں۔ میں نے اُنہیں کہا آپ شکل سے تو سپینش لگتی ہیں اور یہ بھی بتایا کہ میں فلاں مسلمان تنظیم کی عہدیدار ہوں اور مجھے کہنے لگیں کہ اسلام کی خوبصورت تعلیم بڑے اچھے رنگ میں تم نے بیان کی ہے اور مجھے اس کی بڑی خوشی ہوئی ہے۔ جب میں نے اُنہیں یہ کہا کہ آپ سپینش لگتی ہیں تو مولوی کرم الٰہی صاحب ظفر جو پرانے مبلغ تھے، اُن کے ایک بیٹے جو میرے ساتھ کھڑے تھے، اُنہوں نے کہا کہ سپینش ہی ہیں اور اب انہوں نے اسلام قبول کیا ہے۔ انہوں نے لفظ convert ہوئی ہیں، استعمال کیا تھا۔ تو وہ خاتون فوراً بولیں کہ نہیں، مَیں convert نہیں ہوئی بلکہ مَیں اپنے دین میں، اپنے باپ دادا کے دین میں دوبارہ واپس آئی ہوں۔

تو یہاں ایسے بہت سے لوگ ہیں جن کو اپنے آباؤ اجداد کے دین اور اپنی بنیادوں اور اپنی روٹس (Roots) کی تلاش ہے۔ پس ہمیں ایسے علاقوں میں، ایسے لوگوں میں بہت کوشش سے کام کرنے کی ضرورت ہے۔ لیکن بار بار مَیں کہہ رہا ہوں کہ اگر اس کام میں برکت ڈالنی ہے تو اپنی حالتوں کو خدا تعالیٰ کے حکموں کے مطابق ہمیں ڈھالنا ہوگا۔ حقیقی اسلام کی تلاش کی پیاس ہم ہی بجھا سکتے ہیں۔ ایک احمدی ہی بجھا سکتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو یہ فرمایا کہ سمجھو کہ اسلام کی ترقی کی بنیاد مسجد بنانے سے پڑ گئی تو ساتھ ہی یہ شرط بھی لگا دی کہ قیامِ مسجد میں نیت بہ اخلاص ہو، تب فائدہ ہوگا۔ پس مسجد کے قیام اور مسجد کی آبادی میں اخلاص ہی کام آئے گا۔ نہ کہ کوئی چالاکی، نہ ہوشیاری، نہ علم، نہ عقل۔ گو یہ چیزیں بھی ساتھ ساتھ کام کرتی ہیں لیکن اخلاص پہلی اور بنیادی چیز ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول پہلی اور بنیادی چیز ہے۔ اور جب ذاتی مفادات اور عُہدوں اور اَناؤں سے اونچا ہو کر سوچیں گے تو پھر انشاء اللہ تعالیٰ مسجد بشارت پیدروآباد کی برکت بھی ہمیں نظر آئے گی اور مسجد بیت الرحمن ویلنسیا کی تعمیر کے خوش کن نتائج بھی ہم دیکھیں گے۔

اس مسجد کے افتتاح میں جیسا کہ میں نے بتایا، پھر ریسپشن ہوئی، اور اتنے بڑے پیمانے پر یہ پہلی ریسپشن جماعت احمدیہ سپین نے آرگنائز کی تھی جس میں ہمسایوں کے علاوہ پڑھے لکھے لوگ اور سرکاری افسران اور سیاستدان بھی آئے۔ ہر طبقے کے لوگ تھے اور بڑا اچھا اثر لے کر گئے ہیں۔ اکثر نے یہ کہا کہ اسلام کی خوبصورت تعلیم آج ہم نے پہلی دفعہ سنی ہے۔ بعض نے کہا ہم بڑے جذباتی ہو رہے تھے بلکہ بعض تو خدا تعالیٰ کا انکار کرنے

والے ہیں، جنہیں اتھی اسٹ (atheist) کہتے ہیں، انہوں نے بھی کہا کہ ہمیں بہت کچھ مذہب کے بارے میں پتہ چلا بلکہ ڈاکٹر منصور صاحب کہہ رہے تھے کہ ان کے ایک واقف کار ڈاکٹر ہیں وہ کافی جذباتی تھے۔

پس آج خدا تعالیٰ کی ہستی پر یقین اور مذہب کی خوبصورتی اگر کوئی بتا سکتا ہے تو جماعت احمدیہ ہے۔ وہ لوگ ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے والے ہیں۔ وہ لوگ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل ہیں، جن کے لئے اللہ تعالیٰ نے حبل اللہ کو پکڑنے کے سامان کئے ہوئے ہیں۔ یہ آپ لوگ بعد میں پروگراموں میں بھی دیکھ لیں گے، رپورٹس میں بھی شائع ہو جائے گا۔ ایم ٹی اے نے بھی ریسپشن میں آنے والے بہت سارے لوگوں کے انٹرویو ریکارڈ کئے ہیں جنہوں نے مسجد کے بارے میں بھی، اسلام کے بارے میں بھی اپنے تاثرات بیان کئے ہیں۔ ان میں جیسا کہ مَیں نے کہا کہ ویلنسیا کی اسمبلی کے سپیکر بھی تھے۔ یہ کہیں گئے ہوئے تھے، شاید میڈرڈ گئے ہوئے تھے۔ یہاں رہنے والے جانتے ہی ہیں کہ کتنا فاصلہ ہے۔ ٹرین پر بھی تقریباً دو گھنٹے لگ جاتے ہیں۔ اُن کو آنے میں دیر ہو گئی تو اُن کے سٹاف نے یہ کہہ دیا کہ وہ نہیں آسکتے۔ لیکن وہ پروگرام سے ایک گھنٹہ پہلے یہاں سٹیشن پر پہنچے اور اپنے ڈرائیور کو کہا کہ سیدھے مسجد چلو۔ اپنے کسی سرکاری کام سے گئے ہوئے تھے۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ آج وزیرِ خارجہ کے ساتھ کوئی میٹنگ تھی، مَیں دو پہر وہاں گزار کے آیا ہوں۔ لیکن پھر بھی انہوں نے مسجد کے پروگرام کو اہمیت دی اور سیدھے یہاں تشریف لائے۔ پہلے ان کا خیال تھا کہ یہاں آدھا گھنٹہ بیٹھوں گا اور پھر چلا جاؤں گا۔ لیکن پھر کافی دیر بیٹھے، بڑی دلچسپی سے باتیں سنیں، باتیں کیں اور کہنے لگے کہ اسلام کی تعلیم بڑی خوبصورت ہے جو تم نے بیان کی ہے۔ اسی طرح کئی اور لوگ بھی تھے جو یہاں آئے ہوئے تھے۔ سیاست دان تھے، وکیل تھے، ڈاکٹر تھے، ممبر آف پارلیمنٹ تھے تو سب نے بڑا اچھا تاثر لیا۔

جیسا کہ میں نے کہا کہ یہ پہلا فنکشن تھا جو سپین کی جماعت نے اس پیمانے پر آرگنائز کیا اور 108 کے قریب یہ سپینش افراد تھے جو یہاں آئے ہوئے تھے۔ ہمسائے جو پہلے یہاں مسجد بنانے کے مخالف تھے، اُن میں سے بھی کئی آئے ہوئے تھے۔ اُن میں بعض کو اگر کوئی شبہات تھے جن کا اُس وقت انہوں نے اظہار بھی کیا تو میری تقریر کے بعد وہ دُور ہو گئے۔ میں نے ہمسایوں کے حقوق اور اسلام میں اس کی اہمیت سے بھی بات شروع کی تھی۔ تو بہر حال اس مسجد کے بننے کے بعد دنیا کی اب اس طرف نظر ہے۔ اب یہ بن گئی ہے اور افتتاح کے بعد اخباروں میں آنے کے بعد مزید نظر ہو گی۔ ہم نے اپنا کردار ادا کرنا ہے۔ پس اس ذمہ داری کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔

ان تلاوت کردہ آیات میں سے آل عمران کی پہلی آیت میں تو اتفاق و اتحاد کی طرف زور دیا ہے تا کہ ہدایت پر قائم رہو اور گمراہی سے بچو اور اللہ تعالیٰ کے انعامات سے حصہ لیتے چلے جاؤ۔ تو دوسری آیت میں فرمایا کہ تم میں سے ایک جماعت ایسی ہو جو یَدْعُوْنَ اِلَی الْخَیْرِ کرنے والی ہو، جو بھلائی کی طرف بلانے والی ہو۔

پس یہ ایک جماعت ایسی ہو جو بھلائی کی طرف بلائے اور نیکیوں کی تلقین کرے اور برائیوں سے روکے اور یہ جماعت سب سے پہلے مبلغین اور مربیان کی جماعت ہے۔ وہ پہلے مخاطب ہیں۔ کیونکہ آپ مربیان کو خلیفۂ وقت نے تربیت کے لئے اور تبلیغ کے لئے اپنا نمائندہ بنا کر یہاں بھی اور دنیا میں بھی بھیجا ہے۔ آپ وہ واعظ ہیں جو نصیحت کرتے ہیں، جو یہ بات دنیا کو بتا رہے ہیں کہ اگر نجات چاہتے ہو تو حبل اللہ کو پکڑ لو۔ اگر دنیا و آخرت سنوارنا چاہتے ہو تو محبت، پیار اور بھائی چارے کو فروغ دو۔ اگر خود مربیان اور مبلغین اعلیٰ معیار قائم نہیں کریں گے تو دنیا کو کس طرح نصیحت کریں گے۔ مربیان کا کام جماعت کی تربیت بھی ہے اور تبلیغ بھی۔

پس دونوں کاموں کے لئے بلند حوصلہ ہونا اور بلند حوصلہ دکھانا بہت ضروری ہے۔ صبر کے اعلیٰ معیار قائم کرنے بہت ضروری ہیں۔ اطاعت کے اعلیٰ معیار قائم کرنا اور کروانا بہت ضروری ہے۔ اپنے قول و فعل میں مطابقت رکھنا بہت ضروری ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا، مربیان جماعت کی دینی اور روحانی ترقی کے لئے خلیفہ وقت کے نمائندے ہیں۔ پس اس نمائندگی کا حق ادا کرنے کی کوشش کریں۔ سخت حالات بھی آئیں گے۔ بعض لوگوں اور عہدیداران کے رویے ایسے بھی ہوں گے جو پریشان کریں گے۔ بعض موقعوں پر صبر کا پیمانہ بھی لبریز ہو گا۔ آخر انسان انسان ہے لیکن فوراً دعا اور استغفار اور اس سوچ کو سامنے لائیں کہ ہم نے خدا تعالیٰ کی خاطر اپنی زندگیاں وقف کی ہیں۔ ہم نے یہ عہد کیا ہے کہ جماعت کی تربیت کے اعلیٰ معیار بھی قائم کرنے ہیں اور بھٹکی ہوئی دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے بھی لے کر آنا ہے۔ جب یہ سوچ ہو گی تو کسی کی بات آپ کو اپنے مقصد کے حصول سے یا حصول کی کوشش سے ہٹا نہیں سکے گی۔ اَلْعِزَّۃُ لِلّٰہِ ہر وقت آپ کے سامنے رہے گا۔ آپ نے اپنی زندگیاں وقف کرنے کا جو ایک عہد کیا ہے وہ آپ کے سامنے رہے گا۔ اللہ تعالیٰ کی بڑائی اور عزت ہی آپ کے سامنے رہے گی نہ کہ اپنی، تو عہدیداران کے غلط رویّوں کی برداشت آپ کو خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والا بنا رہی ہو گی۔ کیونکہ ہر قسم کے حالات میں آپ یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ پر عمل کر رہے ہوں گے۔

پس مربی کا کام صرف اپنے آپ کو تفرقہ سے بچانا اور آگ کے گڑھے سے دور کرنا نہیں ہے بلکہ دنیا کو بھی تفرقہ سے بچانا ہے اور آگ کے گڑھے سے دُور کرنا ہے اور یہ کام جیسا کہ میں نے کہا، قربانی کے بغیر نہیں ہو سکتا۔

پھر دوسرے نمبر پر اس آیت کے تحت وہ گروہ بھی آتا ہے جو جماعتی عہدیدار ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو جماعت کی خدمت کے لئے پیش کیا۔ جماعتی عہدیداروں کے سپرد بھی ایک امانت ہے اور امانت کا حق ادا نہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں آسکتے ہیں۔ یہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر فرمایا ہے کہ تم پوچھے جاؤ گے اور امانت کا حق تبھی ادا ہو گا یا ہو سکتا ہے جب اپنے قول و فعل میں مطابقت پیدا کی جائے۔ عُہدے صرف عُہدے لینے کے لئے نہ ہوں بلکہ خدمت کے جذبے اور اخلاص و وفا کے نمونے قائم کرنے اور کروانے کے لئے ہوں۔ سَیِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُھُمْ کا ارشاد ہمیشہ پیشِ نظر ہو۔ (کنز العمال جلد 6 صفحہ 302 کتاب السفر، قسم الاقوال، الفصل الثانی آداب متفرقۃ حدیث نمبر 17513 دار الکتب العلمیۃ بیروت ایڈیشن 2004ء)۔

عہدیداران کے اپنے نمونے افرادِ جماعت کو بھی نیکیوں پر قائم کرنے والے ہوں۔ اگر خود اپنے قول و فعل میں تضاد ہے تو دوسرے کو کیا اور کس منہ سے نصیحت کر سکتے ہیں۔ دوسرا تو پھر آپ کو منہ پر کہے گا کہ پہلے اپنی برائیاں درست کرو، اپنی زبان کو شستہ کرو، اپنے اخلاق کو بہتر کرو، اپنی دینی حالت کو سنوارو، اپنی روحانی حالت کو بہتر کرنے کی کوشش کرو، اپنی نمازوں کو درست کرو، اپنے دنیاوی معاملات میں بھی انصاف قائم کرو، اپنی ایمانداری کے معیار بھی بڑھاؤ، جماعت کے پیغام کو دنیا تک پہنچانے کے لئے ایک درد پہلے اپنے اندر پیدا کرو، یہ ہر عہدیدار کی ذمہ داری بھی ہے۔ مربیان جو خلیفہ وقت کے دینی تربیت کے لئے نمائندے ہیں، اُن کا احترام کرو۔ یہ بھی عہدیداروں کا سب سے بڑا کام ہے کہ مربیان کا احترام کریں۔ غرض اپنی ظاہری اور باطنی حالت کو اسلام کی تعلیم کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرو۔ تب ہی تم یہ کہہ سکتے ہو کہ تم اُن لوگوں میں شامل ہو جو نیکیوں کو قائم کرنے والے اور برائیوں سے روکنے کا حق رکھتے ہیں۔ پس اس لحاظ سے ہر سطح پر جماعت کے، ہر عہدیدار کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے اور خاص طور پر صدر جماعت اور امیر جماعت کو، جو جو جہاں جہاں ہے ورنہ یہ لوگ جماعت میں تفرقہ کا موجب بن رہے ہیں۔ مربیان اور مبلغین کا سب سے زیادہ احترام، صدر جماعت اور امیر جماعت کو کرنا چاہئے اور اس احترام کی وجہ سے مربیان یہ نہ سمجھیں کہ یہ ہمارا حق ہے بلکہ اس سے اُن میں مزید عاجزی پیدا ہونی چاہئے۔ اپنے نفس کی اصلاح کی طرف مزید توجہ پیدا ہونی چاہئے۔ اور جب ہم ہر سطح پر اس کے معیار حاصل کر لیں گے تو پھر دیکھیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ جماعت کی تربیت کے مسائل بھی حل ہوں گے، بہتر ہوں گے اور تبلیغ کے میدان میں بھی ہم غیر معمولی فتوحات دیکھیں گے۔ یہ اکائی اور احترام اور اتفاق ہمارے ہر کام میں برکت ڈالے گا۔ یہ بھی واضح کر دوں کہ عہدیداران کا آپس کا رویہ اور سلوک بھی ایک دوسرے کے ساتھ بہت اچھا ہونا چاہئے، معیاری ہونا چاہئے۔ یہ بھی بہت ضروری ہے اور یہ کاموں میں برکت ڈالنے کے لئے انتہائی ضروری ہے۔ اگر پھوٹ پڑی رہے، ایک دوسرے سے اختلافات بڑھتے چلے جائیں، عزتوں اور اَناؤں کا سوال پیدا ہوتا چلا جائے، صبر اور حوصلہ کم ہوتا جائے تو پھر نتیجے بہت منفی قسم کے نکلتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک آیت کی تفسیر میں ایک واقعہ بیان کیا کہ ایک رئیس تھا، اُس کے پاس کسی شخص نے شکایت کی کہ آپ کا جو فلاں عزیز ہے یا امیر زادہ ہے اُس نے مجھے بڑی گالیاں دی ہیں۔ اُس رئیس نے اُس کو (دوسرے شخص کو، امیر زادے کو) بلایا اور اُس کو بے انتہا گالیاں دیں اور وہ خاموشی سے سنتا رہا۔ اُس کے بعد رئیس نے اُسے کہا کہ تم نے اس شخص کو کیوں گالیاں دیں؟ تو وہ امیر زادہ کہنے لگا کہ اس شخص نے پہلے مجھے برا بھلا کہا تھا اور مجھ سے صبر نہیں ہو سکا اس لئے میں نے اس کو گالیاں دیں۔ تو اُس رئیس نے اُسے کہا کہ مَیں نے تمہیں گالیاں دیں اور تم خاموشی سے سنتے رہے۔ اس کا مطلب ہے یہ بات نہیں کہ تم میں صبر نہیں تھا۔ تم میں صبر تھا تو تم میری باتیں سنتے رہے۔ صرف اس لئے تم نے اس کو گالیاں دیں اور ضرورت سے زیادہ برا بھلا کہہ دیا کہ وہ تمہارے سے کم تر تھا یا تم اُس کو کمتر سمجھتے تھے اور اگر تم صبر دکھاتے، جو دکھا سکتے تھے اور یہی تم نے میرے سامنے دکھایا جب مَیں نے تمہارے صبر کا ٹیسٹ لیا۔

(ماخوذ از حقائق الفرقان جلد اول صفحہ 454 سورۃ آل عمران زیر آیت نمبر 18)

پس صبر دکھانے کے یہ ہمارے معیار ہیں کہ جس طرح ہم اونچے کے سامنے صبر کرتے ہیں، اپنی حیثیت سے بڑے کے سامنے یا طاقتور کے سامنے ہم صبر کرتے ہیں، کمزور یا اپنے برابر والے سے بھی اتنا ہی صبر دکھائیں تو تبھی ہم ہر قسم کے فتنے اور فساد ختم کر سکتے ہیں۔ دنیا کو ہم نصیحت کرتے ہیں، اسلام کی خوبصورت تعلیم بتاتے ہیں، لیکن وقت آنے پر ہم میں سے وہ اکثریت ہے جو صبر کا دامن چھوڑ دیتی ہے۔ اگر ہم یہ معیار حاصل کر لیں تو ہماری تبلیغ کے میدان بھی مزید کھلتے چلے جائیں گے۔

عام افرادِ جماعت یہ نہ سمجھیں کہ یہ ساری واقفینِ زندگی اور عہدیداران کی ذمہ داریاں ہیں، آپس میں محبت و پیار کو بڑھانا، صلح اور صفائی کو قائم رکھنا، اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رکھنا، اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی باتوں کو سننا اور اُن پر عمل کرنا، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کے مطابق اپنے تقویٰ کے معیار بڑھانا، خلیفہ وقت کی باتوں پر لبیک کہنا یہ ہر احمدی کی ذمہ داری ہے اور یہی چیز جماعت کی اکائی کو بھی قائم رکھ سکتی ہے۔ عہدیداران کی عزت و احترام کرنا اور جماعتی معاملات میں اُن کی اطاعت کرنا یہ ہر فردِ جماعت پر فرض ہے۔ آپس کے تعلقات میں گھروں میں بھی اور باہر بھی اپنے اعلیٰ اخلاق کے نمونے قائم کرنا، ہر احمدی کی ذمہ داری ہے۔ تبھی آگ کے گڑھے میں گرنے سے بچائے جائیں گے اور پھر صرف خدا تعالیٰ نے یہی نہیں کہا کہ تبلیغ صرف مبلغین کا کام ہے یا چند اُن لوگوں کا کام ہے جو اپنے آپ کو دعوتِ الی اللہ کے لئے پیش کر دیتے ہیں۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے ایک گروہ کا ذکر کیا ہے لیکن دعوتِ الی اللہ کے بارے میں عام حکم ہے۔ اگر ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر حکم کے پیروی کرنے اور اسوہ پر چلنے کا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے تو تبلیغ کے کام میں بھی پیروی کرنی ہو گی۔

مَیں نے جو تیسری آیت سورۃ نحل کی پڑھی، اُس میں اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے اور یہ ذمہ داری ہم پر ڈالی ہے۔ یہ ہر ایک کی ذمہ داری ہے، ہر مربی کی، ہر عہدیدار کی، ہر فردِ جماعت کی، مرد کی اور عورت کی کہ خدا کے راستے کی طرف بلائیں اور پھر بلانے کا طریق بھی بتا دیا۔ فرمایا کہ حکمت سے خدا تعالیٰ کی طرف بلاؤ۔

اب جو تمہارا تعارف دنیا میں پھیل رہا ہے، لوگ تمہاری طرف متوجہ ہو رہے ہیں، مسجد کے بننے کے ساتھ مزید راستے تبلیغ کے کھل رہے ہیں، اخباروں نے بھی لکھنا شروع کر دیا ہے تو اللہ یہ فرماتا ہے کہ اس سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے تبلیغ کی حکمت کو سمجھ کر پھر اس فریضے کو ادا کرو۔

اللہ تعالیٰ نے جو حکمت کا لفظ تبلیغ کے لئے استعمال کیا ہے تو اس کے بہت سے معنی ہیں، مختلف حالات اور مختلف لوگوں کے لئے راستوں کی طرف نشاندہی کر دی، کس طرح کن لوگوں سے تم نے واسطہ رکھنا ہے۔ پہلی بات تو یہ کہ دین کا علم حاصل کرنا بہت ضروری ہے جو قرآنِ کریم کے پڑھنے، اُس کی تفاسیر کے پڑھنے سے حاصل ہو سکتا ہے۔ اس سے اپنی دلیلوں کو مضبوط کرو۔ پھر بعض باتیں جن کی مزید وضاحت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث میں فرمائی ہوئی ہے، اُن کے ذریعہ سے دلیلوں کو مضبوط کرو۔ اسلام کے ساتھ ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر بعض اعتراض کئے جاتے ہیں تو ان کے بارے میں بھی مضبوط دلیلیں قائم کرو اور مزید حاصل کرنے کی کوشش کرو۔

پھر حکمت کے معنی عدل کے بھی ہیں۔ بحث میں ایسی باتیں اور ایسی دلیلیں کبھی نہیں لانی چاہئیں جو اعتراض پر مبنی ہوں اور بجائے اس کے کہ اسلام کی اس تعلیم کے ہر موقع پر ایک مسلمان سے انصاف کے تقاضے پورے ہونے چاہئیں، بعض ایسی باتیں ہو جائیں جو اچھے اثر کے بجائے غلط اثر ڈالیں، جو انصاف کے بجائے ظلم پر مبنی ہوں۔ غیر احمدیوں میں ہم دیکھتے ہیں کہ جہاں علمی لحاظ سے مار کھانے لگتے ہیں، فوراً ظلم اور گالی گلوچ اور ایسی باتوں پر اتر آتے ہیں جو بجائے خدا کے کلام کی حکمت ظاہر کرنے کے اُن کا گند ظاہر کر رہی ہوتی ہے۔ ہمیں تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے علم کلام سے اس قدر لَیس فرما دیا ہے کہ ہمارے کسی قول سے تبلیغ کے دوران ناانصافی اور ظلم کا اظہار ہو ہی نہیں سکتا۔

پس حکمت سے تبلیغ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام کا مطالعہ بھی ضروری ہے اور یہ صرف تبلیغ میں ہی مدد نہیں دے گا بلکہ یہ ہر احمدی کی تربیت میں بھی ایک کردار ادا کر رہا ہوگا۔ اسی طرح حکمت نرمی اور بردباری کو بھی کہتے ہیں۔ اس میں صبر بھی شامل ہے۔ تبلیغ میں نرمی اور صبر بہت ضروری چیز ہے۔ بہت نئے آنے والے جو ہیں خاص طور پر پوچھتے ہیں کہ ہم اپنے رشتہ داروں کو کس طرح تبلیغ کریں؟ بعض قریبیوں کے لئے اُن کے دل میں بڑا درد ہوتا ہے۔ ان کی ایک بے چینی کی کیفیت ہوتی ہے۔ خاص طور پر جب وہ اپنے عزیزوں کو احمدیت کے بارے میں بتاتے ہیں تو بجائے باتیں سننے کے آگ بگولہ ہو جاتے ہیں اور سختی سے کلام کرتے ہیں تو اُس وقت ہر احمدی کا کام ہے کہ نرمی اور صبر کا مظاہرہ کرے۔ یہ حکمت ہے اور یہ بہت ضروری چیز ہے۔ بہت سوں کے دل جو ہیں وہ حکمت سے نرم ہو جاتے ہیں۔ صبر اور نرمی سے نرم ہو جاتے ہیں۔ کئی لوگ اپنے واقعات لکھتے ہیں کہ ہمارے صبر اور حوصلہ ایسا تھا کہ لگتا تھا کہ دامن چھوٹ رہا ہے لیکن ہم صبر کرتے رہے اور ہمارا صبر رنگ لایا اور ہمارا فلاں عزیز اب بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو گیا۔

پھر جو حکمت کا قرآنِ کریم میں لفظ آیا، لغت میں اس کے یہ بھی معنی ہیں کہ جو چیز جہالت سے روکے۔ یعنی تبلیغ کرنے والے کو ایسی بات کہنی چاہئے جو دوسرے کو جاہلانہ باتیں کرنے سے روکے۔ اُس کے مزاج کے مطابق باتیں ہوں۔ ایسی بات نہ ہو کہ ایسی باتیں تمہارے منہ سے نکل جائیں جو اُس کو مزید جہالت پر ابھارنے والی ہوں۔ بیشک مولویوں کا طبقہ یا بعض ایسے لوگوں کا طبقہ جن کے دل پتھر ہو چکے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی تقدیر نے اُن کے لئے جہالت کی موت ہی مقدر کر دی ہے، اگر حکمت سے ان میں سے ہر ایک کی طبیعت اور علم کی حالت کو سمجھتے ہوئے بات کی جائے تو وہاں دل نرم ہونے شروع ہو جاتے ہیں یا کم از کم اگر انسان مانتا نہیں تو خاموش ضرور ہو جاتا ہے۔ بلکہ خدا تعالیٰ کو نہ ماننے والے اور مذہب کے خلاف جو لوگ ہیں اُن کے بھی دل نرم ہو جاتے ہیں اور وہ غلط اور جاہلانہ اعتراضات کرنے سے باز آ جاتے ہیں۔

جیسا کہ میں نے کہا ریسپشن کی مثال دیتا ہوں، یہاں آنے والوں میں بہت سارے لامذہب لوگ بھی تھے۔ اُن میں سے ایک جوڑے نے جو ڈاکٹر تھے جب قرآن اور حدیث کے حوالے سے میری باتیں سنیں، تو کہنے لگے کہ یہ مذہب کی باتیں دل کو ایسی لگ رہی ہیں کہ دل چاہتا ہے سنتے چلے جائیں۔ وہ مجھے ملے بھی تھے۔ پس اسلام کی تعلیم تو ایسی پُر حکمت تعلیم ہے کہ اگر ماحول کے مطابق دنیا کے سامنے پیش کی جائے تو دل پر اثر کرتی ہے۔

مَیں دوبارہ کہتا ہوں کہ اب یہ میدان جو صاف ہو رہے ہیں اور یہ تعارف جو بڑھ رہے ہیں انہیں آپ نے سنبھالنا ہوگا۔ اور انہیں سنبھالنا آپ میں سے ہر ایک کا کام ہے۔ پھر حکمت یہ بھی تقاضا کرتی ہے کہ کبھی کوئی غلط بات نہ ہو بلکہ سچی اور صاف بات ہو اور اسلام نے تو ایسی خوبصورت اور سچی تعلیم دی ہے، اسلام ایسا خوبصورت اور سچا مذہب ہے کہ اس کے لئے کوئی ضرورت ہی نہیں ہے کہ کوئی گول مول بات کی جائے۔ ہم اُن علماء کی طرح نہیں جو کہتے ہیں کہ حکمت کے تقاضے پورے کرنے کے لئے اگر جھوٹ بھی بولنا ہو تو بول دو اور یہ اُن کی تفسیروں کی کتابوں میں لکھا ہوا ہے۔ وہ حکمت کیسی ہے جس میں جھوٹ ہے؟ جہاں جھوٹ آیا وہاں انصاف، عدل اور امن ختم ہوا۔ اور جہاں یہ چیزیں ختم ہوئیں وہاں فتنہ و فساد پیدا ہوا اور یہی چیز آجکل ہم پاکستان میں اور دوسرے اسلامی ملکوں میں دیکھ رہے ہیں اور جب فتنہ پیدا ہو تو پھر وہاں اسلام نہیں رہتا۔

پس اسلام کی حقیقی تعلیم اگر کوئی پھیلا سکتا ہے، اگر کوئی بتا سکتا ہے تو وہ احمدی ہے جس کی ہر بات صداقت، عدل اور علم پر منحصر ہے۔ پس یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے ہر احمدی کی جو ہم نے ادا کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اسی طرح حکمت کے تقاضے پورے کرو۔ یعنی اپنے علم کو بڑھاؤ، اپنے صبر کے معیار کو بڑھاؤ، اپنے عدل کے معیار کو بڑھاؤ، اپنی روزمرہ زندگی میں جس چیز کا اظہار ہوتا ہو، وہ کرو۔ اپنے اندر مزاج شناسی پیدا کرو کیونکہ مزاج شناسی کے بغیر بھی تبلیغ نہیں ہو سکتی۔ مزاج شناسی بھی تبلیغ کے لئے ایک اہم گُر ہے۔ تو پھر تمہارا وعظ جو ہے وہ اعلیٰ ہو سکتا ہے، تمہاری جو تبلیغ ہے وہ پُر حکمت ہو سکتی ہے۔ تب تم موعظہ حسنہ پر عمل کرنے والے ہو سکتے ہو۔ موعظہ حسنہ کا کا مطلب یہ ہے کہ ایسی بات جو دل کو نرم کرے۔

پس حکمت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے جو بات ہو وہ دلوں کو نرم کرتی ہے۔ یہاں مختلف قومیں آباد ہیں ان کے لئے مختلف طریق سوچنے ہوں گے کہ کس طرح ان کو احسن رنگ میں تبلیغ کی جائے۔ اس کی طرف بھی اللہ تعالیٰ نے رہنمائی فرما دی ہے کہ جَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَن۔ یعنی تبلیغ ایسی احسن دلیل اور حکمت کے ساتھ ہو، تمہاری نصیحت ایسی دل کو لگنے والی ہو کہ دل نرم ہونے شروع ہو جائیں۔ تبلیغ کرنا ہر احمدی کا کام ہے۔ باقی اسے پھل لگانا خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ ہدایت فرمانا خدا تعالیٰ کا کام ہے لیکن اس کام کے لئے جیسا کہ میں نے شروع میں کہا تھا اپنی حالتوں کو بدلنے کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ تبھی بات اثر کرتی ہے۔ تبھی دلیلیں کارگر ہوتی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک موقع پر نصیحت کرنے کے طریق کی طرف رہنمائی کرتے ہوئے فرمایا کہ: ’’جسے نصیحت کرنی ہو اُسے زبان سے کرو۔ ایک ہی بات ہوتی ہے وہ ایک پیرایہ میں ادا کرنے سے ایک شخص کو دشمن بنا سکتی ہے اور دوسرے پیرایہ میں دوست بنا دیتی ہے۔ پس جَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ (النحل:126) کے موافق اپنا عمل درآمد رکھو۔ اسی طرزِ کلام ہی کا نام خدا نے حکمت رکھا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 104 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس یہ حکمت سے بات کرنا آپس میں بھی ضروری ہے اور تبلیغ کے لئے بھی ضروری ہے۔ تربیت کے لئے بھی ضروری ہے اور دنیا کو خدا تعالیٰ کی طرف بلانے کے لئے بھی ضروری ہے۔ تبلیغ کے راستے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے کھول دیئے۔ اس سے فائدہ اُٹھانا اور ایک ہو کر ایک مہم کی صورت میں تبلیغ کے میدان میں اترنا اب افرادِ جماعت کا کام ہے۔ آپ پر منحصر ہے کہ کس حد تک اس کو بجا لاتے ہیں۔ اخباروں نے تو مسجد کے حوالے سے خبریں لگا دیں کہ اسلام نے جھنڈے گاڑ دیئے۔ خلیفہ نے کہا کہ سترھویں صدی میں مسلمانوں کو یہاں سے نکالا گیا تھا اب ہم نے واپس یہاں آنا ہے۔ لیکن صرف ان خبروں سے تو ہمارا مقصد حاصل نہیں ہوگا۔ اس سے ملتی جلتی خبریں تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے بھی اخباروں میں شائع ہوئی تھیں جب مسجد بشارت پیدروآباد کا افتتاح ہوا تھا۔ لیکن جائزہ لیں۔ کیا گزشتہ تیس سال میں ہم نے کچھ حاصل کیا۔ پس ترقی کرنے والی قومیں اخباری خبروں سے خوش نہیں ہوتیں۔ مقصد حاصل کرنے والی قومیں ریسپشن میں یا دوستوں کی مجالس میں مہمانوں کے جذباتی اظہار سے خوش نہیں ہو جایا کرتیں بلکہ اپنے جائزے لیتی ہیں۔ نئے نئے پروگرام بناتی ہیں۔ آپس میں ایک اکائی بن کر نئے عزم کے ساتھ اپنے پروگراموں کو عملی جامہ پہناتی ہیں۔ اور اُس وقت تک چین سے نہیں بیٹھتیں جب تک اپنے مقصد کو حاصل نہ کر لیں۔ چھوٹی چھوٹی باتیں اُن کی نظر میں کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔ اس ٹوہ میں نہیں رہتیں کہ امیر جماعت نے یا صدر جماعت نے میرے متعلق کیا بات کی تھی بلکہ ایسی باتیں پہنچانے والوں کو ترقی کرنے والے لوگ یہ کہتے ہیں کہ ان چھوٹی چھوٹی باتوں کی میرے سامنے کوئی حیثیت نہیں ہے۔ مَیں نے تو زمانے کے امام کے ساتھ عہدِ بیعت باندھا ہوا ہے اور اُسے میں نے پورا کرنا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنا ہے۔ ان باتوں کی طرف توجہ تو میرے خیالات کو منتشر کر دے گی اور مَیں اپنے مقصد کو بھول جاؤں گا۔ اپنے ہم وطنوں کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لانے میں یہ باتیں آپس کی چپقلشیں روک بن جائیں گی۔ میرے سے تفرقہ کا اظہار ہوگا۔ اس طرح میں اپنی دنیا و عاقبت برباد کرنے والا بن جاؤں گا۔ پس اگر تمہیں میرے سے ہمدردی ہے، اگر تمہیں جماعت سے ہمدردی ہے تو یہ باتیں مجھ تک نہ پہنچاؤ بلکہ کسی شخص کو بھی ان کے بارے میں جو باتیں تم سنو، وہ نہ بتاؤ کیونکہ یہ چغلی کے زمرہ میں آتی ہیں۔ اگر یہ سوچ ہر احمدی کی، ہر مبلغ کی، ہر عہدیدار کی ہو جائے گی تو پھر انشاء اللہ تعالیٰ انقلاب کے راستے کھلتے چلے جائیں گے۔ پس ہر سطح پر یہ عزم کریں، چاہے وہ خادم ہیں یا انصار ہیں یا لجنہ کے ممبر ہیں کہ میں نے اسلام کی سربلندی کی خاطر ہر قسم کے تفرقے کو ختم کرنا ہے اور ہر قسم کی رنجشوں اور فتنوں کو جڑ سے اکھیڑنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

گزشتہ جمعہ میں نے مسجد کی تعداد کے لحاظ سے ذکر کیا تھا۔ ٹیکنیکلی تو اتنا ہی ہے جو مَیں نے بتایا تھا لیکن مختلف ہالز میں جو capicity ہے، اس کے مطابق کم از کم چھ سو سے اوپر نمازی یہاں نماز پڑھ سکتے ہیں۔ بہرحال اللہ تعالیٰ اس مسجد کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

خطبہ ثانیہ کے دوران حضور انور نے فرمایا: ایک دعا کی تحریک بھی کرنی چاہتا ہوں۔ نوابشاہ کے ہمارے ایک مخلص احمدی دوست، جو پیشہ کے لحاظ سے وکیل بھی ہیں، دو دن پہلے وہ اپنی دوکان سے آ رہے تھے تو مخالفین نے گولیوں کے فائر کر کے ان کو شدید زخمی کر دیا۔ وہ critical حالت میں ہیں۔ ابھی کراچی میں ہسپتال میں ہیں۔ ڈاکٹر کچھ عرصہ، آئندہ چند دن اور دیکھیں گے تب بتایا جا سکتا ہے کہ خطرے سے باہر ہیں کہ نہیں ہیں۔ اُن کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ اُن کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ یورپ دسمبر 2012ء

نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ جرمنی اور نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ جرمنی کے ساتھ الگ الگ میٹنگز میں شعبہ جات کی کارکردگی کا جائزہ اور اہم ہدایات۔

نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ جرمنی کے ساتھ میٹنگ

(سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 10 ردسمبر 2012 بروز سوموار دس بج کر 40 منٹ پر نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ جرمنی کے ساتھ میٹنگ مسجد کے مردانہ ہال میں فرمائی۔ سب سے پہلے حضور انور نے دُعا کروائی۔ بعدہ۔ مدیر)

۞...... حضور انور نے **قائد عمومی** سے مجالس کی تعداد اور ان کی طرف سے موصول ہونے والی رپورٹس کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ جس پر قائد عمومی نے بتایا کہ ہماری 241 مجالس ہیں۔ امسال پانچ مجالس کا اضافہ ہوا ہے۔ نومبر 2012ء کی رپورٹس مجالس کی طرف سے آنے والی ہیں۔ لیکن اکتوبر 2012ء میں 234 مجالس کی طرف سے رپورٹس موصول ہوئی ہیں۔ ہر ماہ قریباً اتنی ہی مجالس باقاعدہ رپورٹس بھجواتی ہیں۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر قائد عمومی نے بتایا کہ جن مجالس سے رپورٹس موصول نہیں ہوتیں ان کو یاددہانی کرواتے ہیں۔ خط لکھتے ہیں۔ ناظم علاقہ سے رابطہ کر کے پتہ کرتے ہیں اور فون پر بھی یاددہانی کرواتے ہیں۔ **حضور انور نے ہدایت فرمائی** کہ ان مجالس کو بار بار یاددہانی کروائیں جو اپنی رپورٹس نہیں بھجواتیں۔ پھر یہ بھی ضروری ہے کہ ہر مجلس کی رپورٹس پر قائدین اپنے اپنے شعبہ کی کارکردگی پر تبصرہ کر کے اس مجلس کو بھجوائیں۔ اس طرح مجلس کو ہر رپورٹ کا جواب دیا جانا چاہئے۔

۞...... **قائد تربیت** نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ انصار کی مجموعی تعداد 4070 ہے جن میں سے صف اول کے 1416 اور صف دوم کے 2656 ہیں۔ صف اول میں سے اسّی ((80 کے قریب ایسے انصار ہیں جو نمازوں میں بے قاعدہ ہیں۔ صف دوم کے انصار میں سے پندرہ سولہ سو باقاعدہ نمازیں ادا کرتے ہیں۔ **قائد تربیت** نے بتایا کہ انصار کو حضور انور کے خطبات سننے کی طرف بھی توجہ دلائی جاتی ہے۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر قائد تربیت نے بتایا کہ تمام مجالس میں انصار اللہ کی مجالس عاملہ کے ممبران کی تعداد 1903 ہے۔ اس پر **حضور انور نے فرمایا** اگر مجالس عاملہ کے تمام ممبران نماز ادا کرنے والے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ عاملہ کے علاوہ باقی دو ہزار میں سے چھ صد باقاعدہ نمازیں پڑھنے والے ہیں۔ اگر دوسروں میں سے زیادہ پڑھنے والے ہیں تو پھر عاملہ میں سے پڑھنے والے کم ہیں۔ آپ کو یہ جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ جو کمزور انصار ہیں ان کو توجہ دلاتے رہیں۔ اور رابطے رکھیں۔ جو بوڑھے ہو رہے ہیں ان کو یہ بھی بتائیں کہ پتہ نہیں کب موت آجانی ہے، زندگی کم ہو رہی ہے۔ خدا زیادہ یاد آنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ خطبات سننے کے بعد نمازوں کی حاضری کتنی بڑھی ہے۔ یہ جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ تمام مجالس اپنی اپنی جگہ اس کا جائزہ لیں۔ صرف جائزہ ہی نہیں لینا بلکہ عملی طور پر کام کرنا ہے اور خطبات سننے والوں کی تعداد بھی بڑھنی چاہئے۔ اور نمازوں میں حاضری بھی بڑھنی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: تربیت کے کام کی طرف بھی توجہ کی ضرورت ہے۔ اجلاسات میں جھگڑا ہو جاتا ہے یا کسی نے کسی کو گالی دے دی۔ ایسا کیوں ہوتا ہے۔ یہ تربیت کی کمی ہے۔ اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح انتخابات میں تقویٰ سے کام لینے کی ضرورت ہے۔ کسی بھی عہدیدار کے حق میں جانبداری نہیں ہونی چاہئے۔ ان سب چیزوں کی طرف شعبہ تربیت کو توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ تقویٰ کا معیار بلند ہونا چاہئے۔

۞...... **قائد تجنید** سے **حضور انور نے دریافت فرمایا** کہ کیا تجنید گھر گھر جا کر کرتے ہیں یا زعماء بنا کر بھجوا دیتے ہیں۔ اب جو نئے اسائلم والے آئے ہیں ان کو شامل کریں۔ تجنید کا چندے کی ادائیگی سے تعلق نہیں۔ جو اپنے آپ کو احمدی کہتا ہے اس کو شامل کریں۔ جب تک آپ شامل نہیں کریں گے اس کی تربیت نہیں کر سکتے۔ پہلے اس کو شامل کریں، پھر اس کو اپنے قریب لائیں اور باقاعدہ اپنے نظام کا حصہ بنائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ اپنی تجنید نیشنل سیکرٹری مال کی رپورٹ کے مطابق نہیں بنا سکتے کہ اتنے انصار چندہ دیتے ہیں لہٰذا وہی ہماری تجنید ہے۔ جو چندہ دینے والوں کی تعداد ہے۔ اگر یہ دونوں برابر ہو جائیں تو اس کا مطلب ہے کہ تجنید غلط ہے یا پھر تقویٰ کا معیار سو فیصد ہو گیا ہے۔ اس لئے گراس روٹ لیول پر جا کر اپنی تجنید مکمل کریں۔ بہت سارے آپ کو ایسے انصار بھی ملیں گے جو تجنید میں شامل نہیں ہیں اور چندہ کے نظام میں بھی شامل نہیں ہیں۔

۞...... **قائد ایثار** نے بتایا کہ ہم وقار عمل کرواتے رہتے ہیں۔ اس پر **حضور نے فرمایا** انصار بھی چیریٹی واک کریں۔ برطانیہ میں انصار، خدام دونوں اپنی اپنی کرتے ہیں۔ یہاں کے انصار، خدام دونوں علیحدہ علیحدہ وقت میں علیحدہ علاقوں میں کر سکتے ہیں۔ مثلاً خدام فرینکفرٹ میں اور انصار ہیمبرگ میں کر سکتے ہیں۔

فرمایا: اگر بڑی عمر کے لوگ چیریٹی واک کریں تو اس کا بہت اچھا اثر ہوگا۔ ان کو جیکٹس دیں اور جیکٹس کے اوپر چیریٹی واک کا لوگو ہو۔ اسّی ((80 سال کی عمر کے بزرگ اگر واک کریں تو اس کا بہت اچھا اثر ہوگا۔

فرمایا: خدام اور انصار نے اپنی اپنی چیریٹی واک کے لئے علیحدہ علیحدہ جگہ کا انتخاب کرنا ہے۔ برلن (Berlin) میں کر سکتے ہیں۔ دوسرے چھوٹے چھوٹے شہروں میں کر سکتے ہیں اور جو آمد ہے اس کا اسّی ((80 فیصد لوکل چیریٹیز کو دیں اور باقی بیس فیصد بے شک ہیومینٹی فرسٹ کو دے دیں۔

فرمایا: اگر چیریٹیز کے لئے رقم اکٹھی کرنے کا رواج نہیں ہے تو یہاں اس رواج کا تعارف کروائیں اور پھر چیریٹیز کے لئے رقم اکٹھی کریں اور باقاعدہ ایک پروگرام کا انعقاد کر کے یہ رقم مختلف چیریٹیز کو دیں۔ اس چیز کا تو تعارف یہاں کروائیں۔ پریس اور میڈیا کو بھی Invite کریں۔

قائد ایثار نے بتایا کہ امسال ہم نے 93 درخت لگائے ہیں۔ اس پر **حضور انور نے فرمایا:** آپ درخت لگانے کی تعداد بڑھائیں۔ انصار اللہ یوکے کا اس سال دو ہزار درخت لگانے کا پروگرام ہے۔ آپ کے یہاں 241 مجالس ہیں، ہر مجلس کم از کم ایک ایک لگائے تو 241 درخت ہو جائیں گے۔

حضور انور نے فرمایا: 241 مجالس میں سے ہر مجلس سے آپ کا وفد میئر کے پاس جائے اور اجازت لے۔ اجازت نہ ملے تو آپ کا فرض ادا ہو گیا۔ اصل بات یہ ہے کہ جماعت کا تعارف ہو۔ جو درخت لگانے ہیں وہ انصار اپنے علیحدہ علیحدہ اور خدام اپنے علیحدہ لگا سکتے ہیں۔ اس طرح درخت بھی زیادہ لگیں گے اور تعارف بھی بڑھے گا۔

حضور انور نے فرمایا: سڑکیں صاف کرنا اچھی بات ہے۔ ان کو کم از کم یہ پتہ لگ جائے کہ جماعت احمدیہ یہ کام کرتی ہے۔ تعارف کے بعد ہی تبلیغ کے میدان کھلتے ہیں۔ جو غلط تأثر مسلمانوں کے خلاف ہے وہ دور ہو جاتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اپنے تبلیغی میدان کو بڑھائیں۔ وسعت دیں اور مجالس کو تاکید کریں کہ پودے لگائیں۔ اس کا آپ کا اچھا اثر پڑے گا اور غلط فہمیاں دور ہوں گی۔ حضور انور نے فرمایا کھڑکی لگا رہے ہیں روشنی کے لئے تو اذان کی آواز بھی سن لیں۔

۞...... **قائد تعلیم** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہر سہ ماہی کا نصاب مقرر ہے اور امتحان لیا جاتا ہے۔ جو امتحان لیا گیا ہے اس میں 1497 انصار کے پرچے واپس آئے ہیں۔ اس پر **حضور انور نے فرمایا** کہ صف اول کے انصار نے زیادہ حصہ لیا ہوگا۔ **حضور انور نے فرمایا** صف دوم کے انصار کو بھی اس طرف لے کر آئیں کہ وہ امتحان میں حصہ لیں۔ اصل یہ ہے کہ حصہ لینے والوں کی تعداد بڑھائیں۔ اس طرح زیادہ سے زیادہ انصار نصاب کا مطالعہ کریں گے اور ان کا علم بھی بڑھے گا۔

۞...... **قائد تعلیم القرآن** کو مخاطب ہوتے ہوئے **حضور انور نے فرمایا** کہ وقف عارضی کی طرف توجہ دیں اور انصار وقف عارضی کر کے قرآن کریم پڑھائیں۔ تلفظ ٹھیک کروائیں، انصار جو فارغ ہیں ان سے وقف عارضی کروائیں۔ مختلف جگہوں پر پندرہ دنوں کے لئے جا کر کام کریں۔ شعبہ تبلیغ کے ساتھ مل کر طے کریں۔ وقف عارضی کے دوران لیف لیٹس بھی تقسیم کریں۔ وقف عارضی کر کے تقسیم کریں۔ تعلیم القرآن کلاسز، تجوید کلاسز اور ترجمۃ القرآن کلاسز کا اجراء ہو۔

حضور انور نے فرمایا: اسی طرح قرآن کریم کے سیمینار کروائیں اور یہ بات بھی اپنے جائزہ میں رکھیں کہ انصار روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے ہوں۔ اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

۞...... **قائد تبلیغ** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ امسال اب تک 41 بیعتیں کروائی ہیں اور ان کا تعلق چھ قوموں، البانین، جرمن، تیونس، کُرد، پاکستان اور بنگلہ دیش سے ہے۔ ان 41 نومبائعین میں سے جو انصار ہیں وہ انصار کے شعبہ تربیت نومبائعین کے پاس ہیں اور باقی جو لجنہ وغیرہ ہے وہ لجنہ کے انتظام کے تحت ہے۔ **حضور انور نے فرمایا:** نومبائعین کی اس رنگ میں تربیت کریں کہ وہ نظام کا فعال حصہ بن جائیں۔

سال 2013ء میں ہمارا یہ پروگرام ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر سیمینار کریں گے۔ "Life of Muhammad" ایک ہزار کی تعداد میں تقسیم کریں گے اور تحفۂ قیصریہ بھی تقسیم کریں گے۔ اسی طرح تبلیغی میٹنگز اور تبلیغی سٹال کا بھی پروگرام ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا ٹھیک ہے کریں۔

۞...... **قائد مال** نے حضور انور کے استفسار پر اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ چندہ دینے والے انصار کی تعداد 3674 ہے اور ہمارا سالانہ چندہ چار لاکھ، 88 ہزار 963 یورو ہے۔ 116 یورو فی کس سال کا ہے۔ ہم ایک فیصد شرح پر چندہ لیتے ہیں۔ لیکن ابھی اس میں کافی گنجائش ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ آپ لوکل سیکرٹریان کو توجہ دلاتے رہیں اور اس طرح آپ کے چندہ میں مزید اضافہ ہو سکتا ہے۔

۞...... **قائد صحت جسمانی** نے بتایا کہ ہم نے فٹبال ٹورنامنٹ کروایا تھا اس میں 145 مقامی مہمان آئے تھے۔ اس پر **حضور انور نے فرمایا:** اولڈ پیپل ہوم (Old People Home) کو کرایہ خرچ کر کے لے آتے وہ خوش ہو جائیں گے کہ ہمیں لے آئے ہیں۔ دو وین کرایہ پر لینی پڑیں گی تو لے لیں۔ کیا فرق پڑتا ہے۔ ان کو لے کر آیا کریں۔ اس طرح ان سے ایک رابطہ اور تعلق پیدا ہو جائے گا۔ پھر ان کو پڑھنے کے لئے لٹریچر وغیرہ بھی دیا جا سکتا ہے۔

۞...... **قائد تربیت نومبائعین** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس وقت جرمن، تیونس، سربیا وغیرہ کے نومبائعین زیر تربیت ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ ان کی تربیت کا یہ مطلب ہے کہ ان کو اپنے اندر سموئیں۔ کام دیں اور ان کو یہ احساس ہو کہ یہ جماعت کا حصہ ہیں۔ ان کی زبان جاننے والے ان کے ساتھ لگائیں۔ تربیت اس طرح کریں کہ آپ کے ساتھ جُڑ جائیں اور اتنی تربیت کر دیں کہ تین سال میں جماعت کی مین سٹریم (Main Stream) کا حصہ بن جائیں اور پاکستانی احمدیوں سے اگر ان کے کوئی شکوک وشبہات ہیں تو وہ دور ہو جائیں۔ بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جو کسی غیر تربیت یافتہ پاکستانی احمدی کے رویّہ سے نالاں ہوتے ہیں۔

۞...... **قائد تحریک جدید** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہمیں چار لاکھ یورو کا ٹارگٹ ملا تھا وہ ہم نے پورا کر دیا۔ اس پر **حضور انور نے فرمایا** آپ مزید آگے بڑھ سکتے ہیں۔

۞...... **قائد وقف جدید کو حضور انور نے ہدایت فرمائی** کہ پیسوں کی بجائے تعداد بڑھانے کی طرف توجہ دیں اور زیادہ سے زیادہ انصار کو چندہ کے نظام میں شامل کریں۔ کوئی محروم نہ رہے۔

۞...... **قائد اشاعت** نے بتایا کہ ہم باقاعدہ اپنا رسالہ ’’الناصر‘‘ نکال رہے ہیں۔

۞...... **آڈیٹر** کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ مرکز کے علاوہ مجالس کا بھی حساب چیک کیا کریں۔ اگر خود نہیں جا سکتے تو انسپیکٹرز کو بھجوایا کریں۔

✿......**زعیم اعلیٰ فرینکفرٹ** نے بتایا کہ یہاں ہماری 14 مجالس ہیں۔ ہم دورہ جات کر کے رابطہ کرتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا آپ جو اجلاسات کرتے ہیں جرمن زبان میں بھی کیا کریں۔ ایک نہ ایک پروگرام، تقریر جرمن زبان میں ضرور ہو۔ اگر اجلاس میں شامل ہونے والے اسّی فیصد جرمن ہیں تو پھر اسّی فیصد جرمن زبان میں پروگرام ہونے چاہئیں۔ جو جرمن احمدی ہیں ان سے یہ تقاریر کروا لیا کریں۔ اس طرح ان کی اپنی تربیت بھی ہوگی اور ان کی زبان میں بھی پروگرام ہوں گے۔

✿......**تین اراکین خصوصی** نے بتایا کہ ہمارے سپرد مختلف کام ہیں۔ جو بھی صدر صاحب انصار اللہ ہمارے سپرد کرتے ہیں وہ کام ہم بجالاتے ہیں۔

✿......**معاون صدر** نے بتایا کہ ہم دورہ جات کرتے ہیں۔ امسال 37 مجالس کے دورہ جات کئے ہیں۔ معاون صدر اور مجلس عاملہ کے ممبران نے مل کر اب تک 191 مجالس کے دورے کئے ہیں۔

نائب صدر صف دوم نے بتایا کہ جو خدام سے انصار میں شامل ہوں ان کو خط لکھ کر خوش آمدید کہتے ہیں۔ جو بھی ہمارا لائحہ عمل ہے اس کا سرکلر بھجواتے ہیں۔ وصیت کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ تبلیغ کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا سائیکل چلانے کی طرف بھی توجہ دلاتے رہیں۔ تھوڑے ہیں جو چلاتے ہیں۔ **حضور انور نے فرمایا** کہ سیر کا موضوع دے کر سال میں دو مضمون بھی لکھوا لیا کریں۔ جو جرمن احمدی ہیں ان کو زیادہ سے زیادہ Involve کریں اور سب کو Active کریں اور نظام کا فعال حصہ بنائیں۔

آخر پر حضور انور نے فرمایا: انصار اللہ اچھا کام کر رہی ہے مگر مَیں ان سے اور کام چاہتا ہوں۔

میٹنگ کے آخر پر نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ جرمنی کے ساتھ میٹنگ

بعد ازاں پروگرام کے مطابق گیارہ بج کر پچاس منٹ پر نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ جرمنی کے ساتھ میٹنگ کانفرنس روم میں شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔

✿......بعد ازاں **معتمد صاحب** نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ ہماری 267 مجالس ہیں۔ گزشتہ سال 17 نئی مجالس قائم ہوئی ہیں۔ ان میں سے 138 مجالس ایسی ہیں جو سال کی تمام بارہ رپورٹس بھجواتی ہیں۔ اس پر **حضور انور نے فرمایا** جو نہیں بھجواتیں ان کو یاددہانی کروایا کریں۔ کوشش کریں کہ آپ کی ہر مجلس فعال ہو۔ بار بار توجہ دلائیں اور پھر یہ بھی ضروری ہے کہ ہر مجلس کی طرف سے آنے والی رپورٹ پر ہر مہتمم اپنے اپنے شعبہ کی رپورٹ پر تبصرہ کرے۔ ہدایت دے اور یہ سب تبصرے، ہدایات ہر مجلس کو واپس جانے چاہئیں۔

✿......**مہتمم تجنید** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ خدام کی تجنید 5821 ہے جو ہمارے پاس ہے۔ اور جماعتی شعبہ مال کے پاس خدام کی تعداد 6700 ہے۔ اس پر **حضور انور نے فرمایا** شعبہ تجنید کے پاس تجنید زیادہ ہونی چاہئے۔ یہ الٹی گنگا کیوں بہ رہی ہے۔ بہت سے ایسے خدام ہوں گے جو ابھی چندہ کے نظام میں شامل ہی نہیں ہوں گے۔

حضور انور نے فرمایا تجنید ہی ایک ایسی بنیاد ہے جس پر باقی کام ہوتے ہیں۔ اس لئے اپنی تجنید درست کریں۔ اس پر مہتمم تجنید نے بتایا کہ ہمارا تجنید فارم بہت لمبا ہے۔ اس تجنید کے کوائف کے علاوہ اور بھی بہت سے کوائف طلب کئے گئے ہیں جس کی وجہ سے دیر لگ رہی ہے اور فارم واپس نہیں آرہے۔ اس پر **حضور انور نے فرمایا:** اتنی دیر تو نہیں لگنی چاہئے کہ سال ہی گزر جائے۔ فرمایا: اتنا لمبا فارم کیوں بنایا ہے۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ تجنید کے لئے جو فارم بنائیں اس میں نام ولدیت، پیشہ، تعلیم اور ایڈریس مجلس کے کوائف درج کریں۔ یہ کافی ہیں۔ باقی جو انفارمیشن لینی ہیں وہ علیحدہ لیں۔ اگر آپ سارا اکٹھا ایک ہی فارم بنا دیں گے اور ہر قسم کے کوائف اور معلومات کا حصول ایک ہی فارم میں شامل کر دیں گے تو پھر آپ کی تجنید کبھی بنے گی نہیں۔ لوگ ڈریں گے کہ اتنے کوائف اکٹھے کر کے پتہ نہیں ہم سے کیا کرنے لگے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: جہاں آپ کی اکثریت پاکستان سے آئی ہے۔ اگر وہاں لڑکے پڑھ لکھ گئے ہیں تو والدین اپنے بچوں سے کہیں گے کہ بیٹا ان ان باتوں کا جواب نہیں دینا۔ یہ کوائف نہیں دینے۔ اس لئے آپ سادہ فارم بنائیں۔ آپ کو تجنید کے حصول کے لئے گراس روٹ لیول پر کام کرنا چاہئے۔ آپ کی ہر مجلس میں خواہ وہ چھوٹی مجلس کیوں نہ ہو آپ کا ناظم تجنید کام کر رہا ہو تو اس طرح آرگنائز ہو کر کام کریں اور اپنی تجنید مکمل کریں۔

✿......**مہتمم تبلیغ** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس سال خدام کے ذریعہ 64 بیعتیں ہوئی ہیں اور ان نومبائعین کا تعلق جرمن، ترک اور دوسری قوموں سے ہے۔ **حضور انور نے فرمایا** بعض شادی کے لئے بیعت کرتے ہیں۔ اگر احمدی ہوتا ہے تو مخلص احمدی ہو، شادی کے لئے نہ ہو۔ اس کو بھی دیکھا کریں۔

✿......**مہتمم تربیت نومبائعین** نے حضور انور کے دریافت فرمانے پر بتایا کہ 22 نومبائعین کا ریکارڈ ہمارے پاس موجود ہے۔ **حضور نے فرمایا** سارا ریکارڈ ساتھ ساتھ مہتمم نومبائعین کو چلا جانا چاہئے۔ انصار کے پاس انفارمیشن زیادہ ہے۔ یہ جو آپ کی 64 بیعتیں ہوئی ہیں اس کی ساری انفارمیشن مہتمم نومبائعین کو دیں تا کہ وہ ان کی تربیت کا انتظام کریں اور اپنے تربیتی پروگراموں میں ان کو شامل کرے۔

✿......**مہتمم نومبائعین** نے بتایا کہ ہم نے نومبائعین کے لئے مواخات کا نظام قائم کیا ہے۔ اس پر **حضور انور نے فرمایا** جن کے ساتھ قائم کیا ہے ان سے رابطہ ہونا چاہئے اور ان سے رپورٹ لیتے رہا کریں۔ یاددہانی کا نظام جاری رہنا چاہئے۔ اس طرح ان کو اپنی ذمہ داری کی طرف توجہ رہے گی۔ اجلاسات میں آپ کے پروگرام جرمن زبان میں ہونے چاہئیں۔ نومبائع کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اقتباس جرمن زبان میں دے دیا کہ اجلاس میں پڑھ کر سنائے۔ اس طرح اس کی اپنی تربیت بھی ہو جائے گی۔ مختلف اقتباسات نکال کر ہر اجلاس میں پڑھا دیا کریں۔ اپنا نومبائعین کا ریکارڈ جلدی مکمل کریں۔

✿......**مہتمم امور طلباء** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ یونیورسٹی لیول پر 529 طلباء ہیں۔ Abitur میں 1044 ہیں۔ اس کے علاوہ 200 ہائی لیول ایجوکیشن حاصل کر رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کالج، یونیورسٹی میں سیمینارز آرگنائز کریں۔ اور اپنے طور پر کسی پڑھے لکھے کا وہاں لیکچر کروائیں۔ کسی پڑھے لکھے جرمن احمدی کا بھی کروایا جاسکتا ہے۔

✿......**مہتمم تربیت** نے حضور انور کے استفسار پر کہ آپ نے مجالس کو کیا پروگرام دیا ہے؟ بتایا کہ خطبات کا جائزہ لیا جارہا ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا پہلے نمازوں کا جائزہ لیں کہ نمازیں پڑھنے والے کتنے ہیں۔ قرآن کریم پڑھنے والے کتنے ہیں۔ خطبات سننے والے کتنے ہیں اور خطبات سن کر ان پر عمل کرنے والے کتنے ہیں۔ صرف سن لینا کافی نہیں ہے۔ پھر فیڈ بیک لیا کریں کہ کوشش کر رہے ہیں یا نہیں۔ فرمایا اپنا ٹارگٹ کم از کم ستّر، اسّی فیصد تک لے کر جائیں۔ آپ کو خود احساس ہے آپ مجھے اس بارہ میں تجاویز بھجواتے رہتے ہیں۔ اپنی تجاویز کو اپنے دائرے میں implement کروائیں۔

✿......**مہتمم تعلیم** کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ اپنے مرکزی امتحان میں مجلس عاملہ کے ممبران کو شامل کریں۔ ہر ممبر اس میں حصہ لے، بلکہ ہر لیول پر، ہر مجلس کی عاملہ کو شامل کرلیں تو کم وبیش پچاس فیصد ہو جائیں گے۔

مہتمم تعلیم نے بتایا کہ سلیبس میں قرآن کریم کے ترجمہ اور حضور انور کے خطبات کے علاوہ لیکچر لاہور اور توضیح مرام بھی شامل ہیں۔ اس پر **حضور انور** نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان دو کتابوں میں سے ایک کتاب رکھیں۔ کوشش یہی ہونی چاہئے کہ زیادہ سے زیادہ خدام امتحان میں شامل ہوں۔

✿......**مہتمم اطفال** نے بتایا کہ اطفال الاحمدیہ کی تجنید 2196 ہے۔ **حضور انور نے فرمایا** اگر اطفال کو پندرہ سال تک جماعت کے ساتھ جوڑ دیتے ہیں تو 16 سال تک بہت کم تعداد ایسی ہوتی ہے جو خراب ہوتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اطفال کے لئے پروگرام بنائیں۔ ان کو بتائیں کہ احمدی کیوں ہوا۔ احمدیت کیا ہے۔ احمدیت کے لئے اطفال نے کیا کرنا ہے۔ دنیا کو سمجھانا ہے نہ کہ ان کے پیچھے چلنا ہے۔ ان کے ذہنوں میں ڈال دیں تو آئندہ دو تین سالوں میں ان کی تربیت بہت اچھی ہو جائے گی۔

حضور انور نے فرمایا: اطفال کے تلقین عمل کے پروگرام کروائیں۔ جامعہ کے جو طلباء ہیں پرنسپل صاحب سے پوچھ کر ان کو بھی بلا لیا کریں۔ نوجوانوں کے ذریعہ ایسے پروگرام کروائیں جو یہاں کے پلے بڑھے ہیں ان کا زیادہ اثر ہوتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا: اپنی نسل کو سنبھالنے کے لئے دو تین پروگرام بھی کرنے پڑیں تو کرلیں۔

حضور انور نے فرمایا: مَیں نے کینیڈا میں خدام کو کہا تھا اور یو کے والوں سے بھی کہا تھا کہ ایک بیج بنائیں۔ جس پر لکھا ہو ''قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہوسکتی''۔ یہ بیج ہر ایک کے سینے پر لگا ہو تو احساس پیدا ہوتا رہے گا۔ پندرہ سال کی عمر کے اطفال کو بھی لگائیں۔ دو ہزار یورو میں بن جائیں گے۔

✿......**مہتمم مقامی** نے بتایا کہ یہاں فرینکفرٹ میں 652 خدام ہیں اور 209 اطفال ہیں اور 21 مجالس ہیں۔ خدام کا ماہانہ اجلاس ایک ہوتا ہے۔ اطفال کی کلاسز ہوتی ہیں۔ مجلس کے اندر مربی اطفال بھی ہوتا ہے۔

✿......**مہتمم خدمت خلق** نے بتایا کہ چیریٹی واک آرگنائز کرتے ہیں۔ **حضور نے فرمایا** اب مَیں نے انصار اللہ کو بھی کہہ دیا ہے وہ بھی آرگنائز کریں۔ آپ کا اور خدام کا مقابلہ ہوگا کہ کتنے لوگوں کو اکٹھا کرتے ہیں اور پبلسٹی کتنی ہوتی ہے۔

✿......**مہتمم خدمت خلق** نے بتایا کہ بلڈ ڈونیشن میں 136 خدام شامل ہوئے۔ اخبارات میں اس کا ذکر آیا تھا۔ اسی طرح ہم Homeless لوگوں کو کھانا دیتے ہیں اور پروگرام آرگنائز کرتے ہیں۔ امسال سات شہروں میں پروگرام آرگنائز کئے ہیں۔

✿......**مہتمم عمومی** نے بتایا کہ جمعہ کی نماز پر خدام مسجد میں ڈیوٹی دیتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا: جہاں جہاں آپ کی مجالس ہیں اور وہاں مساجد بھی ہیں وہاں خدام کی ڈیوٹی ہونی چاہئے۔

✿......**مہتمم صحت جسمانی** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ فٹبال ٹورنامنٹ کروائے ہیں۔ خدام شامل ہوئے۔ **حضور انور نے فرمایا** لوکل لوگوں کو اپنے ٹورنامنٹ میں شامل کریں۔ تبلیغ کا ذریعہ بنتا ہے۔ اس کو باقاعدہ آرگنائز کریں اور منصوبہ بندی کے ساتھ یہ کام ہونا چاہئے۔

✿......**مہتمم مال** نے حضور انور کے دریافت فرمانے پر بتایا کہ 6480 خدام میں سے 433 نادہند ہیں۔ سالانہ بجٹ سات لاکھ 39 ہزار سات صد یورو ہے۔ امسال 103 فیصد وصولی تھی۔

✿......**نائب مہتمم مال برائے خرچ اور نائب مہتمم مال برائے آمد** نے اپنے کام کے بارہ میں بتایا۔

✿......**محاسب سے حضور انور نے دریافت فرمایا** کہ حساب کرتے ہیں؟ مرکز کے علاوہ ریجن اور مجالس کے بل بھی چیک ہونے چاہئیں۔

✿......**مہتمم تحریک جدید** نے بتایا کہ ہمیں 3 لاکھ 86 ہزار کا ٹارگٹ دیا گیا۔ ہم نے 4 لاکھ کر دیا۔ اس پر **حضور انور نے فرمایا** چار لاکھ دس ہزار کر دیتے تو شاید جرمنی پہلے نمبر پر آجاتا۔

✿......**مہتمم وقار عمل** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ مساجد کی صفائی، پھول اور پودے لگانے کا کام کیا جاتا ہے۔

✿......**مہتمم صنعت وتجارت** نے بتایا کہ نئے آنے والے احمدیوں کو جرمن زبان سکھانے کا انتظام کیا جاتا ہے۔

✿......**مہتمم اشاعت** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ رسالہ ''نور الدین'' شائع کرتے ہیں۔

✿......**تین معاون صدور** نے بتایا کہ ہمارے سپرد مختلف کاموں کی نگرانی ہے۔

✿......**دو نائب صدران** نے بتایا کہ ان کے سپرد مختلف شعبہ جات کی نگرانی ہے۔

حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ یونیورسٹی میں خدام سے لیکچر دلوائیں۔ یو کے میں ایک انگریز سال قبل احمدی ہوا تھا۔ وہ پرانے احمدیوں سے اچھے لیکچر دے رہا ہے۔ آپ جرمنی مقامی احمدیوں سے دلوائیں۔ بعض جرمن اچھا لیکچر دے سکتے ہیں۔ ان سے دلوائیں۔ اس کا اچھا اثر ہوگا۔

یو کے میں جامعہ کے تین طلباء اور انگریز نومبائع یونیورسٹی میں جا کر لیکچر دے چکے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر

(باقی صفحہ ۱۶ پر ملاحظہ فرمائیں)

منقولات

پاکستان میں احمدیہ فرقہ کی داستان الم

(مبین ڈار)

اگر عقیدہ کی بنیاد پر یہ مان بھی لیا جائے کہ احمدیہ فرقہ کے لوگ مسلمان نہیں ہیں تو کیا اس بنیاد پر انہیں بنیادی انسانی حقوق سے بھی محروم کر دینا چاہیئے؟ کم از کم پاکستان کی حد تک یہ بات بالکل صحیح ہے کہ احمدیوں کو وہاں انسان ہی نہیں سمجھتا جاتا۔ اپنے آپ کو مسلمان سمجھنے والے اور احمدیوں سے نفرت کرنے والے حلقے نے کبھی یہ سوچا ہے کہ کفار مکہ نے پیغمبر اسلام پر مظالم کے اتنے پہاڑ توڑے کہ آنحضرت ؐ کو مکہ سے ہجرت کرنا پڑی۔ لیکن کیا فتح مکہ کے بعد انہوں نے اپنے دشمنوں کو گھر سے بے گھر کر دیا تھا اور ان کے انسانی حقوق سلب کر لیے تھے؟ ایسا کبھی نہیں سنا گیا کہ کسی مسلم ملک میں غیر مسلموں کے قبرستان میں گھس کر قبروں کی بے حرمتی کی گئی ہو۔ لیکن پاکستان میں اکیسویں صدی میں یہ منظر بھی دیکھنے کو ملا۔ یہ اسی دسمبر (۲۰۱۲) کی بات ہے۔ ۳/دسمبر کو صبح پو پھٹنے سے پہلے ہی 12 بندوق بردار نقاب پوش دہشت گرد قبرستان کی شمالی دیوار توڑ کر اندر داخل ہوئے اور 70 سالہ گورکن اور اس کے کنبے کے افراد کو رسی سے باندھ دیا اور مارا پیٹا۔ اُنہوں نے ایک تھیلے سے ہتھوڑے اور دوسرے اوزار نکال کر قبروں کو توڑنا شروع کیا۔ جماعت احمدیہ کے دو پرائیویٹ سیکورٹی گارڈ آواز سن کر چوکنا ہوئے اور انہوں نے محسوس کیا کہ قبرستان کے اندر کچھ گڑ بڑ ہے۔ ان میں سے ایک گارڈ قبرستان کے مین گیٹ سے اندر داخل ہوا۔ اسے نقاب پوش بندوق برداروں نے یرغمال بنا لیا۔ جب بہت دیر ہوگئی تو دوسرے سیکورٹی گارڈ نے خطرہ محسوس کیا کیونکہ کافی دیر بعد بھی اس کا دوسرا ساتھی قبرستان سے باہر نہیں آیا تھا۔ اس نے بچاؤ کا کام کرنے والے عملہ کو خبر دی اور ایک ہوائی فائرنگ بھی کی۔ فائرنگ کی آواز سن کر وہ غنڈے سہم گئے اور بھاگ کھڑے ہوئے۔ وہ اپنے اوزار اور تھیلا وہیں چھوڑ گئے۔ لیکن اس وقت تک وہ قبرستان کے پورے مغربی حصہ کی قبروں کو توڑ چکے تھے۔ قریب ۱۰۰ قبریں تباہ کی گئیں تھیں جو کافی پرانی تھیں۔

گارڈ نے بتایا کہ وہ سب کے سب ہتھیاروں سے لیس تھے۔ اگر بچاؤ کا عملہ نہ پہنچتا تو وہ گورکن، اس کے خاندان اور گارڈوں کو ہلاک کر چکے ہوتے۔ گارڈ کے بیان کے مطابق وہ آپس میں پنجابی بول رہے تھے۔ یہ واقعہ صوبہ پنجاب کے سب سے بڑے شہر لاہور کے انتہائی اہم علاقہ میں پیش آیا۔ یعنی ماڈل ٹاؤن میں احمدیہ فرقہ کے ایک ایڈمنسٹریٹر ملک نے ماڈل ٹاؤن جیسے پوش علاقے کی سیکورٹی سے متعلق انتظامات پر سوال اٹھائے۔ اس نے کہا کہ یہ جگہ اپوزیشن لیڈر اور سابق وزیر عظم نواز شریف کے گھر کے عین پیچھے ہے اور یہ کیسے ممکن ہوا کہ کلاشنکوف جیسے مہلک ہتھیار کے ساتھ پورے ایک درجن نقاب پوش قبرستان کے احاطے میں گھس گئے؟ ملک کے مطابق 'ہم سب ایک عرصہ سے ماڈل ٹاؤن میں رہتے ہیں اور ہر ماہ پابندی سے رہائشی سیکورٹی کا بل ادا کرتے ہیں۔ پھر ہماری مدد کیلئے کوئی کیوں نہیں آیا؟ ملک کی بات سے اندازہ ہوا کہ آس پاس کے لوگوں کو احمدیوں کے مسائل سے قطعی کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ کسی مصیبت کے وقت انسانی ہمدردی کے ناطے بھی کوئی ان کے قریب جانا پسند نہیں کرتا۔ ان حالات میں احمدیہ فرقہ کے لوگ بالکل الگ تھلگ علاقوں میں رہنے لگے ہیں جہاں ان کے سوا کسی اور کی رہائش نہیں ہوتی۔ جس قبرستان میں توڑ پھوڑ مچائی گئی۔ اس کا قصہ بھی عجیب اور دلچسپ ہے۔ ۱۹۷۶ میں اس وقت کے وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کی حکومت نے احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا تھا۔ اور اس کے چار سال بعد یعنی ۱۹۸۰ء میں اس قبرستان کے دو حصے ہو گئے۔ غیر رسمی طور پر ایک دیوار کھینچ دی گئی۔ اور اس طرح مردے بھی دو حصوں میں تقسیم ہو گئے۔ ماڈل ٹاؤن قبرستان کا خاص حصہ مسلمانوں کے حصہ آیا اور دوسرے حصہ میں احمدیہ فرقہ کے لوگ اپنے مردوں کو دفن کرتے ہیں۔ ملک نے بتایا کہ اس کی ماں اس حصہ میں دفن ہ جو مسلمانوں کا قبرستان ہے لیکن اس نے مجبوراً اپنے باپ کو اس قبرستان میں دفن کیا۔ حالانکہ اس کے باپ کی خواہش تھی کہ اسے بھی اس کی ماں کے قریب دفن کیا جائے۔ لیکن ظاہر ہے اب اس کی اجازت نہیں مل سکتی تھی کیونکہ اب قبرستان بنٹ چکے تھے۔ جنرل ضیاء الحق نے ایک پرڈیننس کے ذریعہ احمدیہ اور مسلمانوں کے درمیان مزید دوریاں پیدا کر دیں۔

ایک ممتاز وکیل اسد جمال نے گہرے رنج کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ جانتے ہوئے کہ اس نوعیت کے ''اسلامائزیشن'' کا نتیجہ کس شکل میں ظاہر ہوگا، پارلیمنٹ، میڈیا اور سول سرکل میں اس موضوع پر کوئی سنجیدہ بحث نہیں ہوئی کہ آخر اقلیتوں کے تئیں ریاست کی پالیسی کیا ہونی چاہیئے۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ کوئی بھی شخص قانون اپنے ہاتھ میں لیکر احمدیوں کا جینا حرام کر دیتا ہے۔ اسد جمال نے سوال اُٹھایا کہ ''اس طرح کے معاملات میں ریاست ایک فریق کیوں بن جاتی ہے؟'' اسد جمال کے مطابق پاکستانی سماج کے مختلف حلقوں کے دلوں میں احمدیوں کے خلاف اتنی نفرت پیدا ہو چکی ہے کہ اب انہیں اپنے اور اپنے بچوں کے مستقبل کے تعلق سے گہری تشویش ہے۔ احمدیوں پر ہونے والے مظالم مختلف نوعیت کے ہیں۔ ایک انتہا یہ ہے کہ احمدیہ کہیں قرآن مجید کی آیت تحریر کرتے ہیں یا کسی مزار پر کندہ کراتے ہیں تو اسے غیر قانونی قرار دیا جاتا ہے۔ اس ضمن میں یہ بات قابل ذکر ہے کہ ایک صاحب نے جو اپنے آپ کو وکلا کی ایک انجمن ''ختم نبوت لایرس فورم'' کا ممبر بتاتے ہیں، سیشن کورٹ میں ایک پٹیشن داخل کیا ہے جس کے تحت یہ مانگ کی گئی ہے کہ ان احمدیوں کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جائے جنہوں نے بعض قبروں کے پتھروں پر قرآن شریف کی آیتیں کنندہ کرائی ہیں۔ عدالت نے پولیس کو ہدایت کی ہے کہ وہ قانون کے مطابق سخت قدم اٹھائے۔ لیاقت آباد پولیس اسٹیشن کے ایس ایچ او نے ملک سے بڑے واضح لفظوں میں متعدد افراد کے سامنے کہا۔ ''مجھ پر بہت دباؤ پڑ رہا ہے۔ اگر آپ اپنے طور پر یہ کام کر لیں تو بہتر ہے۔ ورنہ وہ لوگ خود ہی کر دیں گے''۔ گویا ۳ دسمبر کو وہی ہوا جس کا اشارہ پہلے ہی کیا جا چکا تھا۔

اور اب پولیس ٹال مٹول سے کام لے رہی ہے۔ بعض پولیس افسران یہ ظاہر کر رہے ہیں کہ انہیں اس واقعہ کا کوئی علم نہیں تھا۔ متعدد چشم دید گواہوں کی موجودگی اور قبرستان کی بربادی کے مناظر کے باوجود پولیس رپورٹ لکھنے میں ٹال مٹول کرتی رہی اور واقعہ کے پورے چوبیس گھنٹے بعد ایف آئی آر درج ہو سکی۔ لیکن اس کے باوجود مجرموں کے خلاف کسی طرح کی کاروائی کی امید نہیں ہے کیونکہ احمدیوں کے تئیں نفرت کے حوالے سے کسی قانون کی پاسداری نہیں کی جاتی۔ مقامی مسجدوں کے امام لاؤڈ اسپیکر سے کھلم کھلا احمدیوں کے خلاف نفرت آمیز تقریریں کرتے رہتے ہیں۔ اکثر اوقات ان پر سر راہ طعنہ زنی کی جاتی ہے۔ فرائڈے ٹامز نے صبا اعتراز کا ایک مضمون شائع کیا ہے جس میں انہوں نے قبرستان کا دردناک منظر پیش کیا ہے۔ قبرستان میں کتبوں کے ٹوٹے ہوئے پتھر ادھر اُدھر بکھرے ہوئے ہیں۔ بعض پتھروں پر قرآن کی آیتیں بھی کنندہ ہیں۔ کیا توڑ پھوڑ کرنے والے اہانت دین قانون کے تحت مجرم نہیں ہوئے؟ قبرستان میں ایک بوڑھا شخص اپنے باپ کے نام کا ٹوٹا ہوا کتبہ ہاتھ میں لئے زار و قطار رو رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ ''۳۵ سال تک اس ملک کی خدمت کرنے کا یہ صلہ ملا ہے۔'' وہ ایک رٹائرڈ سرکاری افسر ہے۔ اس کے باپ نے تحریک پاکستان میں نمایاں رول ادا کیا تھا۔

پاکستان میں اس فرقہ کا یہ حال ہے کہ جس نے سر ظفر اللہ خان جیسی دبنگ شخصیت اور ڈاکٹر عبد السلام جیسا نوبل انعام یافتہ سائنسدان اس ملک کو دیا تھا۔

(ہفت روزہ مسرت نئی دہلی مورخہ ۱۶ تا ۲۶ فروری ۲۰۱۳)

مرسلہ: مظفر احمد اقبال۔ انچارج احمدیہ مرکزیہ لائبریری)

نویدِ مغفرت مولیٰ سنا دے

رضا تیری ہے جو مولیٰ بتا دے	مجھے اُس راہ پر خود ہی چلا دے
کمر خم ہے مری بارِ گنہ سے	مرے اِس بوجھ کو تو ہی ہٹا دے
جو بَن پڑتا ہے مجھ سے کر رہا ہوں	مرے تھوڑے کو تُو زیادہ بنا دے
ہوں کب سے منتظر تیری نِدا کا	نویدِ مغفرت مولیٰ سنا دے
وہ جن سے پوچھ گچھ ہوگی نہ کوئی	مقدر میرا بھی ایسا بنا دے
ترے لائق نہیں دامن میں کچھ بھی	کوئی قابلِ گہر، اپنی عطا دے

تھکا ہارا مسافر ہے یہ راشدؔ
درِ جنت اسے خود ہی دکھا دے

عطاء المجیب راشد۔ لندن

ایک احمدی بچی کی نمایاں کامیابی

سید آفتاب عالم صاحب ابن سید محمد عاشق حسین صاحب مرحوم آف خانپور ملکی کی بیٹی سیدہ نیرّہ ثمر نے محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے XAT کا امتحان پاس کر کے XLRI جمشید پور میں داخلہ پایا۔ یہ کالج H.R.M.B.A میں ایشیا کا نمبر ون کالج ہے۔ عزیزہ 2004 میں ICSE میں 94 فیصد نمبر لاکر جمشید پور کے Topper میں آئی تھی اور اُس وقت کے جھارکھنڈ کے چیف منسٹر سے ٹرافی حاصل کی تھی۔ عزیزہ نے AIEEE کوالیفائے کر کے 2011 میں Information technology میں B. Tech کر کے T.C.S میں جوئن کیا تھا۔ احباب سے عزیزہ کے روشن مستقبل اور جماعت کیلئے مفید وجود بننے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (حلیم خان شاہد۔ مبلغ سلسلہ جمشید پور)

جب ساری رات مچھروں سے لڑائی میں گزرتی

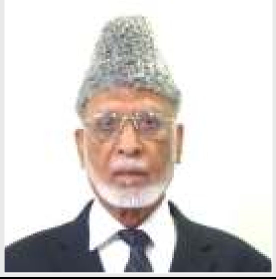

(داؤد احمد حنیف۔ مبلغ سلسلہ امریکہ)

مکرم داؤد احمد حنیف صاحب کو میدان تبلیغ میں خدمت دین کی لمبے عرصے سے توفیق مل رہی ہے۔ آپ اپنے میدان تبلیغ میں ایمان افروز واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

’’خاکسار کی تاریخ پیدائش 3 فروری 1943ء ہے۔ میرے والد صاحب مکرم چوہدری سید محمد صاحب (مرحوم) سابق باڈی گارڈ حضرت مصلح موعودؓ اور والدہ محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ سابق صدر لجنہ اماء اللہ چک 332 ج ب تھیں۔

جامعہ سے خاکسار جون 1965ء میں فارغ التحصیل ہوا اور 3/نومبر 1965ء کو خاکسار کی شادی اپنی خالہ زاد مکرمہ بشریٰ حنیف صاحبہ (بنت چوہدری علم دین صاحب اور محترمہ غلام بی بی صاحبہ آف چک 209 ر۔ب) کے ساتھ ہوئی۔ شادی کے پانچ ماہ بعد خاکسار کا پاسپورٹ بن گیا تو خاکسار کو اکیلے 21 مارچ 1966ء کو سیرالیون کیلئے روانہ کر دیا گیا۔ اور میری بیوی اکیلی پاکستان میں صبر و تحمل سے واقف زندگی کے وقف کو کامیاب کرنے میں مسلسل قربانی کرتی رہیں۔ جزاھا اللہ احسن الجزاء۔

’’سیرالیون میں خاکسار کا قیام 23 مارچ 1966ء تا نومبر 1966ء تک رہا۔ جماعت نے ایک پرائمری سکول ممبولو چیفڈم میں کھولنے کا وعدہ وہاں کے چیف الحاج شبیر ا صاحب سے کیا ہوا تھا۔ چنانچہ خاکسار اور مکرم چوہدری عبدالشکور صاحب کو وہاں ابتدائی طور پر بھجوایا گیا۔ اس جگہ نہ کوئی مشن ہاؤس تھا نہ کوئی احمدی۔ چیف صاحب کے پاس ہم پہنچے تو انہوں نے ہمیں اپنے نئے تعمیر کردہ گھر میں ٹھہرانے کا انتظام کیا۔ عمارت پختہ تھی مگر اس میں کوئی سامان نہ تھا اور اس کے اردگرد بہت گھاس پھیلی ہوئی تھی جس میں اڑنے والی بہت چھوٹی سی چیز جسے ’مُوت مُوت‘ کہتے تھے بہت زیادہ پائی جاتی تھی۔ ہمارے پاس کوئی بستر چارپائی نہیں تھی البتہ اوپر اوڑھنے کیلئے چادریں اور مچھر دانیاں تھیں۔

چیف کے کارندے ہمیں نئے مکان میں لے گئے اور کہا کہ آپ یہاں انتظار کریں ہم آپ کے Bed کا انتظام کرتے ہیں۔ تھوڑی دیر میں وہ ایک چوگاٹھ سی اور چند لکڑیاں، کچھ گھاس اور ایک چادر لے آئے اور کمرے میں رکھ کر اسے جوڑا۔ وہ لکڑیاں اور گھاس اس پر ڈال کر چادر بچھا کر کہنے لگے یہ آپ دونوں کا بستر ہے اور وہاں سے چلے گئے۔ ہم نے اپنا سامان وہاں رکھا۔ رات ہوگئی اس پر اپنی اپنی مچھر دانی لگائی اور لیٹ گئے مگر چند منٹوں میں کوئی چیز کاٹنے لگی۔ تھوڑی دیر اس کو برداشت کیا اور اسے اندھیرے میں اپنی طرف سے اڑانے کیلئے ہاتھ پاؤں مارتے رہے مگر پھر برداشت سے باہر ہو گیا تو خاکسار نے مکرم شکور صاحب سے کہا کہ مَیں تو برآمدے میں باہر فرش پر لیٹتا ہوں یہاں غالباً گھاس میں کوئی چیز ہے جو تنگ کر رہی ہے۔ چنانچہ برآمدے میں آیا اور مچھر دانی ایک طرف سے کھڑکی کے ساتھ باندھی اور پاؤں کی جانب ایک کرسی رکھ کر اُس کے اوپر مچھر دانی لگا لی اپنی چادر کو زمین پر بچھایا اور لیٹ گیا مگر چند منٹوں میں پھر وہی چیز یہاں بھی کاٹنے لگی۔ خاکسار نے سمجھا یہ غالباً تکیہ کے اندر گھس کے آ گئی ہے۔ چنانچہ مچھر دانی سے تکیہ باہر پھینکا اور بغیر تکیہ کے لیٹنے کی کوشش کی مگر پھر بھی کوئی چیز کاٹنے لگی۔ خاکسار نے موم بتی مچھر دانی کے اندر جلا کر اس چیز کا پتہ چلانے کی کوشش کی مگر کچھ پتہ نہ چلا۔ اسی اثنا میں مکرم شکور صاحب بھی تنگ ہو کر برآمدہ میں آکر میری طرح مچھر دانی لگا چکے تھے۔ دونوں نے کاٹنے والی چیز کو ڈھونڈنے کی کوشش کی مگر کچھ پتہ نہ چلا اور رات اسی کے ساتھ کُشتی کرتے گزری۔ اگلے دن ہم نے سوچا باہر سے کھڑکیوں کے راستے کوئی چیز اندر آکر تنگ کرتی ہے۔ چنانچہ ایسا کمرہ ڈھونڈا جس میں کوئی کھڑکی نہ تھی البتہ چھوٹے چھوٹے سوراخ روشن دان کی جگہ تھے۔ رات کو مچھر مار دوائی کو اُس کمرہ میں چھڑکا اور پھر وہاں سونے کی کوشش کی مگر پھر کوئی چیز کاٹنے لگی۔ پہلی رات کی نسبت اس کا زور کم تھا۔ اگلی رات مکان کے باہر ایک کمرہ لیا جس میں کوئی روشندان بھی نہ تھا چنانچہ اگلی رات وہاں مچھر مار چھڑک کر تسلی کر کے اندر سونے کیلئے جلد داخل ہو کر کمرہ بند کر لیا مگر یہاں بھی کوئی چیز کاٹتی تھی۔ اگلے دن یہاں سوراخ تلاش کرنے لگے تو پتہ چلا کہ دہلیز کے نیچے خالی جگہ ہے۔ چنانچہ اسے بند کیا اور رات کو مچھر مار دوائی چھڑک کر اندر سونے کی کوشش کی مگر ابھی بھی کوئی چیز کاٹتی رہی۔ اگلے دن مزید کوشش سے پتہ چلا کہ صرف ایک چھوٹا سا سوراخ جسے Key Hole یعنی چابی کیلئے دوراز ے میں جو سوراخ ہوتا ہے، وہ بند نہیں کیا اس پر ہم نے Tape لگائی۔ خوب مچھر مار چھڑکاؤ کیا اور کچھ دیر بعد بھاگ کر کمرے کے اندر داخل ہوئے اور کچھ دوائی مزید چھڑک لی کہ جو کوئی چیز ہمارے ساتھ آ گئی ہو وہ بھی مرجائے اور رات آرام سے سو سکیں۔ خدا کا فضل ہوا اور اب کی رات کسی چیز نے نہیں کاٹا اور آرام سے زمین پر سونے لگے۔ لوگوں سے پوچھا کہ یہ کونسی چیز ہے جو نظر بھی نہیں آتی اور بہت سخت کاٹتی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اس کا نام ’مُوت مُوت‘ ہے اور یہ بہت باریک ہوتی ہے اور گھاس میں بہت ہوتی ہے۔ اسی قسم کے اور بھی واقعات مبلغ کو پیش آتے ہیں۔ اور اگر ذہنی طور پر ہر قسم کی قربانی کرنے کیلئے تیار نہ ہو تو مشکلات کئی گنا بڑھ جاتی ہیں۔‘‘

(الفضل انٹرنیشنل ۶ نومبر ۲۰۰۹ صفحہ ۱۰)

بقیہ: شری رام چندر جی مہاراج از صفحہ ۲

اسی طرح اُم المؤمنین حضرت عائشہؓ کی گواہی **کان خلقه القرآن** یعنی آنحضرتؐ کے اخلاق کی تفسیر قرآن مجید میں ہیں۔ سیرت النبیؐ کا مطالعہ کرنے والوں کیلئے انتہائی اہم ہے۔

ٹھیک اسی طرح شری رام چندر جی مہاراج کے مقام و مرتبہ کے متعلق آپ کی اہلیہ شری سیتا جی کی گواہی نہایت معتبر اور بنیادی اہمیت کی حامل ہے۔ آپ نے اپنے خاوند شری رام چندر جی مہاراج کے بارہ میں جو باتیں بیان کی ہیں اُن سے ظاہر ہے کہ آپ شری رام چندر جی کو بہترین انسان جانتی تھیں نہ کہ عالم الغیب قادر مطلق خدا، مثلاً سیتا جی ہنومان جی کو ایک مقام پر کہتی ہیں:۔

कच्चिन्न व्यथिते राम:, कच्चिन्न परितप्यते?
उत्तराणि च कार्यणि, कुरुते पुरुषोत्तम:।।15।।
कच्चिन्न विगतस्नेहो, विवासान्मयि राघव:।
कच्चिन्मां व्यसनादस्मात् मोक्षयिष्यति राघव:।।20।।

राघवस्त्वत्समारम्भान्मयि यत्नपरो भवेत्।।63।।
इदं ब्रूयाश्चय मे नाथं, शूरं रामं पुन: पुन:।।64।।

(بالمیکی رامائن سندر کانڈ سرگ ۳۶ شلوک ۱۵۔۲۰)(سندر کانڈ سرگ ۳۸ شلوک ۶۳۔۶۴)

ترجمہ: اچھا یہ تو بتاؤ مردوں میں سب سے بہتر شری رام چندر جی کے دل میں کوئی درد تو نہیں ہے؟ وہ پریشان تو نہیں ہیں؟ اُنہیں آگے جو کچھ کرنا ہے اُسے وہ کرتے ہیں یا نہیں؟ بدقسمتی سے میں اُن سے دور ہوگئی ہوں۔ اسی وجہ سے شری رام چندر جی کی محبت مجھ سے کم تو نہیں ہوگی؟ کیا وہ کبھی مجھے اس مصیبت سے چھڑوائیں گے۔ میرے خاوند سے کہنا وہ میرے لئے مسلسل کوشش کرتے رہیں۔

ان شلوکوں سے عیاں ہے کہ شری سیتا جی شری رام چندر جی کو ایک انسان کی شکل میں جانتی تھیں نہ کہ عالم الغیب خدا کی شکل میں۔

اُستاد وِشوامِتر جی کا شری رام چندر جی کے بارہ میں خیال:

شری رام چندر جی مہاراج کے عزت مآب اُستاد وِشوامتر جی نے شری رام چندر جی کو ’’سندھیا اُپاسنا‘‘ کرنے کیلئے بلاتے ہوئے ’’نَرشَاردُول‘ ‘ کا لفظ استعمال کیا ہے۔ اس کا ذکر بالمیکی رامائن جلد اوّل سرگ ۲۳ شلوک ۲۔۳ میں موجود ہے۔ جو اس طرح ہے۔

कौसल्या-सुप्रजा राम, पूर्वा सन्ध्या प्रवर्तते।
उत्तिष्ठ नरशार्दूल, कर्तव्यं दैवमाह्निकम्।।2।।
तस्यर्षे: परमोदारं, वच: श्रुत्वा नरोत्तमौ।
स्नात्वा कृतोदकौ वीरौ, जेपतु: परमं जपम्।।3।।

ترجمہ: انسانوں میں افضل ترین راجا! تمہارے جیسے بیٹے کو پاک مہارانی کوشلیا اچھے بیٹے کی ماں کہی جاتی ہے۔ یہ دیکھو صبح کی لالی کا وقت ہو رہا ہے ایشور اور ہر روز کئے جانے والے دیوتاؤں کے کاموں کو پورا کرو۔ مہارشی کے یہ اچھے الفاظ سن کر اُن دونوں انسانوں میں شجاع بہادروں نے غسل کر کے دیوتاؤں کو یاد کیا اور پھر وہ بہت اچھے ذکر کئے جانے والے منتر ’’گائتری‘‘ کا جپ کرنے لگے۔

قارئین! کرام ان تمام تفصیلی شواہد سے یہ امر بپایہ ثبوت پہنچ جاتا ہے کہ شری رام چندر جی مہاراج خدا تعالیٰ نہ تھے بلکہ ایک انسان تھے۔ ہاں آپ اپنے زمانہ کے اعلیٰ اور بلند کردار انسان تھے۔ جس کی مثال اُس زمانہ میں ممکن نہیں۔ آپ میں کئی ایسی خوبیاں اور وصف پائے جاتے ہیں جن سے ہم آج بھی استفادہ کر سکتے ہیں۔

انشاء اللہ اگلی قسط میں ہم شری رام چندر جی مہاراج میں پائے جانے والے اعلیٰ و بلند اوصاف اور آپ کی خوبیوں کا ذکر کریں گے۔ (جاری)

(شیخ مجاہد احمد شاستری)

سیکرٹریان اصلاح وارشاد متوجہ ہوں

کیا آپ نے اس ماہ اصلاحی کمیٹی کا اجلاس منعقد کر کے اس کی رپورٹ دفتر اصلاح وارشاد میں بھجوادی ہے۔ (نظارت اصلاح و ارشاد قادیان)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا
نسخہ سرمہ نور و کاجل اور حبّ اٹھرہ وزد جام عشق کیلئے رابطہ کریں

ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)
عبدالقدوس نیاز (موبائل) 098154-09445

امن کانفرنس بمقام بھونیشور منعقدہ ۲۱ اپریل ۲۰۱۳

❁ ۔مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی پلاٹینم جوبلی کے سلسلہ میں امن کانفرنس کا کامیاب انعقاد۔ ❁ ۔گورنر صوبہ اڈیشہ عزت ماب جناب ایس سی جامر، عزت ماب وزیر اعلیٰ جناب نوین پٹنائک صاحب کی شرکت۔ ❁ ۔کتاب World Crisis تحریر کردہ، حضرت مرزا مسرور احمد صاحب امام جماعت احمدیہ کی رسم اجراء۔ ❁ ۔معززین کی خدمت میں قرآن مجید اور اسلامی کتب کا تحفہ دیا گیا۔ ❁ ۔مختلف مذاہب کے مذہبی رہنماؤں کی شرکت۔ ❁ ۔الیکٹرانک وپرنٹ میڈیا میں تشہیر۔ ❁ ۔صوبہ اڑیشہ کے ۱۵۰ سے زائد تعلیم یافتہ عہدیداران کی شرکت۔ ❁ ۔مرکزی نمائندگان کی شرکت۔

اللہ تعالیٰ کا بے حد فضل واحسان ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ اڑیسہ کو پلاٹینم جوبلی کے حوالہ سے 21اپریل2013 کو اڑیسہ میں نہایت شان وشوکت کے ساتھ کامیاب Peace Symposium منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ سیدنا حضور انور کی اجازت ومنظوری سے خاکسار اور محترم شیراز احمد صاحب نائب ناظر اعلیٰ و ناظر تعلیم اور محترم سید تنویر احمد صاحب ناظر امور خارجہ نے اس Peace Symposium کے جملہ انتظامات کا جائزہ لیا اور اس پروگرام میں شرکت کی۔ یہ Peace Symposium اڑیسہ کے شہر بھونیشور کے مشہور ہوٹل Swosti Premium میں منعقد کیا گیا۔ اس تقریب کا آغاز شام ٹھیک 5:45 پر تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ افتتاحی تقریب میں HONORABLE CHIEF MINISTER MR.NAVEEN PATNAIK نے شرکت کی۔ خاکسار نے محترم Chief Minister صاحب کو جماعت احمدیہ کی جانب سے Momento پیش کیا۔

محترم شیراز احمد صاحب نائب ناظر اعلیٰ نے وزیر اعلیٰ صاحب کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی امن کی کاوشوں کے بارہ میں بتایا، نیز وزیر اعلیٰ صاحب کو تنظیم خدام الاحمدیہ کے اغراض ومقاصد اور حضور انور کی کتاب WORLD CRISES THE PATHWAY TO PEACE سے متعارف کروایا۔

بعد ازاں محترم وزیر اعلیٰ صاحب کو ڈاکومنٹری ONE COMMUNITY ONE LEADER دکھائی گئی۔ جس کے بعد محترم وزیر اعلیٰ صاحب نے معاشرہ میں قیام امن کے موضوع پر خطاب کیا۔ بعد خطاب محترم وزیر اعلیٰ صاحب کو جماعتی کتب اور حضور انور کے CAPITOL HILL اور یورپین پارلیمنٹ کا خطاب اور ONE COMMUNITY ONE LEADER کی سی ڈی کا تحفہ پیش کیا گیا۔ بعد ازاں محترم وزیر اعلیٰ صاحب نے کتاب WORLD CRISES AND THE PATHWAY TO PEACE کا اجراء فرمایا۔ پیس کانفرنس کے دوسرے اجلاس میں HONORABLE GOVERNOR صاحب اڑیسہ مکرم S C JAMIR نے شرکت فرمائی۔ موصوف کی آمد پر NATIONAL ANTHEM بجایا گیا۔ خاکسار نے محترم GOVERNOR صاحب کو MOMENTO پیش کیا۔ بعد ازاں محترم گورنر صاحب نے 30 منٹ کی تقریر فرمائی۔ موصوف نے خدام الاحمدیہ کی پلاٹینم جوبلی پر جماعت احمدیہ کو مبارکباد پیش کی، نیز امن کے سلسلہ میں جماعت کی کاوشوں کو سراہا۔ موصوف کے سامنے کتاب WORLD CRISES تھی۔ موصوف نے مطالبہ کیا کہ یہ کتاب مجھے دے دی جائے۔ یہ بہت نایاب کتاب ہے۔ گورنر صاحب کو بتایا گیا کہ یہ آپ کیلئے ہی رکھی گئی ہے، نیز اس کتاب کے علاوہ بھی GOVERNOR صاحب کو جماعتی کتب اور حضور انور کے CAPITOL HILL اور یورپین پارلیمنٹ کا خطاب اور ONE COMMUNITY ONE LEADER کی سی ڈی کا تحفہ پیش کیا گیا، الحمدللہ۔

اس PEACE SYMPOSIUM میں بفضلہ تعالیٰ 145 اعلیٰ تعلیم یافتہ غیر از جماعت افراد نے شرکت کی۔ جن میں منسٹر صاحبان، سیاسی وحکومتی افسران، سابق وائس چانسلر، ڈاکٹرز، وکلا، طلباء، پریس سے متعلق افراد شامل تھے۔

ان تمام اعلیٰ تعلیم یافتہ افراد کی TABLES پر کتب DISPLAY کی گئی تھیں۔ جن میں کتاب WORLD CRISES, LIFE OF MUHAMMAD (S.A.W), AHMAD THE GUIDED ONE, لیف لیٹ PATH TO PEACE رکھا گیا تھا۔ ان تمام اعلیٰ تعلیم یافتہ غیر از جماعت افراد کیلئے ایک کٹ تیار کی گئی تھی جو کہ کانفرنس ہال میں تمام افراد کو دی گئی۔ اس کٹ میں جماعتی کتب کا تحفہ اور CD ONE COMMUNITY ONE LEADER و لیف لیٹس رکھے گئے تھے۔

الحمدللہ! تمام غیر از جماعت افراد کے تاثرات بہت ہی اچھے رہے اور اُنہوں نے جماعت احمدیہ کی کاوشوں کو بہت سراہا۔ پریس اور میڈیا کی بھی ایک بہت بڑی تعداد نے اس پروگرام میں شرکت کی۔ اور اُنہوں نے ہمارے اس پروگرام کو بہت اچھی COVERAGE دی۔ اڑیسہ کے مشہور 7 اخبارات میں خبریں شائع ہوئیں۔

نیز ہندوستان کے مرکزی حکومتی NEWS CHANNEL ”دوردرشن“ میں بھی PEACE SYMPOSIUM کے حوالہ سے خبر دی گئی، الحمدللہ۔ غیر از جماعت اعلیٰ تعلیم یافتہ افراد تک جماعت کے پیغام کو پہنچانے کیلئے خوبصورت FLEX BANNER بھی بنائے گئے تھے جن میں کتاب WORLD CRISES کا تعارف تھا۔ نیز LOVE FOR ALL, HATRED FOR NONE اور LOVE FOR HONESTY, HATRED FOR DISHONESTY کے بھی جگہ جگہ BANNER چسپاں کئے گئے تھے۔ علاوہ ازیں دیدہ

Speech of Dr. S.C. Jamir, Governor of Odisha at the Valedictory Session of the Peace Conference organized on the occasion of the Platinum Jubilee celebration of Ahmadiyya Muslim Youth Wing by Ahmadiyya Muslim Youth Wing, Odisha at Hotel Swosti Premium, Jayadev Vihar, Bhubaneswar on 21.04.2013 at 7.00 P.M.

*****

I am happy to be with you all today in this Peace Conference organized to commemorate the Platinum Jubilee celebration of Ahmadiyya Muslim Youth Wing. It is always a great feeling to be amongst the youths who are our future and strength. I extend my good wishes to you all and congratulate the members of Ahmadiyya Muslim Youth Wing on completion of 75 years of its glorious existence. I am given to understand that Ahmadiyya Muslim Youth Wing was formed by Hardhrat Mirza Basiruddin Mahammad Raziallah Talah Anho in the year 1938. Since then it has grown and now spreads throughout the country and also to over 200 countries.

Ahmadiyya Muslim Youth Wing in India renders service to the youth of the country irrespective of caste, creed and religion. This pluralistic approach is always commendable. Ahmadiyya Muslim Youth Wing in Odisha has been organizing several programmes focused on integral youth development and also holding blood donation camps and medical camps and providing relief and assistance to victims at the time of natural calamities. I am given to understand that ahamadiyya community in Odisha is of more than a century old. I find the Peace Conference organized on this memorable occasion aims at making the youth an enlightened positive force in promoting peace and strengthening the secular fabric of our great nation.

I would like to congratulate the Ahmadiyya Muslim Youth Wing for their noble thinking to hold a Peace Conference to mark its Platinum Jubilee celebration. Holding a peace conference in this land is just appropriate as it has preached the message of peace and brotherhood from the time of Emperor Ashoka who renounced violence and embraced Buddhism.

Peace is a necessity and considering the surrounding environment and events taking place around the world it makes us believe strongly that we need to do something fast so that peace prevails and peace has to prevail to make life enjoyable and meaningful.

It is surprising that we all seek peace yet, it eludes us. Why it is so? In our efforts to obtain peace, we often do the most unpeaceful things. Instead of seeking inner peace, we seek to enforce peace on others. And that just doesn't work. Peace is a gift one can give to others and to himself as well. We must realize peace is a journey, not an end.

Peace is present everywhere. If one seeks peace with a sincere heart, one can find it. Sometimes, one needs some deep thoughts to bring him/her to peace. Sometimes, just a good book dealing with the topic of peace or a peace conference like this does exactly the same bringing one to realize the importance of peace for self and society. One can find peace but, one has to know where to look.

India, the abode of peerless spiritual seers and sages, of divine devotees has been glorified for its untiring efforts in elevating humanity to the pinnacle of human perfection and nobility. They have always strived to uphold the supremacy of secularism, spiritualism and peaceful co-existence and have held at bay cultural and materialistic winds that have threatened to destroy the basic ethos of this sacred land.

India is a wonderful country with so many diversities. We have diversity in language, culture and religion to cite a few. Yet these diversities bring us together instead of dividing us. We have great tradition of celebrating all the festivals with each other that strengthens our social fabric. We are the brightest living example to the rest of the world with our unity in diversity. That is of course our true strength. We are a Socialist, Secular Democratic Republic pledged to secure all its citizens justice, liberty and equality, and to promote among the all fraternity, assuring the dignity of the individual and the unity of nation. The country stands committed to a policy of non-interference in religious matters.

Our tradition teaches tolerance, our philosophy preaches tolerance and our Constitution practices tolerance. Let us not dilute it. It is the attitude that makes the difference. We must respect our diversity and consolidate our common identity as Indians fortified by a shared commitment to put an end to divisive sentiments and prejudices. We must understand that violence is no way to a solution rather peace is the only way of solution to any problem and brings every one together. We have inherited an India with so many beautiful colours on its canvas from our ancestors and it is our important task of creating Indians who can transcend all divisive barriers and identify themselves with the cause of nation building. I am optimistic that peace will prevail and it is only possible if our youth are convinced and determined not to be part of any violence and repose their faith on peace. We should teach our children how important peace is for all of us and they will grow with right attitude burying all kinds of intolerance.

Here, I would like to say that the organizers are no doubt doing a noble thing that is empowering the youth of the country. There should be greater network among other youth organizations to reach the youth. One should look beyond oneself and contribute to the service of the community, the society and the country.

Let us be secular in our thoughts, words and deeds. Let us continue to take pride in our diversity and proudly say as Indian. I have great hope that this peace conference will ignite the torches of future and achieve its objective of promoting peaceful co-existence among the members of different religions and be another noble endeavour to foster peace. With these few words, I wish all success to Ahmadiyya Muslim Youth Wing in their future endavours.

زیب فریم پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی فوٹو چسپاں کی گئی تھیں۔

پروگرام کے اختتام پر تمام مہمانان کرام کیلئے PEACE DINNER کا بھی اہتمام کیا گیا تھا۔

SOCIETY نے شرکت فرمائی۔ بُدھ مذہب سے مکرم PROF. DR BIMALENDU MOHANTY FORMER VICE CHANCELLOR UTKAL UNIVERSITY نے شرکت فرمائی۔ نیز عیسائی

SYMPOSIUM بفضلہٖ تعالیٰ سیدنا حضور انور کی دعاؤں کے طفیل بے حد کامیاب رہا۔ تمام خدام ،انصار، اطفال نے نہایت محنت اور لگن کے ساتھ ڈیوٹی شیٹ کے مطابق اپنی ڈیوٹیاں سرانجام دیں۔ محترم سید نیر

مذہب سے مکرم FATHER SISIRKANTA SABHANAYAK, SECRETARY ARCHDIOCESAN COMISSION نے شرکت فرمائی۔ ان تینوں مذہبی

احمد صاحب نمائندہ امور خارجہ کو اس پروگرام کیلئے رابطہ افسر مقرر کیا گیا تھا۔ موصوف نے بڑی ہی محنت کے ساتھ اپنے فریضہ کو انجام دیا۔

اس Peace Symposium میں تین مذہبی رہنماؤں نے شرکت فرمائی۔ ان تمام مذہبی رہنماؤں کو GOVERNOR صاحب نے جماعت احمدیہ کی طرف سے تحفہ پیش کیا۔ ہندو مذہب سے مکرم SWAMI SIVA CHIDANANDA SARASWATI, DIVINE LIFE

رہنماؤں نے اپنے اپنے مذہب کی امن کی تعلیم سے حاضرین جلسہ کو آگاہ کیا۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے تین نمائندگان نے تقریر کی۔ علاوہ ازیں اس PEACE SYMPOSIUM میں 150 کے قریب اعلیٰ تعلیم یافتہ احمدی عہدیداران نے بھی شرکت فرمائی۔ جن میں ہر دو زون کی زونل مجالس عاملہ، ہر دو زون کی خدام الاحمدیہ کی زونل مجالس عاملہ، ہر جماعت کے صدور و لوکل امراء کرام و لوکل قائدین خدام الاحمدیہ شامل تھے۔

(حافظ مخدوم شریف صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

ایم بی بی ایس میں 6 گولڈ میڈلس کے لئے اللہ رب العزت سے اظہار تشکر

روزنامہ منصف حیدرآباد مورخہ 13-5-30

ایک احمدی طالبہ علم ڈاکٹر امۃ الشافی واقفہ نو حیدرآباد کو ریکارڈ 6 گولڈ میڈل ملنے پر مبارک باد

الحمدللہ محترمہ ڈاکٹر امۃ الشافی صاحبہ واقفہ نو وقف نمبر B-451 بنت مکرم محمد عظیم الدین صاحب ساکن حیدرآباد اہلیہ مکرم ڈاکٹر کاشف احمد صاحب کینیڈا کو این ٹی آر یونیورسٹی کی جانب سے 17 ویں کانووکیشن کے موقع پر بتاریخ 27/اپریل 2013 بروز ہفتہ بمقام وجے واڑہ (آندھرا پردیش) گورنر آف آندھرا پردیش جناب ای ایس ایل نرسمہن صاحب کی جانب سے 6 گولڈ میڈل دیئے گئے۔

موصوفہ کو چار گولڈ میڈل NTRUS کی جانب سے دیئے گئے جبکہ پانچواں میڈل Dr. T. Shrinivasan Memorial Gold Medal آندھرا پردیش میڈیکل کونسل کی جانب سے اور چھٹا گولڈ میڈل ان کے کالج شادان میڈیکل کالج کی طرف سے سب سے زیادہ نمبرات حاصل کرنے پر دیا گیا۔ موصوفہ کالج والوں کے اسرار پر یہ گولڈ میڈل لینے کیلئے کینیڈا سے اس تقریب میں شامل ہوئیں۔ موصوفہ کو یہ گولڈ میڈل M.B.B.S میں بہترین کارکردگی کے نتیجہ میں دیئے گئے ہیں جو میڈیکل کی تاریخ میں ایک ریکارڈ ہے۔

موصوفہ نے میڈیکل سائنس میں اعلیٰ کامیابی حاصل کر کے جماعت احمدیہ نیز اُمت مسلمہ میں عورتوں کا سر فخر سے اُونچا کیا ہے۔ کالج کے پروفیسر اور ڈاکٹرز جو پہلے احمدی ہونے کی وجہ سے مخالفت کرتے تھے وہ بھی موصوفہ کی کامیابی دیکھ کر حیران ہوئے اور یہ کہنے پر مجبور ہوئے کہ ’’آج برقعہ والی بچی کو اتنا بڑا اعزاز ملنا تمام مسلمانوں کا سر فخر سے اُونچا کرنے والا ہے۔‘‘

موصوفہ کی اس شاندار کامیابی کی خبریں ہندوستان کے اکثر مشہور اخبارات ’’دی ہندو، دکن کرونیکل، دی ہنس انڈیا، دی نون پوسٹ (انگریزی) روزنامہ منصف، سیاست، اعتماد (اردو) اور روزنامہ ساکشی، اینا ڈو (تیلگو) میں مع تصاویر کے شائع ہو چکی ہیں۔ دی ہندو نے اس سلسلہ میں جلی عنوان سے لکھا:

Amtul the golden girl of MBBS۔ دو تراشے اخبار دکن کرونیکل بتاریخ ۳۰ اپریل اور اخبار منصف ۳۰ اپریل ۲۰۱۳ نمونتاً پیش کئے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ محترمہ امۃ الشافی صاحبہ اور ان کے جملہ افراد خاندان کو یہ اعزاز اور کامیابی بہت بہت مبارک کرے اور آئندہ بھی مزید کامیابیاں عطا فرمائے اور جماعت اور ملک کی بہترین خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(ادارہ)

EXCELLENCE HONOURED | Amtul Shafi receives certificates and medals from Governor E.S.L. Narsimhan as Dr V. Shanta, chairperson of IWA Cancer Institute, Chennai, looks on at the convocation ceremony in Vijaywada. Ms Shafi won six gold medals to set a record.

Medico bags six gold medals

DC CORRESPONDENT
HYDERABAD, APRIL 29

Amtul Shafi, a student of Shadan Institute of Medical Sciences, Hospital and Research Centre, has created a record by bagging six gold medals at the recent convocation held by the NTR University of Health Sciences, Vijayawada.

While four of the medals were presented by the NTRUHS, one gold medal was given by the AP State Medical Council and one was awarded by her college for getting the highest marks.

Ms Shafi bagged the Dr T. Srinivasan Memorial gold medal for getting the highest marks in the subject of medicine while pursuing MBBS in the state and the Dr Pulaparti Srinivasan Memorial gold medal for being the best outgoing medicine student in final MBBS. She also won the T. Saroja Murthy and M. Jaya Lakshmi Memorial gold medals for topping in medicine. The gold medal from the APMC came her way for being the best outgoing student and being the college topper. A gold medal was also given by the Shadan Institute of Medical Sciences to her for being the best outgoing student of 2006 batch and for best overall performance in MBBS.

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد مُلاّؤں اور ان کے سرپرستوں اور ہمنواؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے
خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں **اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقاً**
اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔

وصایا:: منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر:6848 میں سی کے جنید ولد سی کے ناظر قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار عمر 25 سال پیدائشی احمدی ساکن پتھہ پریم ڈاکخانہ پتھہ پریم ضلع مالاپور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13-3-4 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے میرا گذارہ آمد از کاروبار ماہوار -/12500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: پی پی مصدق احمد العبد: سی کے جنید گواہ: ٹی شفیق احمد

مسل نمبر:6849 میں سی کے عدنان ولد سی کے انور سادات قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 17 سال پیدائشی احمدی ساکن پتھہ پریم ڈاکخانہ پتھہ پریم ضلع مالاپورم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5-13-3 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: پی پی مصداق احمد العبد: سی کے ہادی عدنان گواہ: ٹی شفیق احمد

مسل نمبر:6850 میں سی جی نظر القمر ولد سی جی قمر الدین قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن پت پریم پریم ڈاکخانہ پتپریم ضلع مالاپورم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13-3-7 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ٹی شفیق احمد العبد: سی جی نظر القمر گواہ: پی پی مصدق احمد

مسل نمبر:6851 میں روحیہ خانم فانی زوجہ محمد عبداللہ قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 46 سال پیدائشی احمدی ساکن ننگل باغبانہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ مورخہ 13-2-19 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ بالیاں ۲۲ کیرٹ 3.090 گرام قیمت 8606 کانٹے ۲۲ کیرٹ 970.4 گرام قیمت 13842 حق مہر 500 روپے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: بشیر الدین الامۃ: روحینہ خانم گواہ: محمد عبداللہ

مسل نمبر:6852 میں سجیل احمد غوری ولد جمیل احمد غوری قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ احمدیہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13-3-11 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 450 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: بشیر الدین العبد: سجیل احمد غوری گواہ: قمر الحق خاں

مسل نمبر:6853 میں سارو تّا زوجہ زبیر قوم احمدی مسلمان عمر 66 سال سال پیدائشی احمدی تاریخ بیعت 2011 ڈاکخانہ کلپنی ضلع لکشدیپ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ مورخہ 14.2.12 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از ماہوار آمد 6329 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سی جی ناصر احمد کویا الامۃ: سارو تّا گواہ: انعام اللہ

مسل نمبر:6856 میں رحمت النساء زوجہ محمد علی کٹی قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 50 سال پیدائشی احمدی ساکن انکلیشور ڈاکخانہ انکلیشور ضلع بھروچ صوبہ گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ مورخہ 12-9-14 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک عدد فلیٹ قیمت 20 لاکھ روپے۔ ڈیڑھ ایکڑ زمین قیمت 10 لاکھ روپے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فضل الرحمن بھٹی الامۃ: رحمت النساء گواہ: حبیب احمد آصف

مسل نمبر:6857 میں محمد علی کٹی ولد علی کٹی قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 52 سال پیدائشی احمدی ساکن انکلیشور ڈاکخانہ انکلیشور ضلع بھروچ صوبہ گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ مورخہ 14.9.12 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ بینک بیلنگ 20 لاکھ روپے۔ میرا گذارہ آمد از تجارت سالانہ ایک لاکھ اسی ہزار روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: فضل الرحمن بھٹی العبد: محمد علی کٹی گواہ صہیب احمد آصف

مسل نمبر:6858 میں صدیق زبیر ولد محمد علی کٹی قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن انکلیشور ڈاکخانہ انکلیشور ضلع بھروچ صوبہ گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 14.3.13 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از تجارت سالانہ 144000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فضل الرحمن بھٹی العبد: صدیق زبیر گواہ: صہیب آصف

مسل نمبر:6859 میں طیبہ طارق چودھری زوجہ محمد طارق یوسف چودھری قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن گاندھی دھام ڈاکخانہ آدی پور ضلع کچھ صوبہ گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ مورخہ 12-9-9 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ۲۵۰ گرام طلائی زیورات موجودہ قیمت سات لاکھ روپے۔ میرا گذارہ آمد از تجارت ماہوار 50 ہزار روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فضل الرحمن بھٹی الامۃ: طیبہ طارق چودھری گواہ: صحیب احمد آصف

مسل نمبر:6860 میں ایم کے نوشاد زوجہ ایم کے علی کویا قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 41 سال پیدائشی احمدی ساکن بحرین ڈاکخانہ Post Box no. 21105 ضلع بحرین صوبہ بحرین بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ مورخہ 12-11-9 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ چھ سینٹ زمین پر مشتمل ایک عدد

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

ارشادِ نبوی ﷺ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

بقیہ: رپورٹ از صفحہ ۱۲

انگریز نو احمدی نوجوان نے لیکچر دیا تھا۔ خدام الاحمدیہ کو اپنے نوجوان لوگوں کو آگے لانا چاہئے۔ ان کی جرمن زبان بھی اچھی ہوگی۔

✿ ...... **لیف لیٹس کی تقسیم** کے حوالہ سے **حضور انور نے فرمایا:** بڑے بڑے قصبے ہیں۔ نیز فرمایا اب اگلا بھی شائع کریں جس میں بتائیں جماعت کس لئے اور کیوں قائم کی گئی ہے۔ کیوں یہ پیغام دے رہی ہے کہ جس کا انتظار تھا وہ آچکا ہے۔ اب ایک دفعہ دے کر بیٹھ تو نہیں جانا۔ امریکہ، کینیڈا اب اگلا پمفلٹ شائع کر کے تقسیم کر رہے ہیں۔ آپ بھی کریں۔

حضور انور نے فرمایا: گھر گھر جا کر کمپین کریں۔ ان لوگوں کا پہلے مزاج دیکھیں۔ ایسے وقتوں میں نہ جائیں کہ وہ تنگ پڑ جائیں۔ ان سے بات کریں۔ آپ کو بڑی محنت کرنی پڑے گی۔ کئی واقعات ایسے ہوتے ہیں کہ ایک نے لیف لیٹ پھینک دیا تو آپ نے اٹھا لیا تو دوسرے نے معذرت کی کہ اس نے پھینک کر غلط کیا ہے۔ تو ایسے واقعات ہوئے ہیں۔ شرفاء بھی ہوتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: پہلی بات تو یہ ہے کہ رابطے اور تعلقات بڑھانے چاہئیں۔ ایک دفعہ دے دیا تو پھر یہ جائزہ لینا ہوگا کہ کتنے فیصد لوگ ہیں جو آپ کو رسپانس کرتے ہیں۔ جائزہ لیتے رہیں اور کوشش کرتے رہیں۔

حضور انور نے فرمایا: اپنے ہمسایوں سے تعلقات بڑھائیں۔ اپنے ارد گرد آباد ہمسایوں میں چالیس، چالیس گھروں سے تعلقات بڑھائیں تو اس طرح بہت تعلقات بڑھ سکتے ہیں۔ پھر ان کے گھروں میں جا کر لیف لیٹ دیں تو یہ لوگ پریشان نہیں ہوں گے۔ آپ کا پہلے ہی سے تعلق ہوگا۔ **حضور انور نے فرمایا:** چھوٹے قصبوں میں جائیں، بار بار جائیں، ایک تعارف پیدا ہوگا۔ جب تعارف ہو جائے اور تعلق بن جائے تو پھر لیف لیٹس پیش کریں۔

نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ جرمنی کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ میٹنگ بارہ بج کر 35 منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر نیشنل مجلس عاملہ کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ گروپ فوٹو بنوانے کا شرف پایا۔

(الفضل انٹرنیشنل ۲۵ جنوری ۲۰۱۳ صفحہ ۱۵ تا ۱۷) ✿✿✿

گھر جس میں ہم میاں بیوی برابر کے شریک ہیں موجودہ قیمت پچیس لاکھ روپے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہوار 175 بحرینی دینار ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سی کے محمد　　الامۃ: ایم کے نوشاد　　گواہ: اے پی خلیل الرحمن

مسل نمبر: 6861 میں زکیہ بیگم زوجہ عبدالغفار خالد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 45 سال پیدائشی احمدی ساکن سٹیڈ ڈاکخانہ STR to Stade, Hospital 21680 بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 1.11.12 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر بذریعہ شوہر 4000 یورو، ۳ عدد طلائی چوڑیاں ۳ تولے۔ ایک عدد طلائی سیٹ ۲ تولے، ۲ عدد طلائی انگوٹھیاں ۱ تولے۔ کل ۶ تولے قیمت 2800 یورو۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 100 یورو ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالغفار خان　　الامۃ: زکیہ بیگم　　گواہ: ناصر احمد

مسل نمبر: 6862 میں ہوا سنگھ (نسیم خان) ولد صدیق خان قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری عمر 52 سال پیدائشی احمدی ساکن باس ڈاکخانہ ہانسی ضلع حصار صوبہ ہریانہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 15-2-13 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک مکان دو کمروں پر مشتمل ہے زمین شاملاٹ قیمت 50,000 روپے۔ آدھا ایکڑ زمین قیمت 8 لاکھ روپے۔ میرا گذارہ آمد از مزدوری ماہوار 1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: پرویز احمد　　العبد: صدیق خان　　گواہ: محمد شریر

مسل نمبر: 6863 میں طارق احمد ولد وسیم الدین قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن شارجہ ڈاکخانہ P.O Box 138 صوبہ دُبئی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 11. 9.12 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 100AED ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: نصیر الدین　　العبد: طارق احمد　　گواہ: گلاب احمد قاسم

اک عجب شان کے دیکھے ہیں گزشتہ دس سال

(خلافتِ خامسہ کے عظیم الشان دور کی پہلی بابرکت دِہائی مکمل ہونے پر عاجزانہ اظہارِ جذبات)

(فاروق محمود۔ لندن)

جس کا ہر روز رہا فضل کی برسات سے پُر
حیرت انگیز دِہائی ہے فتوحات سے پُر

ہم نے ہر بار اُسے پایا ہے اک کوہِ وقار
سالہا سال رہے کتنے ہی صدمات سے پُر

ہم نہ بھولیں گے کبھی عشق کی وہ پہلی رات
پھر وہ پُر سوز دعا تیری مُناجات سے پُر

اک عجب شان کے دیکھے ہیں گزشتہ دس سال
غیر معمولی زمانہ ہے فتوحات سے پُر

ہے یہ اُس پاک مسیحا کی صداقت کی دلیل
جس کی تصدیق میں قرآن بھی آیات سے پُر

باب تاریخ میں کم اتنے ملا کرتے ہیں سُرخ
جن کے ہو پاک ورَق خون کے قطرات سے پُر

بڑھتے جاتے بھی ہیں منصب کے تقاضے شب و روز
اور دن رات بھی اُس کے ہیں عبادات سے پُر

اپنے جذبات کو رکھتا ہے سلیقے سے نہاں
اور یہی بات ہمیں کرتی ہے جذبات سے پُر

ناز کثرت کا عدُو کو، تو ہمیں 'مولا بس'
ہم ہیں سب تیرے فقیر اور ہیں حاجات سے پُر

ہر طرف شر ہے مرے چاروں طرف آگ ہی آگ
نہ اگر فضل ہو، ہر لمحہ ہے خطرات سے پُر

اُس کے دُشمن کے لیے وجہِ عداوت ہے یہی
اُس کے عشّاق، وفا کی ہیں وجوہات سے پُر

میرے آقا کی ہر اک بات میں قرآن و حدیث
اور زباں اُس کے عدُو کی ہے خرافات سے پُر

ہم کو درکار ہے ہر لحظہ دعاؤں کا حصار
ورنہ یہ دَور ہے ہر طرح کی آفات سے پُر

غمِ دوراں تو حقیقت سے لیے جاتا ہے دُور
زندگی کا یہ خلا ہوتا ہے 'خطبات' سے پُر

وہ دکھاتا ہے یقیں کی نئی منزل ہر روز
ورنہ ہر قوم ہے اِس دَور میں شبہات سے پُر

ہم سے کیا مانگتے ہو حق کے دلائل میں بیاں
ہم نے تو دیکھا ہے ہر روز نشانات سے پُر

مَیں یہ دیتا ہوں گواہی بخدا صدق کے ساتھ
میرا گھر بار ہے سب اُس کی عنایات سے پُر

جس کی بابت کہا 'اِنِّیْ مَعَکَ یا مسرور'
اُس کا ہر روز رہے یونہی بشارات سے پُر

(الفضل انٹرنیشنل ۳ تا ۹ مئی ۲۰۱۳ صفحہ ۱۱)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا Live خطبہ جمعہ ہندوستانی وقت کے مطابق 5.30 بجے شام شروع ہوتا ہے۔ تمام زونل امراء، مبلغین و معلمین کرام حضور انور کے Live خطبہ جمعہ کو احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت کو سنانے کا باقاعدگی سے اہتمام کریں۔

(نظارت اصلاح و ارشاد قادیان)

Prop. Md. Mustafa　Late Abdul Qadeer Laadji
Ph.: 08479-240269, 09845924940, 09986253320

BHARAT BATTERIES & AUTO ELECTRICALS
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Battery Re-build & all Vehicles Automobiles, Electrical Job work undertaken
Opp. S.B.H., B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Dt. Yadgir, Karnataka

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
Own your Plot/ Home in Qadian Darul Aman
ALLADIN BUILDERS
Please contact for quality construction works in Qadian
Khalid Ahmad Alladin
#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA
Phones: +91 7837211800, +91 8712890678
E-mail: khalid@alladinbuilders.com, Please visit us at : www.alladinbuilders.com

وَسِّعْ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ

نماز جنازہ حاضر وغائب

❁ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتاریخ 14 ر نومبر 2012ء بروز بدھ بمقام مسجد فضل لندن۔ قبل نماز ظہر **مکرم منیر احمد کھوکھر صاحب (آف لندن)** کی **نماز جنازہ حاضر** پڑھائی۔ مرحوم 8 ر نومبر کر ہارٹ اٹیک سے وفات پا گئے۔ **اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن**۔ آپ 1963ء میں یوگنڈا سے یوکے آئے تھے اور یہاں سیکرٹری اشاعت اور اسسٹنٹ سیکرٹری تبلیغ کے علاوہ مختلف شعبوں میں خدمت کی توفیق پائی۔ ابتداء میں جلسہ سالانہ کے پوسٹر اور جماعت کے کیلنڈر بھی شائع کیا کرتے تھے۔ بہت نیک، صالح، دعا گو، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ خلافت سے والہانہ لگاؤ تھا۔ آپ مکرمہ مسرت بھٹی صاحبہ (انچارج انگلش ڈاک ٹیم دفتر پرائیویٹ سیکرٹری۔ لندن) کے بھائی اور مکرم مظفر احمد کھوکھر صاحب سیکرٹری ضیافت یوکے، کے بہنوئی تھے۔

نماز جنازہ غائب:

(1) مکرم محمد شریف درانی صاحب (سابق معلم وقف جدید۔ ربوہ)۔ 14 اکتوبر 2012ء کو 84 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ **اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن**۔ آپ نے 1944ء میں حضرت مصلح موعودؓ کے ہاتھ پر بیعت کی اور دو سال بعد زندگی وقف کر کے دیہاتی مبلغین کی کلاس میں شامل ہوئے۔ وقف جدید کے اجراء کے بعد 35 سال تک بطور معلم خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کو قرآن کریم سے بہت محبت تھی اور روزانہ باقاعدگی کے ساتھ تلاوت کرنے کے علاوہ کثرت سے درود شریف بھی پڑھا کرتے تھے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گذار، لوگوں کو نہایت خندہ پیشانی اور پیار سے ملنے والے، نہایت دعا گو، غریب پرور اور نیک و مخلص انسان تھے۔ خلافت احمدیہ کے عاشق تھے اور ہر وقت خلفاء کا والہانہ انداز میں ذکر کیا کرتے تھے۔ پسماندگان میں 6 بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم مظفر احمد درانی صاحب مربی سلسلہ ہیں اور آجکل ربوہ میں انچارج سواحیلی ڈیسک کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(2) مکرم محمود احمد بھٹی صاحب (ابن مکرم میجر ڈاکٹر شاہنواز صاحب۔ آف نیو جرسی۔ امریکہ) ستمبر 2012ء کو 85 سال کی عمر میں ہارٹ اٹیک سے وفات پا گئے۔ **اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن** آپ حضرت چوہدری مولا بخش صاحبؓ سیالکوٹی صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے تھے۔ آپ کا نکاح حضرت مصلح موعودؓ نے پڑھایا جس میں آپؓ نے اپنے ایک کشف کا ذکر فرمایا جس کا تعلق ان کے رشتہ سے تھا۔ پارٹیشن کے بعد کراچی منتقل ہو گئے جہاں آپ کو مختلف جماعتی عہدوں پر خدمت کی توفیق ملی۔ 10 سال تک جماعت احمدیہ کراچی کے آڈیٹر رہے اور بعد میں آپ کو یوگنڈا اور لائبیریا میں بھی خدمت کی توفیق ملی اور اسی دوران آپ کو صدر مملکت لائبیریا سے ملاقات کا موقع بھی ملا۔ بہت خوش مزاج، اپنوں اور غیروں سے ہمدردی سے پیش آنے والے مخلص اور باوفا انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کی اہلیہ محترمہ لجنہ اماء اللہ کراچی کی صدر رہیں۔

(3) مکرم شیخ ابراھیم احمد صاحب (سابق صدر جماعت احمدیہ۔ کیرنگ۔ انڈیا) 10 ر اکتوبر 2012ء کو 97 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ **اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن**۔ آپ کو جماعت موسیٰ بنی مائینز اور پھر اڑیسہ کی سب سے بڑی جماعت کیرنگ میں 50 سال تک بطور صدر جماعت اور کچھ عرصہ صوبائی ناظم انصار اللہ کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ بہت نیک، عبادت گزار، رحم دل، دور اندیش، معاملہ فہم اور جماعت کا درد رکھنے والے مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

(4) مکرمہ اصغری خانم صاحبہ (اہلیہ مکرم نصیر احمد صاحب سونگی مرحوم آف گوجرانوالہ) / 21 اکتوبر 2012 کو وفات پا گئیں **اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن** آپ مکرم خلیل احمد صاحب سونگی شہید لاہور کی والدہ تھیں۔ بہت نیک، خلافت کی شیدائی، نظام جماعت سے پوری طرح وابستہ رہنے والی اور اطاعت گذار خاتون تھیں۔ آپ کی زندگی میں میاں اور تین بچوں کی وفات ہوئی لیکن آپ نے ان صدموں کو نہایت صبر وحوصلہ کے ساتھ برداشت کیا۔ اپنے بیٹے کی شہادت کو اپنے لیے باعثِ فخر خیال کرتی تھیں۔ خود بھی خلافت کی فدائی تھیں اور اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کیا کرتی تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور 2 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(5) ماسٹر عبد الرشید صاحب (صدر جماعت آف دھرکنہ بو چھال کلاں ضلع چکوال) / 14 مارچ 2012 کو 66 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ **اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن** مرحوم نماز و روزہ کے پابند، نیک اور مخلص انسان تھے۔ آپ نے مقامی جماعت میں سیکرٹری مال، قائد مجلس اور صدر جماعت کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ میٹرک کے بعد بطور سکول ٹیچر سروس کا آغاز کیا۔ دورانِ سروس ہر قسم کی مذہبی مخالفت اور سوشل بائیکاٹ کا نہایت بہادری سے مقابلہ کیا۔ 1984 کے ابتلاء کے دور میں انہیں بہت تکالیف پہنچائی گئیں۔ بہت نڈر داعی الی اللہ تھے۔ 1980 میں آپ پر دعوت الی اللہ کرنے کی وجہ سے حملہ بھی ہوا۔ آپ کو اسیر راہ مولا ہونے کا اعزاز بھی حاصل تھا۔

(6) مکرم سعید احمد صاحب ڈسپنسر (ابن مکرم فیروز الدین صاحب سابق انسپکٹر تحریک جدید۔ ربوہ) 26/ جون 2012ء کو 72 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ **اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن** مرحوم نے نگر پارکر میں بطور ڈسپنسر خدمت کی توفیق پائی اور اس دوران آپ کو ہندوؤں میں احمدیت کا پیغام پہنچانے کا بھی بھرپور موقع ملا۔ اس کے علاوہ آپ کو میر پور خاص میں سیکرٹری اصلاح وارشاد، صدر اصلاحی کمیٹی اور قائمقام امیر کی حیثیت سے بھی خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ انتہائی محنتی، جفاکش اور ہر دلعزیز انسان تھے۔ خلافت اور نظام جماعت سے گہری محبت اور اخلاص کا تعلق تھا۔

(7) مکرم منصور احمد صاحب (ابن مکرم منظور احمد صاحب۔ آف جڑانوالہ) 5 ر اکتوبر 2012ء کو 56 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ **اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن**۔ آپ حضرت میاں پیر محمد صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پڑپوتے اور حضرت میاں کریم بخش صاحبؓ کے پڑنواسے تھے۔ پیشہ کے لحاظ سے ٹیچر تھے۔ آپ نے مختلف جماعتی عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ وفات کے وقت آپ بطور زعیم اعلیٰ انصار اللہ جڑانوالہ شہر خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔

(8) مکرم چوہدری محمد لطیف انور صاحب (ابن مکرم چوہدری محمد شریف صاحب۔ آف لاہور) 13 ر مارچ 2012ء کو 64 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ **اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن**۔ آپ نے اپنے حلقہ میں بطور سیکرٹری اصلاح وارشاد، نائب زعیم مجلس انصار اللہ اور منتظم عمومی خدمت کی توفیق پائی۔ بہت نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

(9) مکرمہ وسیم اختر صاحبہ (اہلیہ مکرم محمد سلیم ناصر صاحب۔ آف جرمنی) یکم اگست 2012ء کو 65 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ کو لمبا عرصہ بطور صدر لجنہ سانگھڑ شہر وضلع خدمت کی توفیق ملی۔ خلافت سے پیار اور اطاعت کا تعلق تھا۔ نماز روزہ کی پابند، روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی، غریبوں کا خیال رکھنے والی، مہمان نواز، با اخلاق، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہے۔

(10) مکرمہ ذکیہ اقبال بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم شیخ محمد اقبال صاحب مرحوم۔ آف کوئٹہ) 26 ر ستمبر 2012ء کو 84 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ **اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن**۔ آپ حضرت مولوی شیخ محمد صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سب سے چھوٹی بیٹی تھیں۔ آپ خود بھی اور آپ کی ساری اولاد بھی نظام خلافت اور جماعت کے ساتھ اخلاص و وفا کے ساتھ وابستہ ہے۔ مرحومہ بہت نیک، صوم وصلوٰۃ کی پابند اور موصیہ تھیں۔ آپ مکرم شیخ نثار احمد صاحب نائب امیر ضلع لاہور کی خوشدامن تھیں۔

(11) مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم محمود احمد صاحب۔ صدر جماعت وامیر حلقہ نواں کوٹ ضلع شیخوپورہ) یکم ستمبر 2012ء کو وفات پا گئیں۔ **اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن**۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، قرآن کریم کی باقاعدگی سے تلاوت کرنے والی، عزیز رشتہ داروں کا خیال رکھنے والی، غریب پرور نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

(12) مکرمہ شامتہ الظفر صاحبہ (اہلیہ مکرم سرفراز احمد صاحب زخمی سانحہ لاہور) / 6 اپریل کو 26 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ **اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن**۔ مرحومہ نظام جماعت کے ساتھ گہری وابستگی اور خلیفہ وقت سے اخلاص اور وفا کا تعلق رکھنے والی تھیں۔ آپ نے مختلف جماعتی عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

(13) مکرم حبیب احمد صاحب (نانبائی مسرور ہوسٹل جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن۔ ربوہ) / 26 جولائی 2012ء کو 56 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ **اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن** آپ نماز با جماعت کے پابند، تہجد گزار، قرآن کی باقاعدگی سے تلاوت کرنے والے مخلص اور باوفا انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

❁❁❁

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ ۲۰

اونچائی سینتالیس فٹ ہے۔ منار کی اونچائی چھہتر فٹ ہے۔ اس وقت تو دونوں ہال مردوں اور عورتوں کے ملے ہوئے ہیں اور دونوں ہالوں کی گنجائش جس کا ایریا چھ ہزار آٹھ سو مربع فٹ ہے اور دس سو پچاس افراد نماز پڑھ سکتے ہیں۔ پارکنگ کے لیے بھی، کافی وسیع پارکنگ ہے۔ 140 کاروں کی جگہ ہے۔ multi purpose ہال بھی ہے جس میں گیارہ سو بتیس افراد مسجد میں اور دس سو پچاس ملٹی پل ہال میں نماز پڑھ سکتے ہیں، تقریباً دو ہزار سے زیادہ۔ لائبریری بھی ہے، تبلیغ کا ایک سینٹر ہے، کچن ہے، ہوم سروس کے لیے بھی انتظام ہے، چار عدد کلاس روم ہیں، دفاتر ہیں، بورڈ روم ہے، مشنری کی رہائش گاہ ہے، مشن ہاؤس ہے، گیسٹ ہاؤس ہے۔ اور بڑی خوبصورت باہر کی کیلی گرافی بھی یہاں ہوئی ہوئی ہے۔ اور جو خاص خاص باتیں ہیں وہ میں نے بتادی ہیں۔ اس کا خرچ تقریباً بعض زائد خرچ شامل ہونے کی وجہ سے ساڑھے آٹھ ملین ڈالر آیا ہے۔ بہر حال اللہ تعالیٰ آپ کو یہ مسجد ہر لحاظ سے مبارک فرمائے۔ آخر میں ایک چھوٹا سا اقتباس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا پڑھنا چاہتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں۔

''مسجدوں کی اصل زینت عمارتوں کے ساتھ نہیں ہے بلکہ اُن نمازیوں کے ساتھ ہے جو اخلاص کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں، ورنہ یہ مساجد ویران پڑی ہوئی ہیں۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد چھوٹی سی تھی۔ کھجور کی چھڑیوں سے اُس کی چھت بنائی گئی تھی اور بارش کے وقت چھت میں سے پانی ٹپکتا تھا۔ مسجد کی رونق نمازیوں کے ساتھ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں دنیاداروں نے ایک مسجد بنائی تھی، وہ خدا تعالیٰ کے حکم سے گرا دی گئی۔ اُس مسجد کا نام ''مسجد ضرار'' تھا، یعنی ''ضرر رساں''۔ اس مسجد کی زمین خاک کے ساتھ ملا دی گئی۔ مسجدوں کے واسطے حکم ہے کہ تقویٰ کے واسطے بنائی گئی ہیں۔ پس یہ ہر احمدی کو سامنے رکھنا چاہیئے۔ پھر فرماتے ہیں۔ جماعت کی اپنی مسجد ہونی چاہیئے جس میں اپنی جماعت کا امام ہو اور وعظ وغیرہ کرے۔ اور جماعت کے لوگوں کو چاہیئے کہ سب مل کر اسی مسجد میں نماز با جماعت ادا کیا کریں۔ جماعت اور اتفاق میں بڑی برکت ہے۔ پراگندگی سے پھوٹ پیدا ہوتی ہے اور یہ وقت ہے کہ اس وقت اتحاد اور اتفاق کو بہت ترقی دینی چاہئے اور ادنیٰ ادنیٰ باتوں کو نظر انداز کر دینا چاہیئے جو کہ پھوٹ کا باعث ہوتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کے مطابق اپنی زندگیاں ڈھالنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ❁❁❁

ADEEBA APPAREL'S
Contact for all types Manufacturing of
SUITS & SHERWANI
House No. 1164, Gali Samosaan
Farash Khana Delhi- 110006
Tanveer Akhtar 08010090714,
Rahmat Eilahi 09990492230

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. : (0091) 1872-224757
(Mob.): " 9464066686
(Mob.): " 9915379255
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 62 Thursday 30 May 6 June 2013 Issue No. 22-23

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 550/-
By Air: 50 Pounds or 80 U.S. $
: 60 Euro
: 80 Canadian Dollar

مساجد کا قیام خدا تعالیٰ کی توحید کو قائم کرنا اور اپنی اور اپنی نسلوں کی حالتوں میں روحانی انقلاب لانا ہے

کینیڈا کے صوبہ برٹش کولمبیا میں احمدیہ مسجد ''بیت الرحمٰن'' کا افتتاح

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 17مئی 2013بمقام کینیڈا

تشہد،تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل آیت کی تلاوت فرمائی: اِنَّمَا یَعۡمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ وَلَمۡ یَخۡشَ اِلَّا اللّٰہَ فَعَسٰۤی اُولٰٓئِکَ اَنۡ یَّکُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُہۡتَدِیۡنَ○ (التوبہ:۱۸)

ترجمہ: اللہ کی مساجد تو وہی آباد کرتا ہے جو اللہ اور یوم ِ آخرت پر ایمان لائے اور نماز قائم کرے اور زکوۃ دے اور اللہ کے سوا کسی سے خوف نہ کھائے۔ پس قریب ہے کہ یہ لوگ ہدایت یافتہ لوگوں میں شمار کیے جائیں۔

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے کینیڈا کے اس صوبے میں جو برٹش کولمبیا کہلاتا ہے، جماعت احمدیہ کو اپنی مسجد بنانے کی توفیق مل رہی ہے۔ گو ایک سینٹر قائم تھا۔ نمازیں پڑھنے کا ہال اور مشن ہاؤس تھا۔ اور شاید یہی وجہ ہے کہ باقاعدہ مسجد کی طرف توجہ کم رہی۔ گو کچھ حد تک تربیت کے لحاظ سے اور جماعت کے ایک جگہ جمع ہونے کے لحاظ سے ضرورت تو پوری ہوتی رہی، لیکن مسجد کی ایک اپنی اہمیت ہے۔ مسجد کے مناروں اور گنبد اور عمارت کا ایک الگ اثر افرادِ جماعت پر بھی ہوتا ہے اور اردگرد کے ماحول پر بھی، اور غیروں پر بھی۔ اسلام کے تعارف کے نئے نئے راستے کھلتے ہیں۔ تبلیغ کے لیے نئے رابطے پیدا ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے مساجد کی تعمیر کی طرف بہت توجہ دلائی ہے کہ اس طرح جہاں جماعت کی اکائی قائم ہوگی، وہاں تبلیغ میں بھی وسعت پیدا ہوگی۔ بیشک آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ چاہے غریبانہ سی، چھوٹی سی مسجد ہو، لیکن یہ مسجد بنانا ضروری ہے۔ سیدنا حضور انور نے فرمایا کہ شاید بعض ذہنوں میں خیال آئے کہ ہم اتنی بڑی مسجد یا مساجد کیوں بناتے ہیں؟ لیکن ایک بنیادی اصول اگر ہم اپنے مدّنظر رکھیں تو شاید یہ سوال نہ اُبھرے۔ اور وہ ہے انما الاعمال بالنیات کہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ بینکوور برٹش کولمبیا کا سب سے بڑا شہر ہے۔ احمدیوں کی تعداد بھی میرے خیال میں اسی شہر میں سب سے زیادہ ہے، اس صوبے میں۔ اور آپ کی تعداد کے لحاظ سے یہ کوئی بڑی مسجد نہیں ہے۔ اور پھر خدا تعالیٰ اپنے فضل سے جو تبلیغ کے راستے کھول رہا ہے، وہ بھی ہم سے تقاضا کرتے ہیں کہ ہماری جگہیں بھی وسیع ہونی چاہئیں۔ پھر ہماری جگہوں میں وسعت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے اس الہام کے تحت بھی ضروری ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو فرمایا ہے کہ ''وسّع مکانک'' کہ تو اپنے مکان کو وسیع کر۔ مکانیت کی وسعت صرف گھروں میں مہمان ٹھہرانے کے لیے نہیں ہے۔ لوگوں کے آنے کی وجہ سے، جلسہ کی وجہ سے نہیں تھی، بلکہ مساجد اسی زمرے میں آتی ہیں۔

پس جیسا کہ میں نے کہا کہ اصل چیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق وہ نیت ہے جس کے تحت کوئی کام کیا جاتا ہے۔ اور ہماری نیت اللہ تعالیٰ کی توحید کو قائم کرنا، اُس کے پیغام کو پھیلانا، زیادہ سے زیادہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے جھنڈے تلے لانا ہے۔ اپنی حالتوں اور اپنی نسلوں کی حالتوں میں روحانی انقلاب پیدا کرنا ہے۔ اور یہ انقلاب پیدا کرتے ہوئے، اپنے آپ کو اور اپنی نسلوں کو خدائے واحد کے آگے جھکنے والا بنانا ہے۔ نمازوں کے قیام کے لیے اپنی تمام تر کوششوں کو بروئے کار لانا ہے۔ مساجد کو اس غرض کے لیے اس طرح بھر دینا ہے کہ وہ اپنی مکانیت کے لحاظ سے چھوٹی نظر آنے لگیں۔

پس جب یہ نیت ہو تو بظاہر بڑی مساجد جو ہیں، وہ دکھاوا نہیں ہوتیں، بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والی ہوتی ہیں۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ مجھے یقین ہے کہ آپ لوگ جو اس علاقے میں رہتے ہیں، جنہوں نے اس مسجد کو آباد کرنا ہے۔ اگر اس نیت سے مسجد کا حق ادا کرنے والے بنیں گے تو جہاں اسلام اور احمدیت کے پیغام کو پھیلانے والے ہوں گے، اپنی روحانی ترقیات میں آگے بڑھنے والے ہوں گے، اپنی نسلوں کو خدائے واحد سے جوڑ کر اُن کی دنیا و عاقبت سنوارنے کا ذریعہ بنیں گے، وہاں اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرتے ہوئے اُس کے انعامات کی بارش اپنے پر برستا دیکھنے والے بھی ہوں گے، انشاء اللہ۔

یقینا مساجد کی تعمیر کے بعد تبلیغ کے راستے بھی کھلیں گے اور کھلتے ہیں۔ گزشتہ ماہ میں نے ویلنشیا کی مسجد کا افتتاح کیا تھا، بلکہ مارچ کے آخر میں۔ تو اب جو رپورٹس آ رہی ہیں، اُس کے مطابق جہاں غیر مسلموں کی اس طرف توجہ پیدا ہو رہی ہے، اسلام کے بارے میں وہ لوگ جان رہے ہیں۔ وہاں غیر از جماعت مسلمان بھی نمازیں پڑھنے کے لیے آتے ہیں اور جماعت کا تعارف حاصل کر رہے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ انہیں میں سے سعید فطرت لوگوں کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں داخل ہونے کی اللہ تعالیٰ توفیق بھی عطا فرمائے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ذمہ جو خدا تعالیٰ نے کام لگائے ہوئے ہیں، اُن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ مسلمانوں کو حقیقی اسلام کی تعلیم دی جائے۔ اُس اسلام پر جمع کیا جائے جو حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لائے تھے، اُس شریعت کو لاگو کیا جائے، جو آپ پر اُتری تھی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو الہاماً فرمایا کہ سب مسلمانوں کو جو روئے زمین پر ہیں جمع کرو، علیٰ دین واحد۔

سیدنا حضور انور نے فرمایا کہ مسلمانوں اور غیر مسلموں سب کے لیے راہِ ہدایت اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ذریعہ سے ہی ہے۔ اس ملک میں بھی اور اس شہر میں بھی لاکھوں ہزاروں مسلمان رہتے ہیں۔ یقینا یہ مسجد اُن کی توجہ کھینچنے والی بھی ہوگی۔ اس مسجد کی تعمیر سے منفی اور مثبت دونوں رنگ میں غیر از جماعت اور غیر مسلموں میں ذکر ہوگا۔ اور اس ذکر کی وجہ سے آپ کی تبلیغ کے راستے بھی مزید کھلیں گے۔ اس کے لیے بھی آپ کو اپنے آپ کو تیار کرنا ہوگا۔ پس مسجد کے بننے سے ایک کے بعد دوسری ذمہ داری آپ پر پڑتی چلی جائے گی۔ تبلیغ کے لیے ظاہر ہے کہ جب آپ اپنے آپ کو تیار کریں گے تو جہاں علمی لحاظ سے تیار کریں گے، وہاں اپنے اخلاق کو بھی اعلیٰ معیاروں تک پہنچانے کی کوشش کریں گے اور کرنی چاہیئے، ورنہ تو قول و فعل میں تضاد کی وجہ سے آپ کے قریب بھی کوئی نہیں آئے گا۔

سیدنا حضور انور نے قرآن مجید اور احادیث کے حوالہ سے مساجد کے احترام پر تفصیلی روشنی ڈالی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی مساجد آباد کرنے والے جہاں نمازوں میں باقاعدگی اختیار کرتے ہیں، پنج وقت مسجد میں آتے ہیں، اُس کا حق ادا کرتے ہیں، وہاں مالی قربانیاں کرنے والے بھی ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے مالی قربانی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ مالی قربانی کے لحاظ سے غیر معمولی قربانی کرنے والی ہے۔ کم از کم ایک طبقہ ایسا ہے جو غیر معمولی قربانی کرنے والا ہے۔ اس مسجد کی تعمیر میں بھی کئی افراد ایسے ہیں جنہوں نے لاکھ بلکہ لاکھوں ڈالر تک قربانی دی ہے۔

اللہ تعالیٰ ان سب قربانی کرنے والوں کے اموال و نفوس میں بھی بے انتہا برکت ڈالے۔ لیکن یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ صرف ایک عمل تقویٰ کا معیار حاصل نہیں کرواتا، یا ایمان کامل نہیں ہوتا اُس سے، بلکہ ایک مؤمن کے لیے حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کی ادائیگی ضروری ہے۔ قرآنِ کریم نے ایمان لانے والوں کی اور جگہوں پر بھی بعض نشانیوں کا ذکر کیا ہے۔ جن کو ایک آدھ کو میں مختصراً بیان کر دیتا ہوں۔ کیونکہ ان باتوں کو اختیار کر کے ہی حقیقی ہدایت یافتہ انسان کہلا سکتا ہے۔ اور مسجدوں کا حق ادا کرنے والا انسان بن سکتا ہے۔ فرمایا والذین اٰمنوا اشد حبًّا للہ کہ جو لوگ مؤمن ہیں وہ سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ محبت کا انتہا عبادت ہے۔ اس لیے محبت کا لفظ حتمی طور پر خدا تعالیٰ سے خاص ہے۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ عبادت کے دو حصے تھے۔ ایک وہ جو انسان اللہ تعالیٰ سے ڈرے جو ڈرنے کا حق ہے۔ خدا تعالیٰ کا خوف انسان کو پاکیزگی کے چشمہ کی طرف لے جاتا ہے اور اُس کی روح گداز ہو کر الوہیت کی طرف بہتی ہے اور عبودیت کا حقیقی رنگ اُس میں پیدا ہو جاتا ہے۔ ایک تو یہ ہے، خوف ہے کہ اللہ تعالیٰ کے خوف سے دل پگھلتا ہے، اُس کے آگے سجدہ ریز انسان ہوتا ہے، اُس کی عبادت کا حق ادا کرنے کی کوشش کرتا ہے اور صحیح عابد بننے کی کوشش کرتا ہے۔ فرمایا دوسرا حصہ عبادت کا یہ ہے کہ انسان خدا سے محبت کرے جو محبت کرنے کا حق ہے۔ اس لیے فرمایا ہے والذین اٰمنوا اشد حبًّا للہ۔ اور دنیا کی ساری محبتوں کو فانی اور آنی سمجھ کر حقیقی معبود اللہ تعالیٰ کو ہی قرار دیا جائے۔ یہ دو حق ہیں جو اللہ تعالیٰ اپنی نسبت انسان سے مانگتا ہے۔ ان دونوں قسموں کے حقوق کے ادا کرنے کے لئے یوں تو ہر قسم کی عبادت اپنے اندر ایک رنگ رکھتی ہے مگر اسلام نے دو مخصوص صورتیں عبادت کی اُس کے لیے مقرر کی ہوئی ہیں۔ خوف اور محبت دو ایسی چیزیں ہیں کہ بظاہر اُن کا جمع ہونا بھی محال نظر آتا ہے کہ ایک شخص جس سے خوف کرے، اُس سے محبت کیونکر کرسکتا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کا خوف اور محبت ایک الگ رنگ رکھتی ہے۔ جس قدر انسان خدا کے خوف میں ترقی کرے گا، اُسی قدر محبت زیادہ ہوتی جاوے گی۔ اور جس قدر محبتِ الٰہی میں وہ ترقی کرے گا، اُس قدر خدا تعالیٰ کا خوف غالب ہو کر بدیوں اور برائیوں سے نفرت دلا کر پاکیزگی کی طرف لے جائے گا۔

پس یہ وہ مقام ہے جو ایک مؤمن کو حاصل کرنا ضروری ہے۔ ان محبتوں کی پھر آگے آپ نے تفصیل بیان فرمائی ہے کہ خوف کے لئے نمازیں ہیں اور محبت کے اظہار کے لئے حج کی عبادت ہے۔

تو بہر حال یہ مقام ہے جو ایک مؤمن کو حاصل کرنا ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کا خوف اُس کی محبت کے حصول کا ذریعہ بن جائے اور جب یہ درجہ اور مقام حاصل ہوتا ہے تو پھر انسان صحیح عابد بنتا ہے اور مسجد کا حق ادا کرنے والا بنتا ہے۔ اور یہ مقام ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اپنے ہر ماننے والے میں پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ پس ہمیں اس مسجد کی تعمیر کے ساتھ اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کس حد تک ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنے والے ہیں۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد کے کوائف بیان کرتے ہوئے فرمایا:

اس مسجد کی تعمیر کا اعلان تو 1997ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ہی فرمایا تھا اور بیت الرحمن نام بھی رکھا تھا۔ یہ کل تقریباً پونے چار ایکڑ کا رقبہ ہے اس کا اور مسقّف حصہ covered area جو ہے تینتیس ہزار چار سو انیس 33419 مربع فٹ ہے۔ دو منزلیں ہیں، گنبد کی

(باقی صفحہ ۱۹ پر ملاحظہ فرمائیں)

کمپوزنگ و ڈیزائننگ: کرشن احمد قادیان

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان